

# احکام کی تعلیم

(مراجع عظام کے فتاویٰ کے مطابق)

تنظیم و ترتیب

حجۃ الاسلام والمسلمین محمد حسین فلاح زادہ

ترجمہ:

سید قلبی حسین رضوی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے“

قال رسول الله ﷺ: "انسى تارك فيكم  
الثقلين، كتاب الله، وعترتى اهل بيتى ما ان تمسكتم  
بهما لن تضلوا ابدا وانهما لن يفترقا حتى يردا على  
الحوض".

حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "میں تمہارے  
درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں: (ایک) کتاب خدا اور  
(دوسری) میری عترت اہل بیت (علیہم السلام)، اگر تم انھیں اختیار  
کئے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے، یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک  
کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچیں۔"

(صحیح مسلم: ۱۲۲۷، سنن دارمی: ۴۳۲۲، مسند احمد: ۱۳، ۱۲، ۲۶، ۵۹)

(۳۶۶، ۱۸۴، ۵۳۲ اور ۱۸۹، مستدرک حاکم: ۱۰۹، ۳، ۵۳۳ وغیرہ)

خانہ فرهنگ جمہوری اسلامی ایران۔ کراچی

شمارہ دیوی: ۲۹۷/۳۴۲۲  
شمارہ ثبت: ۸۹۵۹  
تاریخ ثبت: ۱۲/۷/۴

# احکام کی تعلیم

(مراجع عظام کے فتاویٰ کے مطابق)

تنظیم و ترتیب

حجت الاسلام والمسلمین محمد حسین فلاح زادہ

ترجمہ:

سید قلبی حسین رضوی

مجمع جهانی اہل بیت علیہم السلام

سرنامہ	: فلاح زادہ ، محمد حسین ، ۱۳۳۹
عنوان قراردادی	: آموزش احکام (سطح متوسطه) ویژه برادران مطابق با فتاویٰ مراجع بزرگ . اردو
عنوان و پدید آور	: احکام کی تعلیم (مراجع عقلم کی فتاویٰ کی مطابق) / تنظیم و ترتیب محمد حسین فلاح زادہ ، ترجمہ قلبی حسین رضوی
مشخصات نشر	: رقم : مجمع جهانی اہل بیت (ع) ، ۱۳۸۵ .
مشخصات ظاہری	: ۲۸۷ ص .
شابک	: ۶ - ۰۹۹ - 529 - 964
یادداشت	: فیبا
یادداشت	: کتابنامہ بہ صورت زیر نویس .
موضوع	: فقہ جعفری - رسالہ عملیہ - ادبیات نوجوانان .
موضوع	: فقہ جعفری - ادبیات نوجوانان .
شناسہ افزودہ	: رضوی ، قلبی حسین ، مترجم
شناسہ افزودہ	: مجمع جهانی اہل بیت (ع)
ردہ بندی کنگرہ	: ۱۳۸۵ : ۴۶ - ۸۷۸ / ف / ۱۸۳/۹ BP
ردہ بندی دیوبند	: ۲۹۷ / ۳۴۲۲ ج .
شمارہ کتابخانہ ملی	: ۲۱۹۲۷ - ۸۵ م



نام کتاب:	”احکام کی تعلیم“
مرتبہ:	حجۃ الاسلام والسلمین محمد حسین فلاح زادہ
ترجمہ:	سید قلبی حسین رضوی
اصلاح:	اخلاق حسین پکھناروی (ہندی)
نظریاتی:	محمد منیر خان
پیشکش:	معاونت فزہنگی ادارہ ترجمہ
ناشر:	انتشارات مجمع جهانی اہل بیت (ع)
پہلا ایڈیشن:	ذیقعدہ ۱۴۲۷ھ ۲۰۰۶ء
تعداد:	۳۰۰۰
مطبع:	لیلا

ISBN: 964-529-099-6

[www.ahl-ul-bayt.org](http://www.ahl-ul-bayt.org)

## حرف اول

جب آفتاب عالم تاب افق پر نمودار ہوتا ہے کائنات کی ہر چیز اپنی صلاحیت و ظرفیت کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتی ہے حتیٰ ننھے ننھے پودے اس کی کرنوں سے سبزی حاصل کرتے اور ننچے و کلیاں رنگ و بکھار پیدا کر لیتی ہیں تاریکیاں کا نور اور کوچہ و راہ اجالوں سے پر نور ہو جاتے ہیں، چنانچہ متمدن دنیا سے دور عرب کی سنگلاخ وادیوں میں قدرت کی فیاضیوں سے جس وقت اسلام کا سورج طلوع ہوا، دنیا کی ہر فرد اور ہر قوم نے قوت و قابلیت کے اعتبار سے فیض اٹھایا۔

اسلام کے مبلغ و موسس سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حراء سے مشعل حق لے کر آئے اور علم و آگہی کی پیاسی اس دنیا کو چشمہ حق و حقیقت سے سیراب کر دیا، آپ کی تمام الہی پیغامات ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک عمل فطرت انسانی سے ہم آہنگ ارتقائے بشریت کی ضرورت تھا، اس لئے ۲۳ برس کے مختصر عرصے میں ہی اسلام کی عالمتاب شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں اور اس وقت دنیا پر حکمران ایران و روم کی قدیم تہذیبیں اسلامی قدروں کے سامنے ماند پڑ گئیں، وہ تہذیبی اصنام جو صرف دیکھنے میں اچھے لگتے ہیں اگر حرکت و عمل سے عاری ہوں اور انسانیت کو سمت دینے کا حوصلہ، ولولہ اور شعور نہ رکھتے تو مذہب عقل و آگہی ہے رو برو ہونے کی توانائی کھودیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک چوتھائی صدی سے بھی کم مدت میں اسلام نے تمام ادیان و مذاہب اور تہذیب و روایات پر غلبہ حاصل کر لیا۔

اگرچہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ گراہنہ میراث کہ جس کی اہل بیت علیہم السلام اور ان کے پیرووں نے خود کو طوفانی خطرات سے گزرا کر حفاظت و پاسبانی کی ہے، وقت کے ہاتھوں خود فرزند ان اسلام کے بے توجہی اور ناقدری کے سبب ایک طویل عرصے کے لئے تنگنا بیوں کا شکار ہو کر اپنی عمومی افادیت کو عام کرنے سے محروم کر دئی گئی تھی، پھر بھی حکومت و سیاست کے عتاب کی پروا کے بغیر مکتب اہل بیت علیہم السلام نے اپنا چشمہ فیض جاری رکھا اور چودہ سو سال کے عرصے میں بہت سے ایسے جلیل القدر علماء و دانشور دنیائے اسلام کو تقدیم کئے جنہوں نے بیرونی افکار و نظریات سے متاثر اسلام و قرآن مخالف فکری و نظری موجوں کی زد پر اپنی حق آگہی تحریروں اور تقریروں سے کتب اسلام کی پھینچنا ہی کی ہے اور ہر دور اور ہر زمانے میں ہر قسم کے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا ہے، خاص طور پر عصر حاضر میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد ساری دنیا کی نگاہیں ایک بار پھر اسلام و قرآن اور مکتب اہل بیت

## احکام کی تعلیم

علیہ السلام کی طرف اٹھی اور گڑھی ہوئی ہیں، دشمنان اسلام اس فکر و معنوی قوت و اقتدار کو توڑنے کے لئے اور دوستداران اسلام سے اس مذہبی اور ثقافتی موج کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے اور کامیاب و کامران زندگی حاصل کرنے کے لئے بے چین و بے تاب ہیں، یہ زمانہ عملی اور فکری مقابلے کا زمانہ ہے اور جو مکتب بھی تبلیغ اور نشر و اشاعت کے بہتر طریقوں سے فائدہ اٹھا کر انسانی عقل و شعور کو جذب کرنے والے افکار و نظریات دنیا تک پہنچائے گا، وہ اس میدان میں آگے نکل جائے گا۔

(عالمی اہل بیعت کونسل) مجمع جهانی اہل بیت علیہم السلام نے بھی مسلمانوں خاص طور پر اہل بیعت عصمت و طہارت کے پیروں کے درمیان ہم فکری و سمجھتی کو فروغ دینا وقت کی ایک اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے اس راہ میں قدم اٹھایا ہے کہ اس نورانی تحریک میں حصہ لے کر بہتر انداز سے اپنا فریضہ ادا کرے، تاکہ موجود دنیا بھر میں بشریت جو قرآن و عترت کے صاف و شفاف معارف کی پیاسی ہے زیادہ سے زیادہ عشق و معنویت سے سرشار اسلام کے اس مکتب عرفان و ولایت سے سیراب ہو سکے، ہمیں یقین ہے عقل و خرد پر استوار ماہرانہ انداز میں اگر اہل بیعت عصمت و طہارت کی ثقافت کو عام کیا جائے اور حریت و بیداری کے علمبردار خاندان نبوت و رسالت کی جاودا میراث اپنے صحیح خدو خال میں دنیا تک پہنچادی جائے تو اخلاق و انسانیت کے دشمن، انسانیت کے شکار، سامراجی خوں خواروں کی نام نہاد تہذیب و ثقافت اور عصر حاضر کی ترقی یافتہ جہالت سے تنگی ماندی آدمیت کو امن و نجات کی دعوتوں کے ذریعہ امام عصر (عج) کی عالمی حکومت کے استقبال کے لئے تیار کیا جاسکتا ہے۔

ہم اس راہ میں تمام علمی و تحقیقی کوششوں کے لئے محققین و مصنفین کے شکر گزار ہیں اور خود کو مؤلفین و مترجمین کا ادنیٰ خدمتگار تصور کرتے ہیں، زیر نظر کتاب، مکتب اہل بیت علیہم السلام کی ترویج و اشاعت کے اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، فاضل علام محمد حسین فلاح زاہد کی گرانقدر کتاب ”احکام کی تعلیم“ کو فاضل جلیل مولانا سید قلبی حسین رضوی نے اردو زبان میں اپنے ترجمہ سے آراستہ کیا ہے جس کے لئے ہم دونوں کے شکر گزار ہیں اور مزید توفیقات کے آرزو مند ہیں، اسی منزل میں ہم اپنے تمام دوستوں اور معاونوں کا بھی صمیم قلب سے شکر یہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے اس کتاب کے منظر عام تک آنے میں کسی بھی عنوان سے زحمت اٹھائی ہے، خدا کرے کہ ثقافتی میدان میں یہ ادنیٰ جہاد رضائے مولیٰ کا باعث قرار پائے۔

والسلام مع الاکرام  
مدیر امور ثقافت، مجمع جهانی اہل بیت علیہم السلام

## مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پوری تاریخ بشریت میں مصلحین اور خیر خواہوں کی ہمیشہ یہ تلاش و کوشش رہی ہے کہ ایک ایسے معاشرے کی داغ بیل ڈالیں، جس میں انسانی قدریں حاکم ہوں اور معاشرہ برائیوں سے پاک ہو۔ اس مقصد تک پہنچنے اور ایسے سماج کی تشکیل کے لئے کہ جسے بعض اوقات ”مدینہ فاضلہ“ کے نام سے یاد کرتے ہیں کچھ قوانین و ضوابط کے بارے میں بھی توجہ کی ہے تاکہ سماج کے افراد، اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں قدرتی وسائل سے استفادہ کرنے اور اپنے ہم نوع سے روابط برقرار رکھنے کے سلسلہ میں صحیح راستہ پر چل سکیں۔

دین اسلام جو کہ بشری سعادتوں کی تضمین کا آخری مکتب ہے، ایسے معاشرے کی تشکیل کے اعتقاد کو درست سمجھتا ہے، اور انسان کے فکر و اندیشہ کو صحیح رخ دینے کے سلسلے میں کچھ ایسے خاص اصول و قواعد پر اعتقاد رکھتا ہے جو کائنات کی ابتداء و انتہا کو مشخص کرتے ہیں اور انسان کو پست افکار و بے ہودہ حالات سے نجات دلاتے ہوئے بامقصد زندگی کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔

البتہ اسلام صرف صحیح اعتقاد کو مفید اور کارآمد نہیں سمجھتا بلکہ لوگوں سے اس امر کا بھی متقاضی ہے کہ کردار و عمل کے میدان میں بھی صحیح اور غلط راستہ کو پہچانیں اور اچھائیوں کو اپناتے ہوئے برائیوں سے پرہیز

(۱)۔ کریں

اسلام کے جس شعبہ پر اس منصوبہ کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اسے ”فقہ“ یا ”احکام“ کہتے ہیں جو درحقیقت میں یہ عملی قوانین کا ایک ایسا مجموعہ ہے جس کا سرچشمہ وحی الہی ہے، نیز ان کی تفسیر و تبیین معصومین علیہم السلام نے کی ہے، یہ وہ قوانین (احکام) ہیں جو قطعاً ناقابل تغیر ہیں اور ان کے اصول پر کسی قسم کا خدشہ پڑے بغیر (۲) یہ تمام موضوعات، بیرونی مصادیق اور رونما ہونے والے حوادث (۳) کا احاطہ کرتے ہیں۔

ان قوانین کی معلومات ہمیشہ دینی مدرسوں کے بنیادی اور اساسی اسباق میں شامل رہی ہے چنانچہ وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اسلامی علمی معاشرے کے تشکیل کی ایک اصلی بنیاد علم فقہ ہے، اور اسلامی علوم کے فقہاء کے عالی ترین اور قابل قدر دانشوروں میں شمار ہوتے ہیں اور ان کا نام دینی مدارس کی تاریخ کے افق پر ہمیشہ چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ بقول امام خمینی:

”علمائے اسلام صدیوں سے محرومین کی پناہ گاہ بنے رہے ہیں اور مستضعفین ہمیشہ بزرگ فقہاء کے شیریں اور خوشگوار چشمہ معرفت سے سیراب ہوتے رہے ہیں“ (۴)

علمائے اسلام نے اسلامی فقہ کے تحفظ اور شریعت مقدس کے دفاع میں بہت سی تلخیاں اور سختیاں برداشت کی ہیں، اور حلال و حرام اور دینی مسائل کی، کسی قسم کے دخل و تصرف کے بغیر ترویج کرتے رہے ہیں۔

(۱) قال علی (علیہ السلام) الايمان معرفة بالقلب، وقول باللسان وعمل بالاركان (شرح نهج البلاغه، ج ۱۹، ص ۵۱)

(۲) حضرت ولی عصر علیہ السلام کے اس خط کی طرف اشارہ ہے جس میں آپ نے ایسے حوادث کے موقع پر احادیث اہل بیت علیہم السلام کے راویوں کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرمایا ہے (وسائل الشیعہ، ج ۱۸، ص ۱۰۱)

(۳) عن الصادق علیہ السلام: ”... حتی جاء محمد ﷺ فجاء بالقرآن وبشریعتہ ومنہاجہ فحللہ

حلل الی یوم القیامۃ وحرام الی یوم القیامۃ (اصول کافی ج ۲ ص ۷۷ حدیث ۲)

(۴) صحیفہ نور، ج ۲، ص ۸۹

کتنی کتابیں ایسی ہیں جو ترقیہ کی حالت میں اور جیلوں کی کال کوٹھیوں میں تالیف کی گئی ہیں۔ (۱) اور کتنے کتب خانے، جو علماء کی سیکڑوں سالوں کی محنتوں کا نتیجہ تھے، لوٹ کھسوٹ اور غارت گری کے شکار ہو چکے یا دشمنوں کے غیض و غضب اور کینہ پروری کی آگ میں جل کے خاکستر ہو چکے ہیں، اس سے بڑھ کر کتنے علماء، دین کی حفاظت کرتے ہوئے جان کی بازی لگا کر اپنے خون سے فقہ کی کتابوں کے اوراق کو رنگین کر گئے، یہی نہیں بلکہ بعض اوقات ان کی لاشوں کو نذر آتش کر کے ان کی راکھ ہوا میں اڑادی گئی! (۲)

لیکن ان تمام مشکلات اور سختیوں کے باوجود ان علماء نے ہمت نہیں ہاری اور اپنی تلاش و کوشش کو جاری رکھتے ہوئے فقہی مسائل کو ان کے منابع سے استنباط کر کے بہترین صورت میں ترتیب دے کر لوگوں کی دینی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پیش کرتے رہے ہیں۔

آج کل مراجع عظام کے رسالے جو ”توضیح المسائل“ کے عنوان سے لوگوں کے ہاتھ میں ہیں، یہ انھیں فقہاء کی زحمات کا ثمرہ ہیں، یہ کوئی آسان کام نہیں ہے بلکہ بعض اوقات ان توضیح المسائل میں موجودہ احکام میں سے صرف ایک حکم کے استنباط کے لئے طویل وقت صرف ہوا ہے۔ لیکن چونکہ موجودہ ”توضیح المسائل“ عام لوگوں کے مطالعہ اور استفادہ کے لئے تالیف کی گئی ہیں اور گزشتہ پچاس برسوں سے اسی روش پر باقی ہیں اور اس مدت کے دوران اس کی تالیف کے طریقہ میں کوئی خاص تبدیلی نہیں لائی گئی ہے، اس لئے اس میں بعض اصطلاحیں اہل فن سے مربوط ہیں اور بعض مقامات پر ان میں پیچیدہ، مشکل اور غیر مانوس عبارتیں بھی پائی جاتی ہیں جو عام نوجوانوں کے لئے ناقابل فہم ہیں لہذا اسے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا مناسب متن قرار نہیں دیا جاسکتا، اگرچہ اس قسم کی عبارتیں اپنی جگہ پر ایک خاص طبقہ کی ضرورت سے بالاتر مقصد کے لئے مرتب کی گئی ہیں اور وہ اپنی جگہ پر مفید و قابل قدر ہیں، اس کی مثال ایک دواخانہ کی ہے جس سے معاشرے کے تمام لوگ استفادہ کرتے ہیں۔

(۱) جیسے کتاب ”المعدۃ الدمشقیہ“ تالیف فقیہ نامدار محمد ابن مکی العالی معروف بہ شہید اول۔

(۲) جیسے شہید اول (اور شہید ثالث)

## احکام کی تعلیم

قدیم زمانے سے آج تک دینی مدارس میں مختلف علمی مضامین، مجملہ ”فقہ“ کو مختلف درجوں میں پڑھانے کے لئے مخصوص کتابیں معین کی جاتی رہی ہیں، یہ رسم نہ تھی اور نہ ہے کہ جدید طلباء کو ”شیخ انصاری کی مکاسب“ (۱) پڑھائی جائے یا علم اصول میں ابتداء سے ہی ”محقق خراسانی کی کفایہ“ (۲) پڑھائی جائے، اور یا فلسفہ میں شروع سے ہی ”ملاصدرا کی“ ”اسفار“ شروع کروائی جائے بلکہ ابتداء میں سادہ، رواں اور چھوٹی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں، اور رفتہ رفتہ مفصل اور عمیق کتابوں کو پڑھایا جاتا ہے۔

اس وقت حوزہ علمیہ (دینی مدارس) میں فقہ کی تعلیم درج ذیل تین مرحلوں میں منقسم ہے:

۱۔ غیر استدلالی فقہ، جیسے: توضیح المسائل، اور ”العروة الوثقی“ (۳)

۲۔ نیم استدلالی فقہ، جیسے: ”الروضۃ البھیة“ (۵) اور ”شرائع الاسلام“ (۶)

۳۔ استدلالی فقہ، جیسے: ”جواہر الکلام“ (۷) اور ”الحدائق الناضرة“ (۸)

(۱) یہ کتاب معاملات (لین دین) کے احکام پر مشتمل ہے اور جلیل القدر فقیہ شیخ مرتضیٰ انصاری کی تالیف ہے آج کل یہ کتاب حوزہ علمیہ (دینی مدارس) کی عالی درجات میں پڑھائی جاتی ہے۔

(۲) یہ اصول فقہ کی کتاب ہے جو گرانقدر دانشور محمد کاظم خراسانی کی تالیف ہے، یہ اس وقت حوزہ علمیہ کی عالی سطح میں پڑھائی جاتی ہے۔

(۳) یہ کتاب اسلامی فلسفہ کی ایک بے نظیر کتاب ہے جسے صدر الدین محمد شیرازی نے تالیف کیا ہے۔

(۴) یہ کتاب علم فقہ میں ہے اور اس میں فقہ کے اہم مسائل موجود ہیں بلکہ فقہی موضوع میں فرعی مسائل کے اعتبار سے بے نظیر کتاب ہے، اسے بزرگ فقیہ سید محمد کاظم یردی نے تالیف فرمایا ہے۔

(۵) یہ کتاب علم فقہ میں ہے جسے قابل قدر دانشور زین الدین علی ابن احمد عالمی معروف بہ شہید ثانی نے تالیف کیا ہے۔ یہ کتاب حقیقت میں شہید اول شمس الدین محمد کی تالیف کردہ ”اللمعة الدمشقیة“ کی شرح ہے۔

(۶) یہ فقہ کی کتاب ہے، اور علامہ محقق جعفر ابن حسن یحییٰ بن سعید معروف بہ محقق حلی کی تالیف کردہ ہے، اور برسوں تک حوزہ علمیہ میں اسے پڑھایا جاتا رہا ہے۔

(۷) یہ کتاب شیعہ فقہ کی ایک عظیم دائرۃ المعارف ہے جو شیخ محمد حسن نجفی کی تالیف کردہ ہے۔

(۸) یہ فقہ کی ایک مفصل کتاب ہے جسے قابل قدر محدث اور فقیہ شیخ یوسف بحرانی نے تالیف فرمایا ہے۔

اس بناء پر معاشرے کے افراد کے فہم و ادراک اور ضرورت کے مطابق کچھ کتابیں تالیف کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ مومنین کسی مشکل کے بغیر اپنے شرعی فرائض کو سیکھ سکیں اور بہتر طور پر اپنی دینی معلومات میں اضافہ کر سکیں۔

اگرچہ اس سلسلے میں اب تک قابل قدر کوششیں کی جا چکی ہیں اور کچھ کتابیں شائع بھی ہو چکی ہیں، جن میں سے ہر ایک اپنی جگہ پر قابل استفادہ ہے، لیکن ایسی کتابیں، جو افراد کے تعلیمی مدارج اور ان کے پیشہ کے مطابق ان کی ضروریات کو پورا کر سکیں، تالیف نہیں کی گئی ہیں، لہذا اس طرح کی کتابیں تالیف کرنے کی ضرورت کا پوری طرح احساس کیا جا رہا ہے۔

اس ضرورت نے ہمیں اس امر کی ترغیب دلائی کہ ملک میں موجود تعلیمی نظام کو مد نظر رکھتے ہوئے فقہی مسائل کو، فقہاء کے فتاویٰ میں کسی قسم کی تبدیلی لائے بغیر اور صرف عبارتوں اور اصطلاحات کو عام فہم بنا کر مثالوں کے ساتھ، کتابی صورت میں تالیف کریں۔

ممکن ہے معاشرے میں بہت سے لوگ ایسے ہوں جنہوں نے ابتدائی تعلیم بھی حاصل نہ کی ہو لیکن دینی مسائل میں یونیورسٹی سطح کے افراد سے زیادہ آگاہ ہوں لہذا اس کتاب کی تالیف کے دوران اکثر لوگوں کی سطح فکری کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

بہر کیف جو کچھ اس سلسلے میں اب تک تیار کیا جا چکا ہے یا تیار ہو رہا ہے وہ حسب ذیل ہے:

- ◆ تعلیم احکام: بچوں کے لئے۔
- ◆ تعلیم احکام: سطح ایک کے لئے۔
- ◆ تعلیم احکام: سطح عالی۔ یونیورسٹی کے طلاب کے لئے۔
- ◆ تدریس احکام کی روش: اساتذہ اور دینی علوم کے طلاب کے لئے۔

چند نکات کی یاد دہانی:

۱۔ اس کتاب کا متن؛ جمہوریہ اسلامی ایران کے بانی حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام خمینی (قدس

سرہ) کے فتاویٰ کے مطابق ہے۔

۲۔ تین مراجع یعنی حضرت آیت اللہ العظمیٰ اراکی، حضرت آیت اللہ العظمیٰ گلپایگانی اور حضرت آیت اللہ العظمیٰ خوئی کے فتاویٰ اضافہ کئے گئے ہیں۔ اختلاف کی صورت میں اسی صفحہ پر اس علامت (۵) کے ذریعہ ان کے فتاویٰ کو مشخص کر دیا گیا ہے۔

۳۔ کتاب کے متن میں عام طور سے ضروری اور کلی مسائل بیان کئے گئے ہیں اور جزئی مسائل کو کم بیان کیا گیا ہے اور ان میں کوئی خاص اختلاف نہیں ہے، اس کے علاوہ تمام اختلافی فتاویٰ ایسے نہیں ہیں کہ اگر مقلد متن پر عمل کرے تو اس نے اپنے مرجع تقلید کے فتویٰ کے خلاف عمل کیا ہو، یا کسی واجب کو ترک کیا ہو، مثال کے طور پر اگر متن میں موجود مسئلہ بعنوان فتویٰ ذکر ہوا ہو لیکن کسی دوسرے کا مرجع تقلید اس مسئلہ میں احتیاط واجب کا قائل ہو، اور اس کا مقلد ان کے فتویٰ پر عمل کرے تو اس نے اسی احتیاط پر عمل کیا ہے اور کوئی مشکل نہیں ہے۔

۴۔ مسائل کو انتخاب کرتے وقت کوشش یہ رہی ہے کہ جوانوں کی ضرورت کے پیش نظر مسائل کا انتخاب کیا جائے، اگر کہیں کوئی فرعی مسئلہ حذف ہو گیا ہے تو عنوان کچھ اس انداز سے رکھا گیا ہے تاکہ فتویٰ میں کوئی مشکل پیش نہ آئے، مثال کے طور پر مطہرات کی بحث میں، باوجود اس کے کہ مطہرات دس ہیں، اس کتاب میں صرف پانچ کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے لیکن مسئلہ کو حسب ذیل صورت میں پیش کیا گیا ہے:

”تمام نجس چیزیں پاک ہو جاتی ہیں اور پاک کرنے والی عمدہ چیزیں حسب ذیل ہیں...“

۵۔ یہ ایک تدریسی کتاب ہے جو معلم کے توسط سے پڑھائی جاتی ہے اس کے باوجود کوشش کی گئی ہے کہ اسے ایسے تالیف کیا جائے تاکہ اس کا براہ راست مطالعہ کرنا بھی مفید ہو اور مطالعہ کرنے والے بھی شرعی مسائل کو سمجھ سکیں۔

۶۔ قارئین کرام اگر مسائل کی تفصیلات جاننا چاہیں یا مسائل کے متن کو ان کے منابع میں دیکھنا چاہیں تو اس کے لئے ہر صفحہ کے آخر پر مسائل کے حوالے لے کر بر کردئے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ مراجع تقلید کے حواشی بھی ان کی توضیح المسائل کے مسئلہ نمبر کے ساتھ درج کئے گئے ہیں۔

۷۔ ہم مراجع عظام سے معذرت خواہ ہیں کہ اختصار کے پیش نظر حواشی میں ان کے اسم گرامی کے ساتھ پورے القاب نہیں لاسکے ہیں اور صرف مشہور لقب پر اکتفا کیا ہے۔

۸۔ موجود کتاب، اشاعت سے پہلے، متعدد بار پڑھائی جا چکی ہے، نیز ممکن حد تک نواقص بھی برطرف کئے جا چکے ہیں، حوزہ علمیہ کے افاضل احباب کی عنایتوں اور ان کے مطالعہ اور راہنمائی کے علاوہ، ہائی اسکول کے چند نوجوانوں نے بھی اس کا مطالعہ کیا اور طباعت سے پہلے تحقیق کی ہے، تاکہ مخاطب کی علمی سطح کے مطابق ہوں لہذا میں یہاں پر تمام مخلصین کا شکر گزار ہوں۔

اختصار کے پیش نظر حواشی میں مندرجہ ذیل علامت سے استفادہ کیا گیا ہے:

ج = جلد ، ص = صفحہ ، م = مسئلہ ، س = سوال

۹۔ اس کتاب کو تالیف کرتے وقت درج ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے:

◆ تحریر الوسیلہ۔۔ امام خمینی۔۔ ناشر: دارالانوار، بیروت۔

◆ العروة الوثقی۔۔ (دو جلدی)۔۔ مراجع تقلید کے حواشی کے ساتھ، ناشر، انتشارات علمیہ

اسلامیہ۔

◆ وسیلۃ النجاة۔۔ حاشیہ آیت اللہ العظمیٰ گلپایگانی۔۔ ناشر: دارالتعارف للمطبوعات، بیروت

◆ رسالہ توضیح المسائل۔۔ امام خمینی۔۔ ناشر: بنیاد شہد و ہشہبای اسلامی، آستان قدس رضوی

◆ رسالہ توضیح المسائل۔۔ آیت اللہ العظمیٰ گلپایگانی۔۔ ناشر: دارالقرآن الکریم۔

◆ رسالہ توضیح المسائل۔۔ آیت اللہ العظمیٰ اراکی۔۔ ناشر، دفتر تبلیغات اسلامی۔ حوزہ علمیہ قم

◆ رسالہ توضیح المسائل۔۔ آیت اللہ العظمیٰ خوئی۔۔ مطبع، علمی پریس

◆ استفتاآت امام خمینی۔۔ ناشر: دفتر تبلیغات اسلامی حوزہ علمیہ قم۔

امید ہے (انشاء اللہ) یہ تالیف، عزیز نوجوانوں کے لئے احکام کو سمجھنے میں مفید ثابت ہوگی، بارگاہ الہی میں دست بہ دعا ہوں کہ ہمارے نوجوانوں کو زندگی کے تمام مراحل میں مدد فرمائے۔

آخر میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جنہوں نے اس کتاب کا مطالعہ کر کے میری راہنمائی فرمائی اور خداوند متعال کی عنایتوں کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہ توفیق بخشی۔

ہم دوستوں کی تعمیری تجاویز کا خیر مقدم اور استقبال کریں گے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۱)

موسم گرما: ۱۹۹۳ء۔

محمد حسین فلاح زادہ برقوئی

قم المقدسہ

## اسلام میں احکام کا مقام

اسلام آخری اور کامل ترین دین ہے، جس کے تمام پروگرام اور دستور العمل فطرت اور انسانی مصلحتوں کے مطابق ہیں، چنانچہ ان کو عملی جامہ پہنانا انسان کی سعادت و خوش بختی کی ضمانت ہے اور جس معاشرے میں یہ اسلامی قوانین نافذ ہو جائیں وہ مثالی معاشرہ ہو سکتا ہے اس سبق کا موضوع یعنی احکام، اسلام کے انسان ساز قوانین کا ایک بنیادی حصہ ہے۔

اسلام کے حیات بخش پروگرام حسب ذیل حصوں پر مشتمل ہیں:

الف: اعتقادی دستور العمل یعنی اصول دین۔

ب: عملی احکام، یعنی فروع دین۔

ج: نفیات و کردار سے متعلق مسائل، جسے اخلاق کہا جاتا ہے۔

پہلا حصہ:

یہ وہ دستور العمل ہیں جن کے ذریعہ انسان کی فکر و اعتقاد کو درست کیا جاتا ہے، انسان کو عقائد کے سلسلے میں دلیل کے ذریعہ اعتقاد پیدا کرنا چاہئے (اگرچہ دلائل سادہ ہوں)۔ چونکہ اسلام کے دستور العمل کا یہ حصہ اعتقادات سے مربوط ہے اور ان میں یقین پیدا کرنے کی ضرورت ہے، اس لئے ان میں دوسروں کی

تقلید کرنا جائز نہیں ہے۔

دوسرا حصہ:

یہ ایک عملی دستور العمل ہے، جس میں انسان کا فریضہ معین ہوتا ہے کہ کن کاموں کو انجام دے اور کن کاموں سے اجتناب کرے ایسے دستور العمل کو "احکام" کہتے ہیں اور ایسے احکام کو جاننے کے لئے تقلید اور کسی (ماہر) مجتہد کی پیروی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

احکام کی قسمیں:

انسان جو بھی کام انجام دیتا ہے، اس سے متعلق اسلام میں ایک خاص حکم موجود ہے اور یہ احکام حسب ذیل ہیں:

۱۔ واجب: وہ کام جس کا انجام دینا ضروری ہے اور اس کے ترک کرنے میں عذاب ہے، جیسے:

نماز و روزہ....

۲۔ حرام: وہ کام جس کا ترک کرنا ضروری ہے، اور اس کے انجام دینے میں عذاب ہے، جیسے:

جھوٹ اور ظلم....

۳۔ مستحب: وہ کام جس کا انجام دینا اچھا اور باعث ثواب ہے، لیکن اس کے ترک کرنے میں

عذاب نہیں، جیسے: نماز شب و صدقہ....

۴۔ مکروہ: وہ کام جس کا ترک کرنا اچھا اور موجب ثواب ہے لیکن اس کے انجام دینے میں عذاب

نہیں، جیسے: کھانے پر پھونک مارنا، یا گرم کھانا کھانا....

۵۔ مباح: وہ کام جس کا انجام دینا یا ترک کرنا مساوی ہے اور نہ اس میں کوئی عذاب ہے اور نہ

ثواب، جیسے: چلنا، بیٹھنا... (۱)

(۱) الفتاویٰ الواضی، ج ۱، ص ۸۳.

## تقلید

تقلید کے معنی پیروی کرنا اور نقش قدم پر چلنا ہے، یہاں تقلید کے معنی ”فتیہ“ کی پیروی کرنا ہے یعنی اپنے کاموں کو مجتہد کے فتویٰ کے مطابق انجام دینا۔ (۱)

۱۔ جو شخص خود مجتہد نہیں اور احکام و دستورات الہی کو حاصل بھی نہیں کر سکتا تو اسے مجتہد کی تقلید کرنا

چاہئے۔ (۲)

۲۔ احکام دین میں اکثر لوگوں کا فریضہ تقلید کرنا ہے چونکہ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو احکام میں

اجتہاد کر سکتے ہیں۔ (۳)

۳۔ جس مجتہد کی دوسرے لوگ تقلید کرتے ہیں اسے ”مرجع تقلید“ کہتے ہیں۔

۴۔ جس مجتہد کی انسان تقلید کرے، اس میں مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے:

◆ عادل ہو

◆ شیعہ اثنا عشری ہو۔

◆ زندہ ہو۔

◆ احتیاط واجب کی بنا پر اہل علم ہو اور دنیا طلب نہ ہو۔ (۴)

◆ مرد ہو۔

◆ بالغ ہو۔

## شرائط مرجع تقلید کی وضاحت:

۱۔ عادل اسے کہتے ہیں، جو تقویٰ و پرہیزگاری کی ایسی منزل پر فائز ہو، جہاں واجبات کو انجام دینا

ہو اور گناہوں سے پرہیز کرتا ہو، نیز گناہان کبیرہ (❖) سے پرہیز اور گناہان صغیرہ کی تکرار سے

(۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۵.

(۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۵.

(۳) توضیح المسائل، ص ۲.

(۳) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۵.

❖ گناہ کبیرہ، ایسا گناہ جس کے ارتکاب پر عذاب کا وعدہ دیا گیا ہے، جیسے: جھوٹ، تہمت وغیرہ.

اجتناب، عدالت کی علامت ہے۔ (۱)

۲۔ تازہ بالغ ہونے والے نے اگر تقلید نہ کی ہو تو اسے چاہئے کسی ایسے مجتہد کو اپنا مرجع تقلید قرار

دے جو زندہ ہو، مردہ مجتہد کی تقلید نہیں کی جاسکتی ہے۔ (۲)

۳۔ جو کسی مجتہد کی تقلید کرتا ہو، اگر اس کا مرجع تقلید مر جائے تو وہ زندہ مجتہد کی اجازت سے اپنے

مردہ مجتہد کی تقلید پر باقی رہ سکتا ہے۔ (۳)

۴۔ جن مسائل کے بارے میں مردہ مجتہد نے کوئی فتویٰ نہ دیا ہو اور اسی طرح جنگ و صلح وغیرہ

جیسے نئے مسائل کے بارے میں، میت کی تقلید پر باقی رہنے والے شخص کو زندہ مجتہد کی تقلید کرنی

چاہئے۔ (۴)

۵۔ جس مجتہد کی انسان تقلید کرے، وہ مذہب جعفری کا پیرو، یعنی شیعہ اثنا عشری ہو۔ لہذا شیعہ،

احکام میں کسی غیر اثنا عشری مجتہد کی تقلید نہیں کر سکتے۔ (۵)

۶۔ اسلام نے مرد اور عورت کا فریضہ ان کی فطری حالت اور تخلیقی کیفیت کے لحاظ سے معین کیا

ہے۔ مردیت کی انتہائی زبردست اور بھاری ذمہ داری کو عورتوں کے کندھوں سے اٹھالینا، ہرگز ان کی

آزادی سے محرومیت نہیں ہے چونکہ اسلام میں، عورتوں کو بھی حق ہے کہ اسلامی علوم میں اجتہاد تک تعلیم

حاصل کریں اور احکام الہی کو ان کے منابع (قرآن و روایات) سے استخراج کریں اور کسی کی تقلید نہ کریں۔

(۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱۱، ص ۱۰، ۲۸۔

(۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۷، ۱۳۔

(۳) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۷، ۱۳۔

(۴) استنات، ج ۱، ص ۱۲، ۲۰۔

(۵) توضیح المسائل، ص ۲۲۔

﴿گھلپائیگی۔ خوئی﴾ عدالت یہ ہے کہ اگر کسی کے بارے میں اس کے ہمسایوں یا اس کے جاننے والوں سے اس کا حال

واحوال پوچھا جائے تو اس کی اچھائی اور نیکی کو بیان کریں۔



۴۔ اگر کوئی عورت درجہ اجتہاد پر پہنچ جائے تو کیا وہ اپنے فتویٰ کے مطابق عمل کر سکتی ہے، یا اسے

دوسروں کی تقلید کرنا چاہئے؟

۵۔ عادل کون ہے اور اسے کیسے پہچانا جائے گا؟

۶۔ تقلید میت پر باقی رہنے والے شخص کے لئے، زمانے کے حالات کے مطابق پیش آنے والے

نئے مسائل، جیسے: جنگ و جہاد میں، فریضہ کیا ہے؟

## اجتہاد و تقلید

۱۔ مجتہد اور علم کو پہچاننے کے طریقے:

الف: خود انسان یقین پیدا کرے، جیسے، شخص اہل علم ہو اور مجتہد و علم کو پہچانتا ہو۔

ب: دو عالم و عادل افراد جو مجتہد و علم کی تشخیص کر سکیں، کسی کے مجتہد یا علم ہونے کی تصدیق

کریں ❁

ج: اہل علم کی ایک جماعت، جو مجتہد و علم کی تشخیص دے سکتی ہو اور ان کے کہنے پر اطمینان پیدا

ہو سکتا ہو، کسی کے مجتہد یا علم ہونے کی تصدیق کرے۔ (۱)

۲۔ مجتہد کے فتویٰ کو حاصل کرنے کے طریقے:

◆ خود مجتہد سے سننا۔

◆ دو یا ایک عادل شخص سے سننا۔

◆ ایک سچے اور قابل وثوق انسان سے سننا۔

(۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۸، ۱۹۴۸ء

❁ (خوئی) ایک شخص اہل خبرہ کے کہنے پر بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

◆ مجتہد کے رسالہ میں دیکھنا۔ (۱)

۳۔ اگر مجتہد علم نے کسی مسئلہ میں فتویٰ نہ دیا ہو، تو اس کا مقلد دوسرے مجتہد کی طرف اس مسئلہ میں رجوع کر سکتا ہے، بشرطیکہ دوسرے مجتہد کا اس مسئلہ میں فتویٰ پایا جاتا ہو، اور احتیاط واجب کی بناء پر جس کی طرف رجوع کیا جا رہا ہے وہ مجتہد دوسرے مجتہدوں سے أعلم ہو۔ (۲)

۴۔ اگر مجتہد کا فتویٰ بدل جائے، تو مقلد کا اس کے نئے فتویٰ پر عمل کرنا چاہئے اور اس کے پہلے فتویٰ پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳)

۵۔ روزمرہ کے بتلابہ مسائل کا یاد کرنا واجب ہے۔

مکلف کون ہے؟

عاقل اور بالغ افراد مکلف ہیں، یعنی احکام کو انجام دینا ان پر واجب ہے، لہذا (نابالغ) بچے اور دیوانے (غیر عاقل) مکلف نہیں ہیں۔

سن بلوغ:

لڑکے، پندرہ سال پورے ہونے پر بالغ ہوتے ہیں، اور لڑکیاں ۹ سال پورے ہونے پر بالغ ہوتی ہیں، اور اس سن کو پہنچنے پر انھیں تمام شرعی فرائض کو انجام دینا چاہئے، اگر اس سن سے کتر بچے بھی نیک کام، جیسے نماز کو صحیح طریقے پر انجام دیں، تو ثواب پائیں گے۔ توجہ رہے کہ سن بلوغ قمری سال سے حساب ہوتا ہے، چونکہ قمری سال ۳۵۴ دن اور ۶ گھنٹے کا ہوتا ہے اس لئے شمسی سال سے دس دن اور ۱۸ گھنٹے کم ہوتا ہے، اس طرح ۹ سال شمسی سے ۹۶ دن اور ۱۸ گھنٹے کم کرنے پر ۹ سال قمری بن جاتے ہیں اور ۱۵ سال شمسی سے ۱۶۱ دن اور ۶ گھنٹے کم کرنے پر ۱۵ سال قمری بن جاتے ہیں۔

(۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱ ص ۸، ۲۱۔

(۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱ ص ۸، ۲۱۔

(۳) العروة الوثقی، ج ۱ ص ۱۲، ۳۱۔

## احتیاط واجب اور احتیاط مستحب میں فرق:

احتیاط مستحب ہمیشہ فتویٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔ یعنی اپنے بیان کردہ مسئلہ میں، مجتہد اظہار نظر کے بعد احتیاط کا طریقہ بھی بیان کرتا ہے چنانچہ مقلد کو ایسے مسئلہ میں اختیار ہے کہ مجتہد کے فتویٰ پر عمل کرے یا احتیاط پر اور ایسے مسئلہ میں دوسرے مجتہد کی طرف رجوع نہیں کر سکتا ہے، جیسے مندرجہ ذیل مسئلہ:

”اگر مکلف نہ جانتا ہو کہ بدن یا لباس نجس ہے، اور نماز کے بعد معلوم ہو جائے کہ نجس تھا تو اس کی نماز صحیح ہے، لیکن ”احتیاط“ اس میں یہ ہے کہ وقت میں گنجائش ہونے کی صورت میں نماز کو پھر سے پڑھے۔“

”احتیاط واجب“ فتویٰ کے ساتھ ذکر نہیں کیا جاتا ہے بلکہ مقلد کو اسی احتیاط پر عمل کرنا چاہئے یا پھر دوسرے مجتہد کے فتویٰ کی طرف رجوع کرے، جیسے مندرجہ ذیل مسئلہ:

”احتیاط اس میں ہے کہ اگر انگوڑی تیل کا پتا تازہ ہو تو اس پر سجدہ نہ کیا جائے۔“

## سبق نمبر ۲ کا خلاصہ

۱۔ مجتہد اور اہل علم کو پہچاننے کے طریقے حسب ذیل ہیں:

◆ خود انسان یقین پیدا کرے۔

◆ دو عادل عالم گواہی دیں۔

◆ اہل علم کی ایک جماعت شہادت دے

۲۔ حسب ذیل طریقوں سے مجتہد کا فتویٰ حاصل کیا جاسکتا ہے:

◆ خود مجتہد سے سننا:

◆ دو یا ایک عادل شخص سے سننا یا کم از کم ایک قابل اعتماد اور سچے شخص سے سننا۔

◆ توضیح المسائل میں دیکھنا۔

۳۔ بالغ اور عاقل افراد کو احکام الہی پر عمل کرنا چاہئے۔

۴۔ لڑکے ۱۵ سال پورے ہونے پر بالغ ہوتے ہیں اور لڑکیاں ۹ سال پورے ہونے پر بالغ ہوتی

ہیں۔

۵۔ احتیاط واجب میں دوسرے مجتہد کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے لیکن احتیاط مستحب میں دوسرے کی طرف رجوع نہیں کیا جاسکتا ہے۔

(۹) سوالات:

۱۔ کسی مجتہد کے اجتہاد یا اعلیت پر کون لوگ شہادت دے سکتے ہیں؟

۲۔ کن لوگوں کو واجب اعمال انجام دینا چاہئے؟

۳۔ ایک لڑکا پہلی اپریل ۱۹۸۹ء کو پیدا ہوا ہے، حساب کر کے بتائیے کہ یہ لڑکا کس تاریخ کو بالغ

ہوگا؟

۴۔ مندرجہ ذیل مسئلہ میں تشخیص دیجئے کہ احتیاط، واجب ہے یا مستحب:

”احتیاط اس میں ہے کہ کسی سے نماز سکھانے کی اجرت نہ لی جائے لیکن نماز کے مستحبات سکھانے

کی اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے“۔

## طہارت

جیسا کہ پہلے سبق میں بیان ہوا کہ اسلام کے عملی پروگرام کے مجموعہ کو ”احکام“ کہتے ہیں، ان ہی میں سے واجبات ہیں اور نماز ان میں سے ایک بنیادی اور اہم ترین واجب ہے۔  
نماز سے متعلق مسائل کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ مقدمات۔

۲۔ مقارنات۔

۳۔ مہللات۔

مقدمات نماز: نماز گزار کو نماز سے قبل ان کی رعایت کرنی چاہئے۔  
مقارنات نماز: وہ مسائل جو خود نماز سے متعلق ہیں، بکیرۃ الاحرام سے لیکر سلام تک۔  
مہللات نماز: وہ مسائل جو ان چیزوں سے متعلق ہیں، جن سے نماز باطل ہوتی ہے۔

### مقدمات نماز

اس عبادت (نماز) کو انجام دینے سے پہلے جن مسائل کی طرف نماز گزار کو توجہ دینا چاہئے ان میں سے ایک طہارت و پاک کرنا ہے۔

نماز گزار کا اپنے بدن ولباس کو ناپاک چیزوں (نجاسات) سے پاک کرنا چاہئے اور نجاسات سے پاکی کے لئے ان کی پہچان اور نجس چیزوں کو پاک کرنے کے طریقے سے آگاہ ہونا لازمی ہے، لہذا پہلے اس کو بیان کرتے ہیں البتہ نجاسات کو جاننے سے پہلے اسلام کے ایک کلی قاعدہ کی طرف توجہ مبذول کرائی جاتی ہے:

دنیا میں گیارہ چیزوں کے علاوہ تمام چیزیں پاک ہیں، مگر یہ کہ کوئی چیز ان گیارہ چیزوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملنے کی وجہ سے نجس ہوئی ہو۔

انسان اور ان حیوانوں کا جو حرام گوشت ہوں اور خون جہندہ رکھتے ہوں ﴿ جیسے: بلی اور چوہا وغیرہ	۱- پیشاب	نجاسات:
	۲- پاخانہ	
انسان اور ان حیوانوں کا جو خون جہندہ رکھتے ہیں، جیسے بھینڑ وغیرہ۔	۳- منی	
	۴- مردار	
	۵- خون	
خشکی میں پائے جانے والے کتے اور سور۔	۶- کتا	
البتہ دریائی کتا اور سور نجس نہیں ہیں۔	۷- سور	
شراب اور ہر مست کرنے والی سیال چیز۔	۸- شراب اور ہر مست کرنے والی سیال چیز۔	
آب جو (فتاح) غیر ملتی آب جو۔	۹- آب جو (فتاح) غیر ملتی آب جو۔	
	۱۰- کافر۔	
	۱۱- نجاست خوراوتٹ کا پسینہ۔	

﴿ کسی حیوان کی رگ کاٹنے کے بعد جو خون اچھل کر نکلتا ہے اس خون کو "خون جہندہ" کہتے ہیں۔

”طہارت“ سے مراد ”صفائی“ اور ”نجاست“ سے مراد ”گندگی“ نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی چیز صاف ہو لیکن اسلامی احکام کی نگاہ سے پاک نہ ہو، اسلام؛ طہارت اور صفائی دونوں کا طالب ہے۔ یعنی انسان کو اپنے اور اپنے ماحول کے بارے میں پاک اور صفائی کی فکر کرنی چاہئے اب ہم طہارت کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

۱۔ انسان اور ان تمام حرام گوشت حیوانوں کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہے، جو خون جھندہ رکھتے ہیں۔\*

۲۔ حلال گوشت حیوانوں، جیسے گائے اور بھیڑ اور خون جھندہ نہ رکھنے والے حیوانوں، جیسے سانپ اور مچھلی کا پیشاب اور پاخانہ پاک ہے۔ (۱)

۳۔ مکروہ گوشت حیوانوں، جیسے گھوڑے اور گدھے کا پیشاب و پاخانہ پاک ہے۔ (۲)

۴۔ حرام گوشت پرندوں کی بیٹ جیسے: کوا، نجس ہے (۳)\*\*\*

۱۔ مردار کے احکام:\*\*\*

مردہ انسان اگر چند تازہ مرا ہو اور اس کا جسم سرد نہ ہو (اس کے بے جان اجزاء جیسے ناخن اور دانت کے علاوہ) اس کا پورا بدن نجس ہے (۴) مگر یہ کہ:

الف: شہید مہر کہ ہو۔\*\*\*

(۱) العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۵۵۔ (۲) العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۵۵۔

(۳) توضیح المسائل، ص ۸۵۔ (۴) العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۵۸۔ اربع، ص ۶۱، ۱۲۔

\* گلیا رنگانی احتیاط واجب کی بناء پر اس حرام گوشت حیوان کے پیشاب و پاخانہ سے بھی پرہیز کرنا چاہئے جو خون جھندہ نہ رکھتا ہو۔ (مسئلہ ۸۵)

\*\* (دیگر مراجع) پاک ہے (مسئلہ ۸۶)

\*\*\* مردار وہ حیوان ہے جو خود مر گیا ہو یا اسے غیر شرعی طور پر ذبح کیا گیا ہو۔

\*\*\*\* وہ شہید جو میدان جہاد میں درجہ شہادت پر فائز ہوا ہو۔

ب: اسے غسل دیا گیا ہو (تین غسل ۛ مکمل کئے گئے ہوں)  
مردار حیوان:

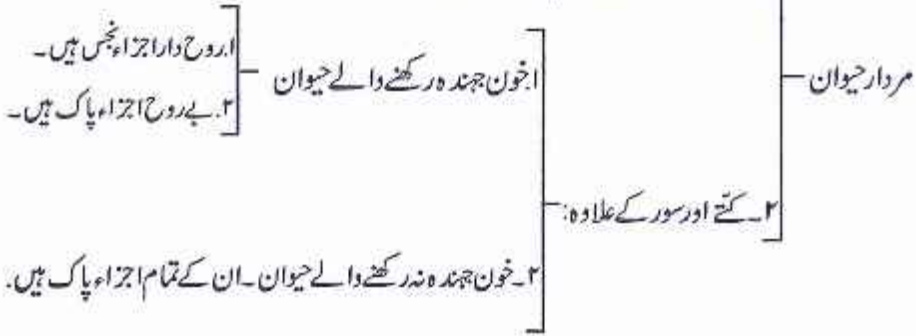
۱۔ خون جہندہ نہ رکھنے والے حیوان کا مردار پاک ہے، جیسے: مچھلی وغیرہ

۲۔ خون جہندہ رکھنے والے حیوان کے بے روح اجزاء، جیسے: بال، سینگ وغیرہ پاک ہیں اور

روح والے اجزاء، جیسے گوشت، چمڑا وغیرہ نجس ہیں۔ (۱)

مردہ حیوان کے احکام کا ایک خاکہ:

۱۔ کتا اور سور، ان کے تمام اجزاء نجس ہیں۔



خون کے احکام:

۱۔ انسان اور ہر اس حیوان کا خون نجس ہے جو خون جہندہ رکھتا ہو، جیسے: مرغ اور بھیڑ وغیرہ۔

۲۔ خون جہندہ نہ رکھنے والے حیوانوں کا خون پاک ہے، جیسے: مچھلی اور مچھر وغیرہ۔

(۱) العروۃ الوثقیٰ - ج ۱، ص ۵۸، الرایح - تحریر الوسیلہ ج ۱، ص ۱۱۵، الرایح

ۛ غسل آب سرد، آب کافور، اور غسل آب مطلق۔ (مترجم)

۳۔ بعض اوقات جو انڈے میں خون پایا جاتا ہے وہ نجس نہیں ہے، لیکن احتیاط واجب کی بنا پر اسے کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

اگر یہ خون انڈے کی زردی کے ساتھ ملانے پر زائل ہو جائے تو اس زردی کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ❁

۴۔ جو خون دانتوں کے درمیان (مسوڑوں) سے آتا ہے، اگر لعاب و ہن کے ساتھ مل کر زائل ہو جائے تو پاک ہے اور اس صورت میں لعاب و ہن کو ننگے میں بھی کوئی اشکال نہیں ہے۔ (۱)

### سبق ۳ کا خلاصہ

۱۔ نماز پڑھنے کے لئے نماز گزار کا بدن اور اس کے کپڑے پاک ہونے چاہئے۔

۲۔ گیارہ چیزوں کے علاوہ دنیا میں سب چیزیں پاک ہیں۔

۳۔ مراہو انسان اگر میدان جہاد میں شہید نہ ہوا ہو اور اسے غسل نہ دیا گیا ہو تو نجس ہے، لیکن اس کے بے روح اجزاء پاک ہیں۔

۴۔ کتے اور سور کا مردار اور خون جہدہ رکھنے والے حیوانوں کے روح دار اجزاء نجس ہیں۔

۵۔ خون جہدہ نہ رکھنے والے حیوانوں کا مردار اور اسی طرح خون جہدہ رکھنے والے حیوانوں کے مردار کے بے روح اجزاء پاک ہیں۔

۶۔ خون جہدہ رکھنے والے حیوانوں کا خون نجس ہے۔

۷۔ انڈے میں پایا جانے والا خون نجس نہیں ہے لیکن احتیاط واجب کی بناء پر اسے کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے، لیکن اگر یہ خون اتنا کم ہو کہ زردی کے ساتھ ملانے پر زائل ہو جائے تو اسے کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

(۱) توضیح المسائل ۱۰۱ ۵۹۸/۹۶م

❁ (دیگر مراجع) احتیاط واجب کی بنا پر، اس انڈے کے کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے جس میں ذرہ برابر خون ہو، لیکن اگر خون انڈے کی زردی میں ہو تو اس پر موجود باریک جھلی جب تک پھٹ نہ جائے، سفیدی پاک ہے۔ (مسئلہ ۹۹)

۸۔ اگر دانتوں سے آنے والا خون لعاب دہن سے ملکر زائل ہو جائے تو وہ پاک ہے اور اسے

ننگنے میں کوئی بھی اشکال نہیں۔

(؟) سوالات:

۱۔ سانپ، بچھو اور مینڈک کے مردار کے بارے میں کیا حکم ہے؟

۲۔ گدھے کی لید اور کوسے کی بیٹ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

۳۔ مسواک کرتے وقت منہ میں پائے جانے والے خون کا کیا حکم ہے؟

۴۔ کس انسان کا بدن اسکی وفات کے بعد پاک ہے؟

۵۔ کیا مردہ بھیڑ کی اُون سے استفادہ کیا جاسکتا ہے؟

## پاک چیز کیسے نجس ہو جاتی ہے؟

گزشتہ سبق میں بیان ہوا کہ دنیا میں چند چیزوں کے علاوہ تمام چیزیں پاک ہیں، لیکن ممکن ہے پاک چیزیں بھی نجس چیزوں کے ساتھ ملنے کی وجہ سے نجس ہو جائیں، اس صورت میں کہ یہ دو چیزیں (پاک و نجس) ترہوں اور ایک کی رطوبت دوسری چیز میں منتقل ہو جائے۔ (۱)

۱۔ اگر ایک پاک چیز کسی نجس چیز سے ملحق ہو جائے اور ان دو میں سے ایک اس طرح تر ہو کہ رطوبت دوسری چیز میں منتقل ہو جائے، تو اس صورت میں پاک چیز نجس ہو جاتی ہے۔

۲۔ درج ذیل مواقع پر پاکی کا حکم ہے:

◆ معلوم نہ ہو کہ پاک اور نجس چیز آپس میں مل گئی ہیں کہ نہیں۔

◆ معلوم نہ ہو کہ پاک و نجس چیز تر تھی یا نہیں۔

◆ معلوم نہ ہو کہ ایک چیز کی رطوبت دوسری چیز میں سرایت کر گئی ہے یا نہیں۔ (۲)

(۱) توضیح المسائل۔ ص ۱۲۵۔

(۲) توضیح المسائل (۱۲۶)، والعروة الوثقی ج ۱، ص ۷۹، ۸۰۔

- اگر انسان نہ جانتا ہو کہ ایک پاک چیز نجس ہو گئی ہے یا نہیں؟ تو وہ پاک ہے اور تحقیق و جستجو کرنا ضروری نہیں، اگرچہ جستجو کرنے سے اس کا نجس یا پاک ہونا معلوم ہو سکتا ہو۔ (۱)
- ۲۔ نجس چیز کا کھانا یا پینا حرام ہے۔ (۲)
- ۳۔ اگر کوئی شخص کسی کو نجس چیز کھاتے ہوئے یا نجس لباس میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھے تو اس کو بتانا ضروری نہیں ہے۔ (۳)

### مطہرات (پاک کرنے والی چیزیں)

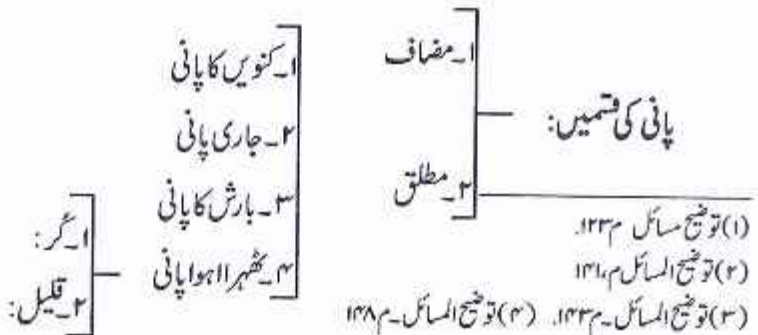
نجس چیز کیسے پاک ہوتی ہے؟

تمام نجس چیزیں پاک ہو جاتی ہیں اور پاک کرنے والی عمدہ چیزیں حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ پانی۔ ۲۔ زمین۔  
۳۔ آفتاب۔ ۴۔ اسلام۔

۵۔ نجاست کا زائل ہونا۔ (۴)

پانی، بہت سی نجس چیزوں کو پاک کرتا ہے۔ لیکن پانی کی مختلف قسمیں ہیں کہ انہیں جاننے سے اس سے مربوط مسائل کو یاد کرنے میں ہمیں مدد ملتی ہے۔



۱۔ گھر:  
۲۔ قلیل:

## مضاف پانی:

وہ پانی جو کسی چیز سے لیا گیا ہو (جیسے: سیب اور تربوز کا پانی) یا کسی دوسری چیز کے ساتھ ایسے مخلوط

ہو کہ اسے پانی نہ کہا جائے، جیسے شربت وغیرہ۔

## مطلق پانی:

وہ پانی ہے جو مضاف نہ ہو۔

## مضاف پانی کے احکام:

۱۔ نجس چیز کو پاک نہیں کرتا (مطہرات میں سے نہیں ہے)

۲۔ یہ نجاست ملنے پر نجس ہوتا ہے، ہر چند کہ نجاست کم ہو اور بوء رنگ یا پانی کا مزہ تبدیل نہ ہو۔

۳۔ اس سے وضو اور غسل کرنا باطل ہے۔ (۱)

## مطلق پانی کی قسمیں:

پانی یازمین سے ابلتا ہے۔

یا آسمان سے برستا ہے۔

یا نہ ابلتا ہے اور نہ برستا ہے۔

آسمان سے برسنے والے پانی کو "بارش" کہتے ہیں۔

زمین سے ابلنے والا پانی اگر بہرہا ہو تو اسے آب جاری کہتے ہیں اور اگر ٹھہرا ہوا ہو تو اسے کنویں کا

پانی کہتے ہیں۔

(۱) توضیح المسائل، ص ۴۷-۴۸

وہ پانی جو زمین سے نہ ابلتا ہو اور نہ آسمان سے برستا ہو، اسے ”شہرا ہو پانی“ کہتے ہیں ”شہرا ہو“ پانی، اگر مقدار میں زیادہ ہو تو اسے ”کر“ کہتے ہیں اور اگر کم ہو تو اسے ”قلیل“ کہتے ہیں۔

حجم ۴۲/۸۷۵: باشت پانی ہے یہ پانی کی وہ مقدار ہے جو ایک ایسے ظرف میں پُر ہو جائے  
 کر کی مقدار (۱) جس کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی، ہر ایک سے کم ۳/۵ باشت ہو تو اسے کر کہتے ہیں۔  
 وزن: ۳۷۷/۴۱۹ کلوگرام۔

آب قلیل کی مقدار: جو پانی کر سے کم ہو، اسے قلیل کہتے ہیں۔

صرف آب مطلق، نجاسات کو پاک کر سکتا ہے، اگرچہ ممکن ہے آب مضاف کسی گندی چیز کو صاف کر لے لیکن ہرگز نجس چیز کو پاک نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد والے سبق میں ہم مطلق پانی کے احکام اور ان سے پاک کرنے کے طریقوں کے بارے میں آگاہ ہو جائیں گے۔

### سبق: ۴ کا خلاصہ

۱۔ مطہرات، تمام نجاست کو پاک کرتی ہیں، یعنی کوئی نجس چیز ایسی نہیں ہے جسے پاک نہ کیا جاسکے۔

۲۔ اہم مطہرات سے مراد یہ ہیں: پانی، زمین آفتاب، اسلام اور نجاست کا زائل ہونا۔

۳۔ پانی مطہرات میں سے ہے اور یہ مطلق پانی ہے نہ مضاف۔

۴۔ جو پانی زمین سے ابل کر بہتا ہے اسے ”جاری پانی“ کہتے ہیں اور جو پانی زمین سے ابلنے

کے بعد نہیں بہتا، اسے کنویں کا پانی کہتے ہیں۔

(۱) تحریر الوسیلہ۔ ج ۱ ص ۱۳، ۱۴، تو ضیح المسائل۔ م ۱۶

• (نوٹی) اگر لمبائی، چوڑائی اور گہرائی ہر ایک ۳ باشت ہو تو کر ہے (مسئلہ ۱۶)

جو پانی نہ ابلتا ہو اور نہ برستا ہو، اسے ٹھہرا پانی کہتے ہیں، ٹھہرا پانی اگر زیادہ ہو تو اسے ”کر“ کہتے ہیں اور اگر کم ہو تو اسے ”قلیل“ کہتے ہیں۔

۵۔ اگر پانی کا وزن ۳۱۶/۷۷ کیلوگرام تک پہنچ جائے تو وہ ”کر“ ہے۔

### (؟) سوالات:

۱۔ مطلق اور مضاف پانی میں کیا فرق ہے؟

۲۔ جاری اور کنویں کے پانی میں کیا فرق ہے؟

۳۔ جس پانی کے حوض کی لمبائی ۲۵ باشت، چوڑائی ۵ باشت اور گہرائی ایک باشت ہو، حساب

کر کے بتائے کہ کیا یہ کر ہے یا نہیں؟

۴۔ ایک شخص کا ترپاؤں نجس فرش سے لگ گیا ہے، لیکن نہیں جانتا کہ اس کے پاؤں کی رطوبت

نے فرش پر سرایت کی ہے یا نہیں، آیا اس کا پاؤں نجس ہوا یا نہیں؟

## پانی کے احکام

### آب قلیل:

۱۔ آب قلیل، نجاست ملنے سے نجس ہو جاتا ہے۔ (چاہے کسی نجس چیز پر ڈالا جائے یا کوئی نجس چیز اس میں گر جائے) (۱)

۲۔ اگر کر یا جاری پانی، نجس آب قلیل سے متصل اور مخلوط ہو جائے، تو پاک ہو جاتا ہے۔ (مثال کے طور پر ایک برتن میں نجس آب قلیل کسی ایسے ٹوٹی کے نیچے رکھ کر اوپر سے پانی جاری کیا جائے کہ وہ کر کے منع سے متصل ہو) (۲) ❀

### کر، جاری اور کنویں کا پانی:

۱۔ آب قلیل کے علاوہ آب مطلق کی تمام قسمیں جب تک نجاست ملنے کی وجہ سے نجاست کی بو

(۱) توضیح المسائل، ص ۲۶۴

❀ پانی سے تطہیر کرنے میں شرط ہے کہ پانی نجاست کی بو، رنگ یا مزہ نہ رکھتا ہو، اگر بو، رنگ یا مزہ لے لیا ہو تو اس قدر آب کر یا جاری سے مخلوط کیا جائے کہ نجاست کی بو، رنگ و مزہ زائل ہو جائے۔

(۲) - تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۴، ۱۱

یارنگ یا مزہ نہ لے، پاک ہیں اور اگر نجاست ملنے کی وجہ سے نجاست کی بو یا رنگ یا مزہ سرایت کر جائے تو نجس ہیں (اس لحاظ سے آب جاری، کنویں کا پانی، کر دھتی بارش کا پانی بھی اس حکم میں مشترک ہیں) (۱)

۲۔ عمارتوں کے نلکوں کا پانی، چونکہ کر کے منبع سے متصل ہوتا ہے، اس لئے آب کر کے حکم میں ہے۔ (۲)

### بارش کے پانی کی بعض خصوصیات:

۱۔ ایک ایسی نجس چیز جس میں عین نجاست نہ ہو، اس پر اگر ایک بار بارش ہو جائے تو پاک ہو جائیگی۔

۲۔ اگر نجس فرش اور لباس پر بارش ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتے ہیں اور انھیں نچوڑنے کی ضرورت نہیں۔ ❀

۳۔ اگر نجس زمین پر بارش ہو جائے، تو پاک ہو جاتی ہے۔

۴۔ اگر بارش کا پانی ایک جگہ جمع ہو جائے، اور وہ کر سے کم بھی ہو، جب تک بارش ہوئی رہے، اس

میں نجس چیز کو دھویا جائے تو پاک ہے، بشرطیکہ اس پانی میں نجاست کی بو، رنگ یا مزہ سرایت نہ کرے (۳)

### (۲) پانی میں شک کے احکام:

۱۔ پانی کی وہ مقدار جس کے بارے میں معلوم نہیں کہ کر ہے یا نہیں؟ نجاست ملنے سے وہ پانی

نجس نہیں ہوتا، لیکن آب کر کے دیگر احکام اس پر جاری نہیں ہوں گے۔

(۱) تقریر الویلہ، ج ۱، ص ۱۳، م۔

(۲) توضیح المسائل، ص ۳۵، م۔

(۳) توضیح المسائل، ص ۳۷، م۔

❀ عین نجس وہ چیز ہے کہ خود نجس ہو، جیسے پیشاب و خون۔

❀ صفحہ ۳۹ پر آئے گا کہ (چھوٹا) فرش و لباس وغیرہ کو دھوتے وقت ہر مرتبہ دھونے کے بعد اسے نچوڑنا چاہئے تاکہ اندر کا

پانی باہر آئے۔

۲۔ پانی کی وہ مقدار جو پہلے کرتھی اب اس میں شک ہو کہ یہ پانی قلیل ہو گیا ہے یا نہیں؟ تو وہ کر کے حکم میں ہے۔

۳۔ جس پانی کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ پاک ہے یا نہیں؟ پاک ہے۔

۴۔ پاک پانی کے بارے میں اگر شک ہو جائے کہ نجس ہو گیا یا نہیں؟ تو وہ پاک پانی کے حکم میں

ہے۔

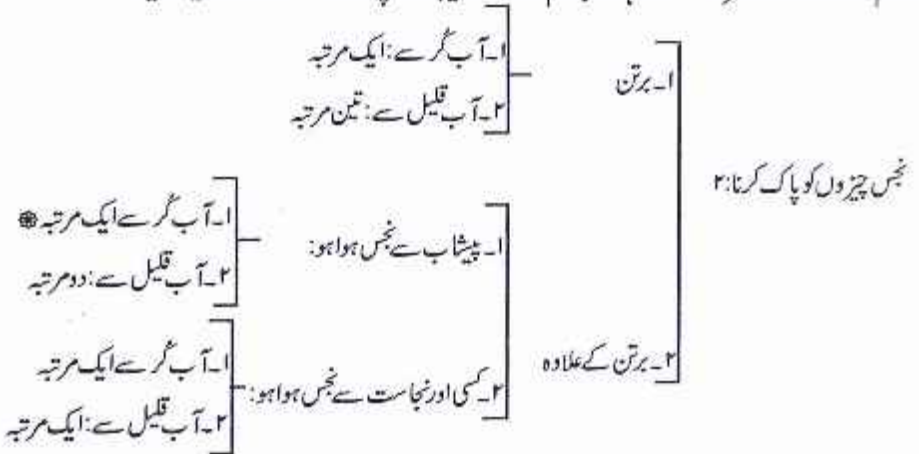
۵۔ نجس پانی کے بارے میں اگر شک ہو جائے کہ پاک ہو یا نہیں، تو وہ نجس ہے۔

۶۔ مطلق پانی کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ مضاف ہو یا نہ، تو وہ مطلق کے حکم میں ہے۔ (۱)

پانی سے نجس چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ:

پانی زندگی کی بنیاد اور اکثر نجاسات کو پاک کرنے والا ہے، یہ ان مطہرات میں سے ہے جس سے

تمام لوگوں کو روزانہ سروکار رہتا ہے، اب ہم اس سے چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ سیکھتے ہیں:



(۱) العروة الوثقی - ج ۱ ص ۳۹، تحریر الوسیلہ - ج ۱ ص ۱۵، م ۱۵.

(۲) توضیح المسائل، م ۱۵۰، ۱۵۹، ۱۶۰.

✽ مرحوم ثوبی: اگر لباس اور اس کے مانند کوئی چیز پیشاب سے نجس ہوئی ہو تو آبِ گُر سے بھی دو بار دھونا لازم ہے۔ (مسئلہ

## وضاحت:

الف: چیزوں کو پاک کرنے کے سلسلے میں پہلے عین نجاست کا دور کرنا چاہئے اور اس کے بعد مندرجہ بالا تعداد میں دھونا چاہئے۔ مثلاً نجس برتن کو اس کی عین نجاست، دور کرنے کے بعد اگر آب کر سے ایک مرتبہ دھویا جائے تو کافی ہے۔

ب۔ فرش اور لباس اور ان جیسی دوسری چیزیں جو اپنے اندر پانی کو جذب کرتی ہیں اور نچوڑنے کے قابل ہوں تو انھیں قلیل پانی سے دھونے کی صورت میں ہر بار دھونے کے بعد اس حد تک نچوڑنا چاہئے کہ جذب شدہ پانی باہر آجائے یا کسی اور طریقے سے پانی کو باہر نکالنا چاہئے، کر اور جاری پانی سے دھونے کی صورت میں بھی احتیاط واجب ہے کہ جذب شدہ پانی کو باہر نکالا جائے۔ (۱۰)

جاری اور کنویں کا پانی بھی نجس چیزوں کو پاک کرنے کے سلسلے میں بیان شدہ احکام کے مطابق آب کر کے مانند ہے۔

## مسئلہ:

ایک نجس برتن کو حسب ذیل طریقے سے دھویا جاسکتا ہے:

کر پانی سے: پانی میں ایک بار ڈبو کر باہر نکالا جائے۔

آب قلیل سے: تین بار اس میں پانی بھر کر خالی کیا جائے، یا اس میں تین بار پانی ڈال کر ہر مرتبہ پانی کو اس طرح گھمایا جائے کہ پانی نجس جگہوں تک پہنچ جائے اور اس کے بعد اسے پھینک دیا جائے۔

۱۰ (خونی) اسے نچوڑنا لازم ہے (اراکی، گھلپائیگانی) آب کر میں نچوڑنا لازم نہیں ہے (مسئلہ ۱۶۱)

## سبق ۵ کا خلاصہ

- ۱۔ آب قلیل، نجاست ملنے سے نجس ہوتا ہے۔
- ۲۔ کر، جاری، کنویں اور بارش کا پانی اگر نجاست ملنے سے نجاست کی بو، رنگ یا مزہ اس میں سرایت کرے تو نجس ہو جاتا ہے۔
- ۳۔ وہ پانی جو کر کے حکم میں ہے اس وقت تک پاک ہے جب تک نجاست کی بو، رنگ یا مزہ اس میں سرایت نہ کر جائے۔
- ۴۔ بارش کا پانی پاک کرنے والا ہے اور فرش اور لباس میں انہیں نچوڑنا ضروری نہیں ہے اور جب تک نجاست کی بو، رنگ یا مزہ اس میں سرایت نہ کرے، پاک ہے۔
- ۵۔ وہ پانی جس کے بارے میں معلوم نہیں، کر ہے یا نہ؟ نجاست ملنے سے نجس نہیں ہوتا۔
- ۶۔ جس پانی کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ پاک ہے یا نہیں؟ پاک پانی کے حکم میں ہے۔
- ۷۔ جس پانی کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ مطلق ہے یا مضاف، تو مطلق پانی کے حکم میں ہے۔
- ۸۔ برتن کے علاوہ تمام نجس چیزیں ایک مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہیں، البتہ اگر پیشاب سے نجس ہوئی ہوں تو آب قلیل سے دو بار دھونا چاہئے۔
- ۹۔ فرش اور لباس اور ان جیسی چیزوں کو پاک کرتے وقت ہر بار دھونے کے بعد انہیں نچوڑا جائے یا کسی اور طریقے سے جذب شدہ پانی کو باہر نکالا جائے۔

## (؟) سوالات:

- ۱۔ آب کر کیسے نجس ہوتا ہے؟
- ۲۔ کیا بارش کا پانی جو ایک جگہ جمع ہوا ہو اور بارش تھم گئی ہو، بارش کے پانی کا حکم رکھتا ہے؟
- ۳۔ اگر پانی کا ایک منبع جو کر سے زیادہ تھا، شک کیا جائے کہ اس میں موجود پانی کر ہے یا نہ؟ تو اس کا کیا حکم ہے؟
- ۴۔ خون سے نجس شدہ لباس کو آب قلیل اور نہر کے پانی سے کیسے دھویا جائے؟

## نجس زمین کو پاک کرنے کا طریقہ

- ۱۔ آب کر سے: پہلے نجاست کو دور کریں، اس کے بعد کریا جاری پانی اس پر اس قدر ڈالیں کہ پانی تمام نجس جگہوں تک پہنچ جائے۔
- ۱۔ اگر زمین پر پانی جاری نہیں ہوتا (یعنی زمین پانی کو اپنے اندر جذب کرتی ہے تو وہ) قلیل پانی سے پاک نہیں ہوگی ۞
- ۲۔ آب قلیل سے:
- ۲۔ پانی زمین پر جاری ہوتا ہے: جہاں پانی جاری ہو گیا، وہ جگہ پاک ہو جائے گی۔
- مسئلہ ۱: نجس دیوار بھی، نجس زمین کی۔

زمین کو پاک کرنا۔ ۱

طرح پاک کی جاسکتی ہے۔ (۳)

مسئلہ ۲: زمین کو پاک کرتے وقت اگر پانی جاری ہو کر کنویں میں جائے یا اس جگہ سے باہر جائے تو وہ تمام جگہیں پاک ہو جاتی ہیں جہاں سے پانی جاری ہوا ہے۔

(۱) توضیح المسائل، م ۱۷۹-۱۸۰

۞ (۱) ا کی زمین کا اوپر والا حصہ پاک ہوگا، (مسئلہ ۱۷۸) (خونی) پاک ہو جائے گی (مسئلہ ۱۸۰)

(۳) توضیح المسائل، م ۱۷۹-۱۸۰

زمین:

۱۔ اگر پاؤں کے تلوے یا جوتے کا تلا راہ چلتے نجس ہو جائیں اور زمین کے ساتھ چھونے کی وجہ سے نجاست دور ہو جائے، تو پاک ہو جاتے ہیں۔ پس زمین صرف پاؤں کے تلوے اور جوتے کے تلے کو پاک کرنے والی ہے، وہ بھی حسب ذیل شرائط کی بنا پر:

◆ زمین پاک ہو۔

◆ زمین خشک ہو۔

◆ زمین اس صورت میں پاک کرنے والی ہے جب مٹی، ریت، پتھر، اینٹ اور ان جیسی چیز کی ہو۔ (۱)  
مسئلہ: اگر زمین سے چھونے کی وجہ سے پاؤں کے تلوے یا جوتے کی تہ میں موجود نجاست زائل ہو جائے تو یہ پاک ہو جاتے ہیں، لیکن بہتر ہے کم از کم پندرہ قدم راہ چلیں۔ (۲)

آفتاب:

آفتاب بھی آئندہ بیان ہونے والی شرائط کے ساتھ درج ذیل چیزوں کو پاک کرتا ہے:

◆ زمین

◆ عمارت اور وہ چیزیں جو عمارت میں نصب کی جاتی ہیں، جیسے دروازہ اور کھڑکی وغیرہ۔

◆ درخت اور نباتات۔ (۳)

آفتاب کے مطہر ہونے کی شرائط:

◆ نجس چیز اتنی تر ہو کہ کسی چیز کے اس سے چھونے کی صورت میں وہ چیز بھی تر ہو جائے۔

◆ نجس چیز آفتاب کی گرمی سے خشک ہو جائے، اگر رطوبت باقی رہے تو پاک نہیں ہوگی۔

(۱) توضیح المسائل، مسئلہ ۱۸۳، ۱۹۲۔ (۲) العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۱۲۵۔

(۳) العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۱۲۵، تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۳۰۔

◆ بادل یا پردہ جیسی کوئی چیز آفتاب کی گرمی کے لئے مانع نہ ہو، البتہ اگر یہ چیز رقیق اور اتنی نازک ہو کہ آفتاب کی گرمی کو نہ روک سکے تو کوئی حرج نہیں۔

◆ صرف آفتاب اسے خشک کرے، مثال کے طور پر ہوا کی مدد سے خشک نہ ہو جائے۔

◆ آفتاب پڑنے کے وقت عین نجاست ❁ اس میں موجود نہ ہو، پس اگر عین نجاست موجود ہو تو آفتاب پڑنے سے پہلے اسے برطرف کیا جائے۔

◆ دیوار یا زمین کے باہر اور اندر والے حصہ ایک ہی دفعہ خشک کرے پس اگر اس کے باہر والے حصہ کو آج خشک کرے اور اس کے اندر والے حصہ کو کل تو اس صورت میں صرف اس کا باہر والا حصہ پاک ہوگا۔  
مسئلہ: اگر زمین اور اس کے مانند کوئی اور چیز نجس ہو، لیکن تر نہ ہو تو اس پر تھوڑا سا پانی یا کوئی اور چیز ڈال کر اسے تر کیا جائے اور اس کے بعد آفتاب پڑنے سے وہ پاک ہو سکتا ہے۔ (۱)

اسلام:

کافر، شہادتین پڑھنے کے بعد مسلمان ہو جاتا ہے اور اسلام لانے سے، اس کا تمام بدن پاک ہو جاتا ہے، یعنی کہے: "اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمداً رسول اللہ"۔ (۲)

عین نجاست کا برطرف ہونا:

دو مواقع پر عین نجاست کے برطرف ہونے سے نجس چیز پاک ہو جاتی ہے اور پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں:

الف: حیوان کا بدن، مثلاً ایک پرندہ کی چونچ نجاست کھانے کی وجہ سے نجس ہو گئی ہو تو نجاست برطرف ہونے پر پاک ہو جاتی ہے۔

❁ جیسے خون عین نجاست ہے۔

(۱) العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۱۲۹ تا ۱۳۱، تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۳۰۔

(۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۳۱، توضیح المسائل، ص ۲۰۔

ب۔ انسان کے بدن کا اندرونی حصہ، جیسے منہ، ناک اور کان کا اندرونی حصہ۔ مثلاً اگر مسواک کرتے وقت مسوڑوں سے خون آئے، جب آب دہن میں خون کا رنگ نہ ہو تو پاک ہے اور منہ کے اندر پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں (۱)

### سبق: ۶ کا خلاصہ

- ۱۔ جس زمین پر پانی جاری نہ ہوتا ہو، وہ آب قلیل سے پاک نہیں ہوتی۔
- ۲۔ اگر کسی زمین کو آب قلیل سے پاک کیا جائے، جہاں سے پانی جاری ہو جائے وہ جگہ پاک ہوگی اور وہ جگہ جہاں پانی جمع ہو جائے، نجس ہے۔
- ۳۔ اگر پاؤں کے تلوے اور جوتے کی تہ نجس ہوں اور زمین پر چلنے سے، نجاست برطرف ہو جائے، تو پاک ہوتے ہیں۔
- ۴۔ آفتاب چند شرائط کے ساتھ، زمین، عمارت، درخت اور نباتات کو پاک کرتا ہے۔
- ۵۔ اگر کافر، مسلمان ہو جائے، تو پاک ہو جاتا ہے۔
- ۶۔ منہ اور ناک کے اندر نجاست برطرف ہونے سے یہ دونوں پاک ہو جاتے ہیں اور پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں۔

### (۲) سوالات:

- ۱۔ دیوار کا ایک حصہ نجس ہوا ہے، وضاحت کیجئے کہ اسے کس طرح پاک کیا جائے؟
- ۲۔ جوتے کی تہ اگر نجس کیچڑ سے ناپاک ہوئی ہو تو راہ چلنے سے کب پاک ہوگی؟
- ۳۔ کیا آفتاب، بکٹری، گندم اور چاول کو پاک کرتا ہے؟
- ۴۔ کافر اگر شہادتین کو انگریزی یا اردو میں پڑھے تو کیا وہ پاک ہوگا؟

## وضو

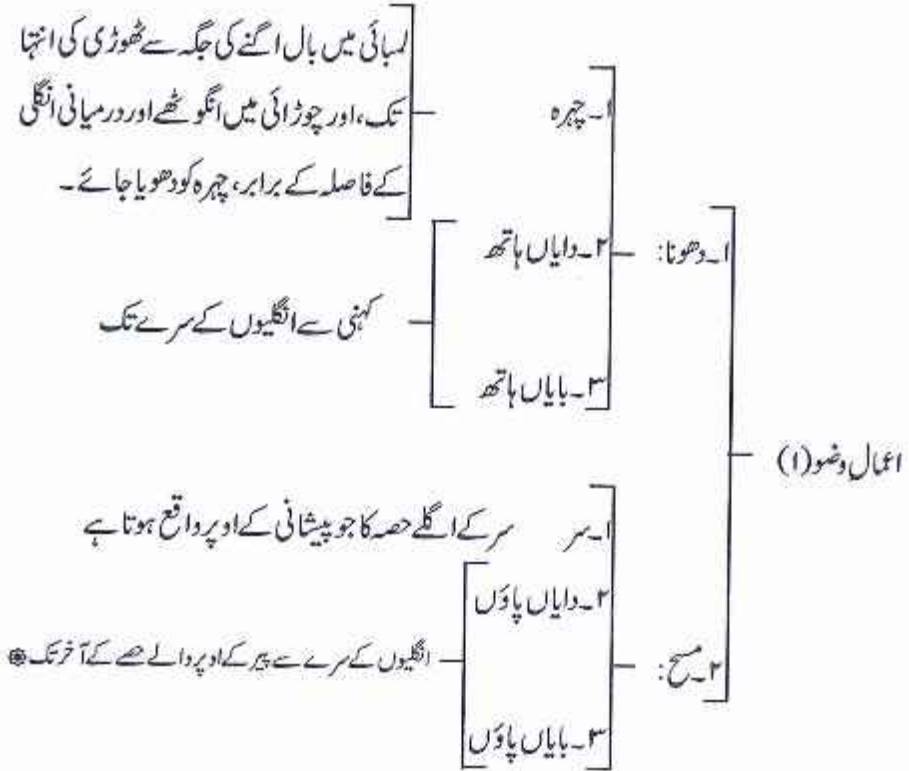
نماز کے پہلے مقدمہ، یعنی بدن اور لباس نجاست سے پاک کرنے کے بعد ہم دوسرے مقدمہ یعنی ”وضو“ کو بیان کرتے ہیں۔

نماز گزار کے لئے نماز پڑھنے سے پہلے، وضو کرنا چاہئے اور اپنے آپ کو اس عظیم عبادت کو انجام دینے کے لئے آمادہ کرنا چاہئے۔

بعض مواقع پر ”غسل“ بھی کرنا چاہئے، یعنی پورے بدن کو دھونا اور اگر وضو یا غسل کرنے سے معذور ہو تو، ان کی جگہ پر ایک دوسرا کام بنام ”تیمم“ بجالائے کہ اس سبق اور آئندہ چند دروسوں میں ان میں سے ہر ایک کے احکام بیان کئے جائیں گے۔

### وضو کا طریقہ:

وضو میں سب سے پہلے چہرے کو دھونا چاہئے اور اس کے بعد دائیں ہاتھ کو پھر بائیں ہاتھ کو، ان اعضاء کو دھونے کے بعد، ہتھیلی میں بچی رطوبت سے سر کا مسح کریں یعنی بائیں ہاتھ کو سر پر کھینچ لیں اور اس کے بعد دائیں پاؤں اور پھر بائیں پاؤں کا مسح کریں۔ اب وضو کے اعمال کے بارے میں بیشتر آشنائی حاصل کرنے کے لئے درج ذیل خاکہ ملاحظہ فرمائیں:



## اعمال وضو کی وضاحت:

دھونا:

۱۔ چہرے اور ہاتھ دھونے کی واجب مقدار وہی ہے جو بیان ہوئی لیکن یہ یقین حاصل کرنے کے

لئے کہ واجب مقدار کو دھولیا ہے، تھوڑا سا چہرے کے اطراف کو بھی دھونے میں شامل کر لیں۔ (۲)

(۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۲۱۸، ۲۱۹۔

(۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۲۱۸، ۲۱۹۔

⊗ (تمام مراجع) احتیاط واجب اس میں ہے کہ جوڑ تک بھی مسح کریں (مسئلہ ۲۵۸)



۲۔ مسح کی واجب مقدار: لمبائی میں انگلیوں کے سرے سے پاؤں کے اوپر والے حصے کی ابھار تک \* اور چوڑائی میں جس قدر رکھی ہو کافی ہے اگرچہ ایک انگلی کے برابر ہو۔

۳۔ مسح کی مستحب مقدار: پاؤں کا اوپر والا پورا حصہ۔

۴۔ دائیں پاؤں کا بائیں پاؤں سے پہلے مسح کرنا چاہئے۔ \* \* \* لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ دائیں پاؤں کو دائیں ہاتھ سے اور بائیں پاؤں کو بائیں ہاتھ سے مسح کریں۔ (۱)

### سراور پاؤں کے مسح کے مشترک مسائل:

۱۔ مسح میں ہاتھ کو سراور پاؤں پر کھینچنا چاہئے اور اگر ہاتھ کو ایک جگہ قرار دے کر سر یا پاؤں کو اس پر کھینچ لیا جائے تو وضو باطل ہے، لیکن اگر ہاتھ کو کھینچتے وقت سر یا پاؤں میں تھوڑی سی حرکت پیدا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲)

۲۔ اگر مسح کے لئے ہتھیلی میں کوئی رطوبت باقی نہ رہی ہو تو ہاتھ کو باہر کے کسی پانی سے تر نہیں کر سکتے، بلکہ وضو کے دیگر اعضاء سے رطوبت کو لے کر اس سے مسح کیا جائے گا۔ (۳)

۳۔ ہاتھ کی رطوبت اس قدر ہونا چاہئے کہ سراور پاؤں پر اثر کرے۔ (۴)

۴۔ مسح کی جگہ (سراور پاؤں کا اوپر والا حصہ) خشک ہونا چاہئے، اس لحاظ سے اگر مسح کی جگہ تر ہو تو اسے پہلے خشک کر لینا چاہئے، لیکن اگر رطوبت اتنی کم ہو کہ ہاتھ کی رطوبت کے اثر کے لئے مانع نہ ہو تو کوئی

حرج نہیں ہے۔ (۵)

(۱) توضیح المسائل م ۲۵۲، ۲۵۳ والعروۃ الوثقی، ج ۱ ص ۲۰۹۔ (۲) توضیح المسائل م ۲۵۵۔

(۳) توضیح المسائل م ۲۵۷۔ (۴) العروۃ الوثقی، ج ۱ ص ۲۱۲، ۲۱۶۔

(۵) العروۃ الوثقی، ج ۱ ص ۲۱۲، ۲۱۶۔

\* (تمام مراجع) احتیاطاً واجب یہ ہے کہ جوڑ تک بھی مسح کیا جائے۔ (مسئلہ ۳۳۹)

\* \* \* گھپائی، اراکی، بائیں پاؤں کا دائیں پاؤں سے پہلے مسح نہ کرے (خونی) احتیاطاً کی بنا پر بائیں پاؤں پر دائیں پاؤں کے بعد مسح کرے۔ (شرائط وضو شرط ۹)

- ۵۔ ہاتھ اور سر یا پاؤں کے درمیان کپڑا یا ٹوپی یا موزہ اور جوتا جیسی کسی چیز کا فاصلہ نہیں ہونا چاہئے، اگرچہ یہ چیزیں رقیق اور نازک ہی کیوں نہ ہوں، اور رطوبت کھال تک پہنچ بھی جائے، (مگر یہ کہ مجبوری ہو) (۱)
- ۶۔ مسح کی جگہ پاک ہونی چاہئے، پس اگر نجس ہو اور اس پر پانی نہ ڈال سکتا ہو تو تیمم کرنا چاہئے۔ (۲)

### سبق ۷ کا خلاصہ

- ۱۔ وضو، یعنی چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھونا اور سر اور پاؤں کا (آئندہ بیان ہونے والے شرائط کے ساتھ) مسح کرنا۔
- ۲۔ احتیاط و احب کی بنا پر چہرے اور ہاتھوں کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونا چاہئے۔
- ۳۔ وضو میں چہرے اور ہاتھوں کو دھونے کے بعد سر کے اگلے حصے اور پاؤں کے اوپر والے حصے پر مسح کرنا چاہئے۔
- ۴۔ سر کے مسح کی واجب مقدار اس قدر ہے کہ دیکھنے والا کہے کہ مسح کیا۔
- ۵۔ سر کا مسح سر کے اگلے حصے پر کرنا چاہئے جو پیشانی کے اوپر واقع ہوتا ہے۔
- ۶۔ پاؤں کا مسح جس قدر ہو کافی ہے، اگرچہ ایک انگلی کے برابر بھی ہو، لیکن لمبائی میں انگلی کے سرے سے پاؤں کے اوپر والے حصے کے ابھارتک ہونا چاہئے۔
- ۷۔ مسح میں:

- ◆ ہاتھ کو مسح کی جگہ پر کھینچنا چاہئے۔
- ◆ مسح کی جگہ پاک ہو۔

(۱) العروة الوثقی ج ۱ ص ۲۱۲ م ۲۷

(۲) توضیح المسائل - م ۲۶۰

◆ مسح کی جگہ اور ہاتھ کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو۔

(۲) سوالات:

- ۱۔ وضو کے احکام بیان کیجئے؟
- ۲۔ جس شخص نے اپنے سر کے ایک طرف کے بال کو کنگھی سے آگے کر لیا ہو تو مسح کے وقت اس کا کیا فریضہ ہے؟
- ۳۔ ایسے چار مسائل بیان کیجئے جو سر اور پاؤں کے مسح میں مشترک ہوں؟
- ۴۔ کیا راہ چلتے ہوئے سر کا مسح کیا جاسکتا ہے؟
- ۵۔ کیا سخت سردیوں میں موزہ پر مسح کیا جاسکتا ہے؟
- ۶۔ سر اور پاؤں کے مسح کی واجب اور مستحب مقدار کو بیان کیجئے؟

## وضو کے شرائط

بیان ہونے والے شرائط کے ساتھ وضو صحیح ہے، اور ان میں سے کسی ایک کے نہ ہونے پر وضو باطل

ہے۔

۱۔ وضو کا پانی پاک ہو (نجس نہ ہو)۔	۱۔ وضو کے پانی اور برتن کے شرائط:	وضو کے شرائط:
۲۔ وضو کا پانی مباح ہو (غشی نہ ہو)۔		
۳۔ وضو کا پانی مطلق ہو (مضاف نہ ہو)۔		
۴۔ وضو کے پانی کا برتن مباح ہو۔		
۵۔ وضو کے پانی کا برتن سونے اور چاندی کا نہ ہو۔		
۱۔ پاک ہوں۔	۲۔ اعضاء وضو کے شرائط:	وضو کے شرائط:
۲۔ ان تک پانی پہنچنے میں کوئی چیز مانع نہ ہو۔		
۱۔ ترتیب کی رعایت (اعمال وضو میں بیان ہوئی ترتیب کے مطابق)	۳۔ کیفیت وضو کے شرائط:	
۲۔ ہوا کی رعایت (اعمال وضو کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔		
۳۔ خود انجام دے (کسی اور سے مدد نہ لے)۔		
۱۔ اس کے لئے پانی کا استعمال باعث حرج نہ ہو۔	۴۔ وضو کرنے والے کے شرائط:	
۲۔ قصد قربت سے وضو کرے (ریا کاری نہ کرے)۔		

﴿تمام مراجع﴾ وضو کا پانی اور وہ فضا جس میں وضو کیا جاتا ہے، وہ بھی مباح ہو (مسئلہ ۲۷۷۲ کے بعد تیسری شرط)

## وضو کے پانی اور اس کے برتن کے شرائط

۱۔ نجس اور مضاف پانی سے وضو کرنا باطل ہے، خواہ جانتا ہو کہ پانی نجس یا مضاف ہے یا نہ جانتا

ہو، یا بھول گیا ہو۔ (۱)

۲۔ وضو کا پانی مباح ہونا چاہئے، اس لحاظ سے درج ذیل مواقع پر وضو باطل ہے:

◆ اس پانی سے وضو کرنا، جس کا مالک راضی نہ ہو (اس کا راضی نہ ہونا معلوم ہو)

◆ اس پانی سے وضو کرنا، جس کے مالک کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ راضی ہے یا نہیں۔

◆ اس پانی سے وضو کرنا جو خاص افراد کے لئے وقف کیا گیا ہو، جیسے: بعض مدرسوں کے حوض اور

بعض ہوٹلوں اور مسافر خانوں کے وضو خانے... (۲)

۳۔ بڑی نہروں کے پانی سے وضو کرنا، اگرچہ انسان نہ جانتا ہو کہ اس کا مالک راضی ہے یا نہیں،

کوئی حرج نہیں، اگر اس کا مالک وضو کرنے سے منع کرے، تو احتیاط واجب یہ ہے کہ وضو نہ کیا جائے۔ (۳)

۴۔ اگر وضو کا پانی غصی برتن میں ہو اور اس سے وضو کر لیا جائے تو وضو باطل ہے۔ (۴)

## اعضائے وضو کے شرائط

۱۔ دھونے اور مسح کرنے کے وقت، اعضاء وضو کا پاک ہونا ضروری ہے۔ (۵)

(۱) توضیح المسائل ۲۶۵۔

(۲) العروة الوثقی ج ۱ ص ۲۲۵، ۲۶۷، ۸، ۷، توضیح المسائل م ۲۲۶، ۲۲۷۔

(۳) توضیح المسائل، مسئلہ ۲۷۱۔

(۴) توضیح المسائل۔ شرائط وضو۔ شرط چہارم۔

(۵) توضیح المسائل ص ۳۵، شرط ششم۔

- ۲۔ اگر اعضائے وضو پر کوئی چیز ہو جو پانی کے اعضا تک پہنچنے میں مانع ہو یا مسح کے اعضا پر ہو، اگرچہ پانی پہنچنے میں مانع بھی نہ ہو، وضو کے لئے اس چیز کو پہلے ہٹانا چاہئے۔ (۱)
- ۳۔ بال پین کی لیکریں، رنگ، چربی اور کریم کے دھبے، جب رنگ جسم کے بغیر ہوں، تو وضو کے لئے مانع نہیں ہیں، لیکن اگر جسم رکھتا ہو تو (کھال پر جسم حائل ہونے کی صورت میں) اول اسے برطرف کرنا چاہئے۔ (۲)

### (۵) کیفیت وضو کے شرائط

ترتیب (۳): وضو کے اعمال اس ترتیب سے انجام دئے جائیں:

◆ چہرہ کا دھونا

◆ دائیں ہاتھ کا دھونا

◆ بائیں ہاتھ کا دھونا

◆ سر کا مسح

◆ دائیں پیر کا مسح

◆ بائیں پیر کا مسح

اگر اعمال وضو میں ترتیب کی رعایت نہ کی جائے تو وضو باطل ہے، حتیٰ اگر بائیں اور دائیں پاؤں کا ایک ساتھ مسح کیا جائے۔ ❁

(۱) توضیح المسائل ص ۳۷ شرط ۱۳ و مسئلہ ۲۵۹.

(۲) استفتا آت۔ ج ۱ ص ۳۶ و ۳۷ ص ۳۵۴۳۰.

(۳) تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۲۸.

❁ (گلابی گانی، اراکی، بائیں پیر کو دائیں پیر سے پہلے مسح نہ کیا جائے۔ (خونی) احتیاط کی بناء پر بائیں پاؤں پر دائیں پاؤں کے بعد مسح کرنا چاہئے۔ (شرائط وضو، شرط نم)

## موالات

- ۱۔ موالات، یعنی اعمال وضو کا پے در پے بجالانا تا کہ ایک دیگر اعمال میں فاصلہ نہ ہو۔
- ۲۔ اگر وضو کے اعمال کے درمیان اتنا وقفہ کیا جائے کہ جب کسی عضو کو دھونا یا مسح کرنا چاہے تو اس سے پہلے والے وضو یا مسح کئے ہوئے عضو کی رطوبت خشک ہو چکی ہو، تو وضو باطل ہے۔ (۱)

## دوسروں سے مدد حاصل نہ کرنا

- ۱۔ جو شخص وضو کو خود انجام دے سکتا ہو، اسے دوسروں سے مدد حاصل نہیں کرنی چاہئے، لہذا اگر کوئی دوسرا شخص اس کے ہاتھ اور منہ دھوئے یا اس کا مسح انجام دے، تو وضو باطل ہے۔ (۲)
- ۲۔ جو خود وضو نہ کر سکتا ہو، اسے نائب مقرر کرنا چاہئے جو اس کا وضو انجام دے سکے، اگرچہ اس طرح اجرت بھی طلب کرے، تو استطاعت کی صورت میں دینا چاہئے، لیکن وضو کی نیت کو خود انجام دے۔ (۳)

## وضو کرنے والے کے شرائط

- ۱۔ جو جانتا ہو کہ وضو کرنے کی صورت میں بیمار ہو جائے گا یا بیمار ہونے کا خوف ہو، اسے تیمم کرنا چاہئے اور اگر وضو کرے، اس کا وضو باطل ہے، لیکن یہ نہ جانتا ہو کہ پانی اس کے لئے مضر ہے اور وضو کرنے کے بعد پتہ چلے کہ پانی مضر تھا تو اس کا وضو صحیح ہے۔ (۴) ❁

(۱) تحریر الوسیلہ۔ ج ۱ ص ۲۸ توضیح المسائل م ۲۸۳۔

(۲) العروۃ الوثقیٰ۔ ج ۱ ص ۲۳۳۔ (۳) توضح المسائل۔ م ۲۸۶۔

(۴) العروۃ الوثقیٰ۔ ج ۱ ص ۲۳۲۔ توضح المسائل۔ م ۲۸۸ و ۲۷۷۔

❁ (خونی) اگر وضو کے بعد پتہ چلے کہ پانی مضر تھا اور ضرر اس حد میں ہو کہ شرعاً حرام نہیں ہے تو اس کا وضو صحیح ہے۔ (گلابی گانی) اگر وضو کے بعد معلوم ہو جائے کہ پانی مضر تھا تو احتیاطاً واجب ہے کہ وضو کے علاوہ تیمم بھی کرے (مسئلہ ۲۹۴)۔

۲۔ وضو کو قصد قربت کے ساتھ انجام دینا چاہئے یعنی خدائے تعالیٰ کے حکم کو بجالانے کے لئے وضو

انجام دے۔ (۱)

۳۔ ضروری نہیں کہ نیت کو زبان پر لائے، یا اپنے دل ہی دل میں (کلمات نیت) دہرائے، بلکہ اسی قدر کافی ہے کہ جانتا ہو کہ وضو انجام دے رہا ہے، اس طرح کہ اگر اس سے پوچھا جائے کہ کیا کر رہا ہے؟ تو جواب میں کہے کہ وضو کر رہا ہوں۔ (۲)

مسئلہ: اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہو چکا ہو کہ وضو کرنے کی صورت میں پوری نماز یا نماز کا ایک حصہ وقت گزرنے کے بعد پڑھا جائے گا تو اس صورت میں تیمم کرنا چاہئے (۳)

### سبق: ۸ کا خلاصہ

۱۔ وضو کا پانی پاک، مطلق اور مباح ہونا چاہئے، لہذا نجس و مضاف پانی سے وضو کرنا ہر حالت میں باطل ہے، چاہے پانی کے مضاف یا نجس ہونے کے بارے میں علم رکھتا ہو یا نہیں۔  
۲۔ غنسی پانی سے وضو کرنا باطل ہے، البتہ اگر جانتا ہو کہ پانی غنسی ہے۔  
۳۔ اگر وضو کے اعضا نجس ہوں تو وضو باطل ہے، اسی طرح اگر وضو کے اعضا پر کوئی مانع ہو کہ پانی اعضا تک نہ پہنچ پائے تو وضو باطل ہے۔

۴۔ اگر وضو میں ترتیب و موالات کا لحاظ نہ رکھا جائے تو وضو باطل ہے۔

۵۔ جو خود وضو کر سکتا ہو اسے دھونے یا مسح کرنے میں کسی دوسرے کی مدد نہیں لینی چاہئے

۶۔ وضو کو خدائے تعالیٰ کا حکم بجالانے کی نیت سے انجام دینا چاہئے۔

(۱) توضیح المسائل، ص ۳۱، شرط پنجم

(۲) توضیح المسائل، ص ۲۸۳

(۳) توضیح المسائل، ص ۲۸۴

۷۔ اگر انسان وضو کرنے کی صورت میں اسکی پوری نماز یا نماز کا ایک حصہ وقت گزرنے کے بعد پڑھا جائے گا تو اس صورت میں تیمم کرنا چاہئے۔

(؟) سوالات:

۱۔ مختلف اداروں کے وضو خانوں میں وہاں کے ملازموں کے علاوہ دوسرے لوگوں کا وضو کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

۲۔ پانی کے ان منابع یا پانی سرد کرنے کی مشینوں سے جو پینے کے پانی کے لئے مخصوص ہوں، وضو کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

۳۔ جو خود وضو انجام دینے سے معذور ہو، اس کا فرض کیا ہے؟

۴۔ وضو میں قصد قربت کی وضاحت کیجئے۔

۵۔ وضو کی ترتیب و موالات میں کیا فرق ہے؟

## وضوءِ جبیرہ

”جبیرہ“ کی تعریف: جو دو آبی زخم پر لگائی جاتی ہے یا جو چیز مرہم پٹی کے عنوان سے زخم پر باندھی جاتی ہے، اسے ”جبیرہ“ کہتے ہیں۔

۱۔ اگر کسی کے اعضاء وضو پر زخم یا خشکگی ہو اور معمول کے مطابق وضو کر سکتا ہو، تو اسے معمول کے مطابق وضو کرنا چاہئے، (۱)

مثلاً:

الف۔ زخم کھلا ہے اور پانی اس کے لئے مضرت نہیں ہے۔

ب۔ زخم پر مرہم پٹی لگی ہے لیکن کھولنا ممکن ہے اور پانی مضرت نہیں ہے۔

۲۔ زخم چہرے پر یا ہاتھوں میں ہو اور کھلا ہو تو اس پر پانی ڈالنا مضرت ہو، اگر اس کے اطراف کو دھویا جائے تو کافی ہے۔ (۲)

(۱) توضیح المسائل ۳۲۲-۳۲۵.

(۲) توضیح المسائل ۳۲۲-۳۲۵.

• (اراکی) اگر ترہاتھ اس پر کھینچنا مضرت نہ ہو تو ہاتھ اس پر کھینچ لیں اور اگر ممکن نہ ہو تو ایک پاک کپڑا اس پر رکھ کر ترہاتھ اس پر کھینچ لیں اور اگر اس قدر بھی مضرت ہو یا زخم نجس ہو اور پانی نہیں ڈال سکتا ہو تو اس صورت میں زخم کے اطراف کو اوپر سے نیچے کی طرف دھولیں اور احتیاط کے طور پر ایک تحیم بھی انجام دے (گھلپائی گانی) ترہاتھ کو اس پر کھینچ لے اور اگر یہ بھی مضرت ہو تو یا زخم نجس ہو اور پانی ڈال نہ سکتے ہوں تو اس صورت میں زخم کے اطراف کو اوپر سے نیچے کی طرف دھولیں تو کافی ہے۔ (مسئلہ ۳۳۱)

۳۔ اگر زخم یا شکستگی سر کے اگلے حصے یا پاؤں کے اوپر والے حصہ (مسح کی جگہ) میں ہو، اور زخم کھلا ہو، اگر مسح نہ کر سکے، تو ایک کپڑا اس پر رکھ کر ہاتھ میں موجود وضو کی باقی ماندہ رطوبت سے کپڑے پر مسح کریں۔ (۱)۔

### وضوء جبیرہ انجام دینے کا طریقہ:

وضوء جبیرہ میں وضو کی وہ جگہیں جن کو دھونا یا مسح کرنا ممکن ہو، معمول کے مطابق دھو یا مسح کیا جائے، اور جن مواقع پر یہ ممکن نہ ہو، تو ترہا تھ کو جبیرہ پر تھنج لیں۔

### چند مسائل:

- ۱۔ اگر جبیرہ نے حد معمول سے بیشتر زخم کے اطراف کو ڈھانپ لیا ہو اور اسے ہٹانا ممکن نہ ہو \*\*\*
- تو وضوء جبیرہ کرنے کے بعد ایک تیمم بھی انجام دینا چاہئے۔ (۲)
- ۲۔ جو شخص یہ نہ جانتا ہو کہ اس کا فریضہ وضوء جبیرہ ہے یا تیمم احتیاط واجب کی بنا پر اسے دونوں (یعنی وضوء جبیرہ و تیمم) انجام دینا چاہئے۔ (۳)
- ۳۔ اگر جبیرہ نے پورے چہرے یا ایک ہاتھ کو پورے طور پر ڈھانپ لیا ہو تو وضوء جبیرہ کافی ہے۔ \*\*\*

(۱) توضح المسائل، ۳۲۶م۔

(۲) توضح المسائل، ۳۲۵م۔

(۳) توضح المسائل، ۳۲۳م۔

\*\*\* (گھپائی کی احتیاط کی بنا پر لازم ہے کہ تیمم بھی کریں (خونئی) تیمم کرنا چاہئے، اور احتیاط کے طور پر وضوء جبیرہ بھی کرے۔ (مسئلہ ۳۲۲)

\*\*\* (خونئی) تیمم کرنا چاہئے، مگر یہ کہ جبیرہ تیمم کے مواقع پر ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ وضو کرے اور پھر تیمم بھی کرے (مسئلہ ۳۲۱)۔

\*\*\* (خونئی) احتیاط کی بنا پر تیمم کرے اور وضوء جبیرہ بھی کرے، (گھپائی گانی) وضوء جبیرہ کرے اور احتیاط واجب کی بنا پر اگر تمام یا بعض تیمم کے مواقع پوشیدہ نہ ہوں تو تیمم بھی کرے۔ (مسئلہ ۳۲۶)

- ۴۔ جس شخص کی ہتھیلی اور انگلیوں پر جبیرہ (مرہم پٹی) ہو اور وضو کے وقت اس پر ترہا تھ کھینچا ہو، تو سر اور پاؤں کو بھی اسی رطوبت سے مسح کر سکتا ہے ﴿﴾ یا وضو کی دوسری جگہوں سے رطوبت لے سکتا ہے۔ (۱)
- ۵۔ اگر چہرہ اور ہاتھ پر چند جبیرہ ہوں، تو ان کی درمیان والی جگہ کو دھونا چاہئے، یا اگر (چند) جبیرہ سر اور پاؤں کے اوپر والے حصے میں ہوں تو ان کے درمیان والی جگہوں پر مسح کرنا چاہئے، اور جن جگہوں پر جبیرہ ہے ان پر جبیرہ کے حکم پر عمل کرے۔ (۲)

جن چیزوں کے لئے وضو کرنا ضروری ہے

۱۔ نماز پڑھنے کے لئے (نماز میت کے علاوہ)

۲۔ طواف خانہ کعبہ کے لئے۔

۳۔ بدن کے کسی بھی حصے کی کسی جگہ سے قرآن مجید کی لکھائی اور خدا کے نام کو مس کرنے کے

لئے۔ (۳) ﴿﴾

چند مسائل:

- ۱۔ اگر نماز اور طواف وضو کے بغیر انجام دے جائیں تو باطل ہیں۔
- ۲۔ بے وضو شخص، اپنے بدن کے کسی حصے کو درج ذیل تحریروں سے مس نہیں کر سکتا ہے:
- ﴿﴾ قرآن مجید کی تحریر، لیکن اس کے ترجمہ کے بارے میں کوئی حرج نہیں۔
- ﴿﴾ خدا کا نام، جس زبان میں بھی لکھا گیا، جیسے: اللہ، ”خدا“ ”God“۔
- ﴿﴾ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی (احتیاط واجب کی بناء پر)
- ﴿﴾ ائمہ اطہار علیہم السلام کے اسماء گرامی (احتیاط واجب کی بناء پر)

(۱) توضیح المسائل ۳۲۲، (۲) توضیح المسائل ۳۲۳، (۳) توضیح المسائل ۳۱۷۔

﴿﴾ (خونی، گلیا پگانی) سر اور پاؤں کو اسی رطوبت سے مسح کرے (مسئلہ ۳۲۸)

﴿﴾ اس مسئلہ کی تفصیل ۳۲۳ ویں سبق میں آئے گی۔

- ◆ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا اسم گرامی (۱) (احتیاط واجب کی بناء پر)
- درج ذیل کاموں کے لئے وضو کرنا مستحب ہے:
- ◆ مسجد اور ائمہ (ع) کے حرم جانے کے لئے۔
- ◆ قرآن پڑھنے کے لئے۔
- ◆ قرآن مجید کو اپنے ساتھ رکھنے کے لئے۔
- ◆ قرآن مجید کی جلد یا حاشیہ کو بدن کے کسی حصے سے مس کرنے کے لئے۔
- ◆ اہل قبور کی زیارت کے لئے (۲)

### وضو کیسے باطل ہوتا ہے؟

- ۱۔ انسان سے پیشاب، یا پاخانہ یا ریح خارج ہونا۔
- ۲۔ نیند، جب کان نہ سن سکیں اور آنکھیں نہ دیکھ سکیں۔
- ۳۔ وہ چیزیں جو عقل کو ختم کر دیتی ہیں، جیسے: دیوانگی، مستی اور بیہوشی۔
- ۴۔ عورتوں کا استحاضہ وغیرہ۔
- ۵۔ جو چیز غسل کا سبب بن جاتی ہے، جیسے جنابت، حیض، مس میت وغیرہ۔ (۳)

### سبق ۹ کا خلاصہ

- ۱۔ جس شخص کے اعضائے وضو پر زخم، پھوڑا یا خشکی ہو لیکن معمول کے مطابق وضو کر سکتا ہے تو اسے معمول کے مطابق وضو کرنا چاہئے۔
- ۲۔ جو شخص اعضائے وضو کو نہ دھو سکے یا پانی کو ان پر نہ ڈال سکتا ہو تو اس کے لئے زخم کے اطراف کو دھونا ہی کافی ہے، اور تیمم ضروری نہیں ہے۔

(۱) توضیح المسائل ص ۳۱۶، ۳۱۷۔ (۲) توضیح المسائل ص ۳۲۲۔ (۳) توضیح المسائل ص ۳۲۳۔

● یہ مسئلہ خواتین سے مربوط ہے، اس کی تفصیلات کے لئے توضیح المسائل مسئلہ ۳۳۹ تا ۵۲۰ دیکھئے۔

۳۔ اگر زخم یا چوٹ پر پٹی بندھی ہو، لیکن اس کو کھولنا ممکن ہو (مشکل نہ ہو) تو جبیرہ کو کھول کر معمول کے مطابق وضو کرے۔

۴۔ جب زخم بندھا ہو اور پانی اس کے لئے منفر ہو تو اسے کھولنے کی ضرورت نہیں اگرچہ کھولنا ممکن بھی ہو۔

۵۔ نماز، طواف کعبہ، بدن کے کسی حصہ کو قرآن مجید کے خطوط اور خدا کے نام سے مس کرنے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے۔

۶۔ بدن کے کسی حصے کو وضو کے بغیر پیغمبر اکرمؐ، ائمہ اطہارؑ اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی سے مس کرنا احتیاط واجب کی بناء پر جائز نہیں ہے۔

۷۔ پیشاب اور پاخانہ کا نکلنا وضو کو باطل کر دیتا ہے۔

۸۔ نیند، دیوانگی، بیہوشی، مستی، جنابت، حیض اور مس میت وضو کو باطل کر دیتے ہیں۔

### (؟) سوالات:

۱۔ جس شخص کے پاؤں کی تین انگلیوں پر جبیرہ (مرہم پٹی) ہو تو وضو کے سلسلے میں اس کا کیا فریضہ ہے؟

۲۔ وضو، جبیرہ انجام دینے کا طریقہ مثال کے ساتھ بیان کیجئے؟

۳۔ کیا جبیرہ پر موجود رطوبت سے مسح کیا جاسکتا ہے؟

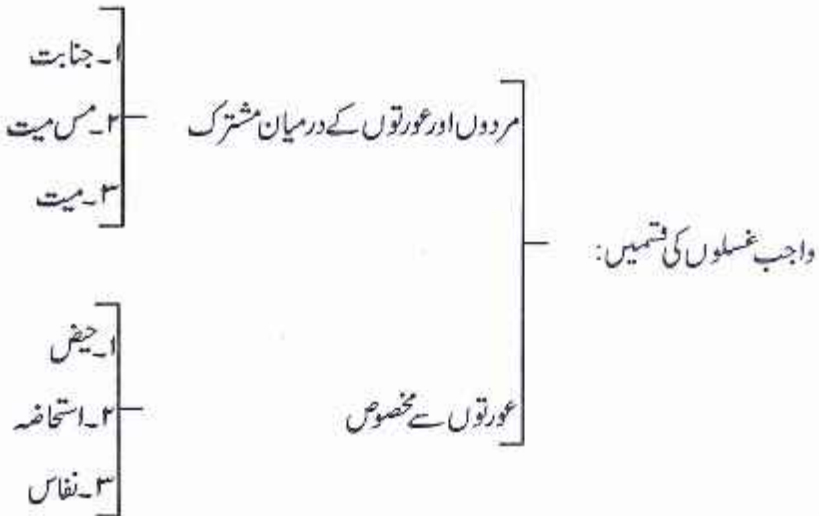
۴۔ اگر جبیرہ نجس ہو اور اسے ہٹانا بھی ممکن نہ ہو تو فریضہ کیا ہے؟

۵۔ کیا اونگھنا وضو کو باطل کر دیتا ہے؟

۶۔ ایک شخص نے میت کو ہاتھ لگا دیا تو کیا اس کا وضو باطل ہو جائے گا؟

## غسل

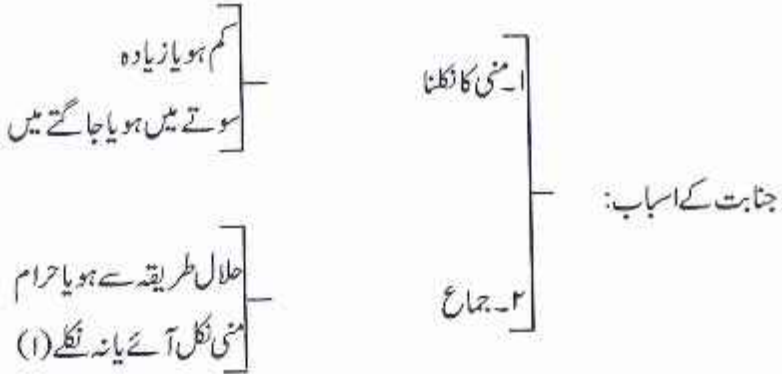
بعض اوقات نماز (اور ہر وہ کام، جس کے لئے وضو لازمی ہے) کے لئے غسل کرنا چاہئے، یعنی حکم خدا کو بجالانے کے لئے تمام بدن کو دھونا، اب ہم غسل کے مواقع اور اس کے طریقے کو بیان کرتے ہیں:



غسل کی تعریف و تقسیم کے بعد ذیل میں واجب غسل کے مسائل بیان کریں گے:

## غسل جنابت:

۱۔ انسان کیسے محب ہوتا ہے؟



- ۲۔ اگر منی اپنی جگہ سے حرکت کرے لیکن باہر نہ آئے تو جنابت کا سبب نہیں ہوتا۔ (۲)
- ۳۔ جو شخص یہ جانتا ہو کہ منی اس سے نکلی ہے یا یہ جانتا ہو کہ جو چیز باہر آئی ہے وہ منی ہے، تو وہ محب سمجھا جائے گا اور اسے ایسی صورت میں غسل کرنا چاہئے۔ (۳)
- ۴۔ جو شخص یہ نہیں جانتا کہ جو چیز اس سے نکلی ہے، وہ منی ہے یا نہیں، تو منی کی علامت ہونے کی صورت میں محب ہے ورنہ حکم جنابت نہیں ہے۔ (۴)

۵۔ منی کی علامتیں: (۵)

◆ شہوت کے ساتھ نکلے۔

◆ دباؤ اور اچھل کر نکلے۔

(۱) تحریر الوسیلہ رجب المرجب ۱۳۶۶ھ

(۲) تحریر الوسیلہ رجب المرجب ۱۳۶۶ھ - العروۃ الوثقی رجب المرجب ۱۳۶۸ھ

(۳) تحریر الوسیلہ رجب المرجب ۱۳۶۶ھ - العروۃ الوثقی رجب المرجب ۱۳۶۸ھ

(۴) تحریر الوسیلہ رجب المرجب ۱۳۶۶ھ - العروۃ الوثقی رجب المرجب ۱۳۶۸ھ

♦ باہر آنے کے بعد بدن ست پڑے۔ ❀

اس لحاظ سے اگر کسی سے کوئی رطوبت نکلے اور نہ جانتا ہو کہ یہ منی ہے یا نہ، تو مذکورہ تمام علامتوں کے موجود ہونے کی صورت میں وہ مجب مانا جائے گا، ورنہ مجب نہیں ہے، چنانچہ اگر ان علامتوں میں سے کوئی ایک علامت نہ پائی جاتی ہو اور بقیہ تمام علامتیں موجود ہوں تب بھی وہ مجب نہیں مانا جائے گا، غیر از عورت اور بیمار کے، ان کے لئے صرف شہوت کے ساتھ منی کا نکلنا کافی ہے۔ ❀❀

۶۔ مستحب ہے انسان منی کے نکلنے کے بعد پیشاب کرے اگر پیشاب نہ کرے اور غسل کے بعد

کوئی رطوبت اس سے نکلے، اور نہ جانتا ہو کہ منی ہے یا نہیں تو وہ منی کے حکم میں ہے۔ (۱)

وہ کام جو مجب پر حرام ہیں: (۲)

♦ قرآن مجید کی لکھائی، خداوند عالم کے نام، احتیاط واجب کے طور پر پیغمبروں، ائمہ اطہار اور

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی کو بدن کے کسی حصہ سے چھونا۔ ❀❀❀

مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ میں داخل ہونا، اگرچہ ایک دروازہ سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل بھی

جائے۔

♦ مسجد میں ٹھہرنا۔

♦ مسجد میں کسی چیز کو رکھنا اگرچہ باہر سے ہی ہو۔ ❀❀❀❀

(۱) توضیح المسائل ۳۳۸۔

(۲) تحریر اویسیہ راج ارض ۳۹/۳۸۔

❀ گلپایگانی: اگر شہوت کے ساتھ اچھل کر باہر آئے یا اچھل کر باہر آنے کے بعد بدن ست پڑے، تو یہ رطوبت حکم منی میں ہے۔

❀❀ خونی اگر شہوت کے ساتھ باہر آئے اور بدن ست پڑے، تو منی کے حکم میں ہے (مسئلہ ۳۵۲)

❀❀❀ (خونی) پیغمبروں اور ائمہ علیہم السلام کے نام کو چھونا بھی حرام ہے۔

❀❀❀❀ (اراک) اگر توقف نہ ہو تو کوئی چیز مسجد میں رکھنے میں حرج نہیں ہے۔ (خونی) کسی چیز کو اٹھانے کے لئے داخل

ہونا بھی حرام ہے۔ (مسئلہ ۳۵۲)۔

◆ قرآن مجید کے ان سوروں کا پڑھنا، جن میں واجب سجدہ ہے، حتیٰ ایک کلمہ بھی پڑھنا حرام

ہے۔ ❀

◆ ائمہ علیہم السلام کے حرم میں توقف کرنا۔ (احتیاط واجب کی بنا پر)۔ ❀❀

قرآن مجید کے وہ سورے جن میں واجب سجدہ ہیں:

(۱) ۳۲ واں سورہ۔ سجدہ۔ (۲) ۳۱ واں سورہ۔ فصلت۔

(۳) ۵۳ واں سورہ۔ نجم۔ (۴) ۹۶ واں سورہ۔ علق۔

چند مسائل:

◆ اگر شخص مجب مسجد کے ایک دروازہ سے داخل ہو کر دوسرے سے خارج ہو جائے (عبور توقف

کے بغیر) تو کوئی حرج نہیں ہے، البتہ مسجد الحرام اور مسجد النبی کے علاوہ کیونکہ ان کے درمیان سے گزرنا بھی

جائز نہیں (۱)

اگر کسی کے گھر میں نماز کے لئے ایک کمرہ یا جگہ معین ہو (اسی طرح دفینوں اور اداروں میں) تو وہ

جگہ حکم مسجد میں شمار نہیں ہوگی۔ (۲)

سبق ۱۰ کا خلاصہ:

۱۔ واجب غسل دو قسم کے ہیں:

الف: مرد اور عورتوں میں مشترک۔

ب: عورتوں سے مخصوص

۲۔ اگر انسان کی منی نکل آئے یا ہمبستری کرے تو مجب ہو جاتا ہے۔

(۱) تحریر الویلہ، ج ۱ ص ۳۸، ۳۹۔ (۲) العروة الوثقی، ج ۱ ص ۳۸۸، ۳۸۹۔

❀ (گھپائی گئی، غوی) صرف آیات سجدہ کا پڑھنا حرام ہے (مسئلہ ۳۶۱)۔

❀❀ (اراک کی) اماموں کے حرم میں بھی جنابت کی حالت میں توقف کرنا حرام ہے (مسئلہ ۳۵۲)۔

۳۔ جو شخص جانتا ہو کہ مجب ہو گیا ہے تو اس کو چاہئے کہ غسل بجالائے، اور جو نہیں جانتا کہ مجب ہوا ہے یا نہیں؟ تو اس پر غسل واجب نہیں ہے۔

۴۔ منی کے علاقہ میں حسب ذیل ہیں:

◆ شہوت کے ساتھ نکلتی ہے۔

◆ دباؤ اور اچھل کر نکلتی ہے۔

◆ اس کے بعد بدن سست پڑ جاتا ہے۔

۵۔ مجب پر حسب ذیل امور حرام ہیں:

◆ قرآن کی لکھائی، خدا، پیغمبروں، اور ائمہ اور حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہم اجمعین کے ناموں کو مس کرنا۔

◆ مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ میں داخل ہونا نیز دیگر مساجد میں توقف۔

◆ کوئی چیز مسجد میں رکھنا۔

◆ قرآن مجید کے ان سوروں کا پڑھنا جن میں واجب سجدے ہیں۔

۶۔ مساجد سے عبور کرنا، اگر توقف نہ کریں بلکہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے سے نکل

آئیں تو کوئی حرج نہیں، صرف مسجد الحرام اور مسجد النبیؐ میں عبور بھی جائز نہیں ہے۔

(؟) سوالات:

۱۔ مرد اور عورتوں کے درمیان مشترک غسلوں کو بیان کیجئے؟

۲۔ ایک شخص نیند سے بیدار ہونے کے بعد اپنے لباس میں ایک رطوبت مشاہدہ کرتا ہے لیکن جتنی

بھی فکر کی، منی کی علاقہ میں نہیں پاتا ہے، تو اس کا فریضہ کیا ہے؟

۳۔ شخص مجب کا امام زادوں کے حرم میں داخل ہونے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

۴۔ کیا شخص مجب، فوجی چھاؤنیوں، دفاتروں اور اداروں کے نماز خانوں میں توقف کر سکتا ہے؟

## غسل کرنے کا طریقہ

غسل میں پورا بدن اور سر و گردن دھونا چاہئے، خواہ غسل واجب ہو مثل جنابت یا مستحب مثل غسل جمعہ، دوسرے لفظوں میں تمام غسل کرنے میں آپس میں کسی قسم کا فرق نہیں رکھتے، صرف نیت میں فرق ہے۔

<p>اول سر و گردن کو دھوئیں۔</p> <p>اور پھر بدن کے دائیں نصف حصے کو دھوئیں۔</p> <p>اس کے بعد بائیں نصف حصہ کو دھوئیں۔</p>	<p>۱۔ ترتیبی: (۱)</p>	<p>غسل کرنے کا طریقہ:</p>
<p>◆ غسل کرنے کی نیت کے ساتھ ایک دفعہ اس طرح پانی کے نیچے جائے کہ پورا بدن پانی میں ڈوب جائے۔</p> <p>◆ یا تدریجاً پانی کے نیچے چلا جائے کہ آخر میں پورا بدن پانی کے اندر ڈوب جائے۔</p> <p>◆ یا پانی کے نیچے جا کر غسل کی نیت سے بدن کو حرکت دے۔</p>	<p>۲۔ ارتقاسی:</p>	

وضاحت:

غسل دو طریقوں سے انجام دیا جاسکتا ہے:

”ترتیبی“ اور ”ارتماسی“۔

غسل ترتیبی میں پہلے سرگردن کو دھویا جاتا ہے، پھر بدن کا دایاں نصف حصہ اور اس کے بعد بدن کا بائیں نصف حصہ دھویا جاتا ہے۔

ارتماسی غسل میں، پورے بدن کو ایک دفعہ پانی میں ڈبو دیا جاتا ہے، لہذا غسل ارتماسی اسی صورت میں ممکن ہے جب اتنا پانی موجود ہو جس میں پورا بدن پانی کے نیچے ڈوب سکے۔

غسل صحیح ہونے کے شرائط:

۱۔ موات کے علاوہ تمام شرائط جو وضو کے صحیح ہونے کے بارے میں بیان ہوئے، غسل کے صحیح ہونے میں بھی شرط ہیں، اور ضروری نہیں ہے کہ بدن کو اوپر سے نیچے کی طرف دھویا جائے۔ (۱)

۲۔ جس شخص پر کئی غسل واجب ہوں تو وہ تمام غسلوں کی نیت سے صرف ایک غسل بجلا سکتا ہے۔ (۲)

۳۔ جو شخص غسل جنابت بجالائے، اسے نماز کے لئے وضو نہیں کرنا چاہئے، لیکن دوسرے غسلوں سے نماز نہیں پڑھی جاسکتی بلکہ وضو کرنا ضروری ہے۔ (۳) ﴿

(۱) توضیح المسائل رم ۳۸۰۔

(۲) توضیح المسائل رم ۳۸۹۔

(۳) توضیح المسائل رم ۳۹۱۔

﴿خوئی﴾ غسل استفاضہ متوسط اور مستحب غسلوں کے علاوہ دوسرے واجب غسلوں کے بعد بھی وضو کے بغیر نماز پڑھی جاسکتی ہے، اگرچہ احتیاط مستحب ہے کہ وضو بھی کیا جائے (مسئلہ ۳۹۷)۔

۴۔ غسل ارتماسی میں پورا بدن پاک ہونا چاہئے، لیکن غسل ترتیبی میں پورے بدن کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے، اور اگر ہر حصہ کو غسل سے پہلے پاک کیا جائے تو کافی ہے۔ (۱) ❀

۵۔ غسل جبیرہ، وضوء جبیرہ کی مانند ہے، لیکن احتیاط واجب کی بناء پر اسے ترتیبی صورت میں بجالانا چاہئے۔ (۲) ❀❀

۶۔ واجب روزے رکھنے والے، روزے کی حالت میں غسل ارتماسی نہیں کر سکتا، کیونکہ روزہ دار کو پورا سر پانی کے نیچے نہیں ڈبونا چاہئے، لیکن بھولے سے غسل ارتماسی انجام دیدے تو صحیح ہے۔ (۳)  
۷۔ غسل میں ضروری نہیں کہ پورے بدن کو ہاتھ سے دھویا جائے، بلکہ غسل کی نیت سے پورے بدن تک پانی پہنچ جائے تو کافی ہے۔ (۴)

### غسل مس میت:

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے بدن کے کسی ایک حصہ کو ایسے مردہ انسان سے مس کرے جو مرد ہو چکا ہو اور اسے ابھی غسل نہ دیا گیا ہو، تو اسے غسل مس میت کرنا چاہئے۔ (۵)

۲۔ درج ذیل مواقع پر مردہ انسان کے بدن کو مس کرنا غسل مس میت کا سبب نہیں بنتا:

◆ انسان میدان جہاد میں درجہ شہادت پر فائز ہو چکا ہو اور میدان جہاد میں ہی جان دے چکا

ہو۔ ❀❀❀

(۱) توضیح المسائل ۲۴۲۔

(۲) توضیح المسائل ۴۱۔

(۳) استفتا آت رج ارض ۵۶ ص ۱۱۷۔

(۴) توضیح المسائل ۵۲۱۔

❀ (خوئی) غسل ارتماسی یا ترتیبی میں قبل از غسل تمام بدن کا پاک ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر پانی میں ڈبکی لگانے یا غسل کی نیت سے پانی ڈالنے سے بدن پاک ہو جائے تو غسل انجام پا جائے گا۔

❀ (اراکنی) احتیاط مستحب ہے کہ ترتیبی بجالائیں نہ ارتماسی، (خوئی) اسے ترتیبی بجالائیں (مسئلہ ۳۳۷) (گلپایگانی) ترتیبی انجام دوس تو بہتر ہے، اگرچہ ارتماسی بھی صحیح ہے۔ (مسئلہ ۳۳۵)

❀❀❀ (خوئی) شہید کے بدن سے مس کرنے کی صورت میں احتیاط واجب کی بنا پر غسل لازم ہے (العروة الوثقی ج ۱، ص ۳۹۰، ۱۱)

◆ وہ مردہ انسان جس کا بدن گرم ہو اور ابھی سرد نہ ہوا ہو۔

◆ وہ مردہ انسان جسے غسل دیا گیا ہو۔ (۱)

۳۔ غسل مس میت کو غسل جنابت کی طرح انجام دینا چاہئے، لیکن جس نے غسل مس میت کیا

ہو، اور نماز پڑھنا چاہے تو اسے وضو بھی کرنا چاہئے۔ (۲)

### غسل میت:

۱۔ اگر کوئی مومن ؑ اس دنیا سے چلا جائے، تو تمام مکلفین پر واجب ہے کہ اسے غسل دیں، کفن دیں، اس پر نماز پڑھیں اور پھر اسے دفن کریں، لیکن اگر اس کام کو بعض افراد انجام دے دیں تو دوسروں سے

ساقط ہو جاتا ہے۔ (۳)

۲۔ میت کو درج ذیل تین غسل دینا واجب ہیں:

اول: سدر (بیری) کے پانی سے۔

دوم: کافور کے پانی سے۔

سوم: خالص پانی سے۔ (۴)

۳۔ غسل میت، غسل جنابت کی طرح ہے، احتیاط واجب ہے کہ جب تک غسل ترتیبی ممکن

ہو، میت کو غسل ادرتھامی نہ دیں۔ (۵)

(۱) تحریر الویلہ، ج ۱ ص ۶۳۔ توضیح المسائل ۵۲۲ و ۵۲۶۔ استفتاآت ص ۷۹، العروة الوثقی، ج ۱ ص ۳۹۰ ر ۱۱۔

(۲) توضیح المسائل، ص ۵۳۰۔

(۳) توضیح المسائل، ص ۵۳۲۔

(۴) توضیح المسائل، ص ۵۵۰۔

(۵) توضیح المسائل، ص ۵۶۵۔

ؑ (تمام مراجع) کوئی مسلمان (مسئلہ ۵۲۸)۔

عورتوں کے مخصوص غسل: (حیض، نفاس و استحاضہ):

- ۱- عورت، بچے کی پیدائش پر جو خون دیکھتی ہے، اسے خون نفاس کہتے ہیں۔ (۱)
- ۲- عورت، اپنی ماہانہ عادت کے دنوں میں جو خون دیکھتی ہے، اسے خون حیض کہتے ہیں۔ (۲)
- ۳- جب عورت خون حیض اور نفاس سے پاک ہو جائے تو نماز اور جن امور میں طہارت شرط ہے ان کے لئے غسل کرے۔ (۳)
- ۴- ایک اور خون جسے عورتیں دیکھتی ہیں، استحاضہ ہے اور بعض مواقع پر اس کے لئے بھی نماز اور جن امور میں طہارت شرط ہے اُن کے لئے غسل کرنا چاہئے۔ (۴)

### سبق ۱۱ کا خلاصہ

- ۱- غسل میں ترتیبی یا ارتماسی طریقے سے، پورے بدن کو دھونا چاہئے۔
- ۲- موالات اور اوپر سے نیچے کی طرف دھونے کے بغیر غسل کے صحیح ہونے کے شرائط وہی ہیں جو وضو کے صحیح ہونے کے شرائط ہیں۔
- ۳- جس شخص نے غسل جنابت کیا ہو، اسے نماز کے لئے وضو نہیں کرنا چاہئے۔ البتہ اگر غسل کرنے کے دوران یا اس کے بعد اس سے کوئی ایسی چیز سرزد ہو جائے جو وضو کو باطل کرتی ہے تو وضو کرنا ضروری ہے۔
- ۴- جس شخص پر کئی غسل واجب ہوں، وہ تمام غسلوں کی نیت سے ایک ہی غسل انجام دے سکتا ہے، بلکہ ان غسلوں کے ساتھ مستحی غسل کی نیت بھی کر سکتا ہے۔ (جیسے: غسل جمعہ)

(۱) توضیح المسائل ص ۵۰۸

(۲) توضیح المسائل ص ۵۵

(۳) توضیح المسائل ص ۳۶۷/۵۱۵

(۴) توضیح المسائل ص ۳۹۶/۳۹۵

- ۵۔ بدن کے کسی حصہ کو مردہ انسان کے بدن سے مس کرنا غسل مس میت کا سبب بن جاتا ہے۔
- ۶۔ اگر بدن کا کوئی حصہ شہید کے بدن یا کسی سرد نہ ہوئے مردہ کے بدن یا غسل دئے گئے مردہ کے بدن سے مس ہو جائے، تو غسل واجب نہیں ہوتا۔
- ۷۔ اگر کوئی مومن مر جائے تو اسے تین غسل دیکر پھر کفن پہنا کر اس پر نماز پڑھ کے دفن کرنا چاہئے۔

- ۸۔ میت کے تین غسل حسب ذیل ہیں:
- الف: آب سدر (بیری کے پانی) سے غسل۔
- ب: آب کافور سے غسل۔
- ج: آب خالص سے غسل۔
- ۹۔ غسل حیض، نفاس اور استحاضہ عورتوں پر واجب ہے۔

### (؟) سوالات:

- ۱۔ غسل ترتیبی کیسے انجام پاتا ہے؟
- ۲۔ کیا اس پانی میں غسل ارتماسی انجام دیا جاسکتا ہے، جو کر سے کم ہو؟
- ۳۔ شخص مجھ نے جمعہ کے دن جنابت اور جمعہ دونوں کی نیت سے ایک غسل بجالایا ہے، کیا وہ اس غسل سے نماز پڑھ سکتا ہے یا پھر اسے وضو بھی کرنا چاہئے؟
- ۴۔ نیت غسل کی وضاحت کیجئے؟
- ۵۔ کیا ایک جگہ (مثلاً محاذ جنگ میں) پر پینے کے لئے رکھے گئے پانی کے ٹینکر سے غسل کیا جاسکتا ہے؟
- ۶۔ غسل میت اور غسل مس میت میں کیا فرق ہے؟
- ۷۔ کس صورت میں شہید کو غسل دینے کی ضرورت نہیں؟

## تیمم

(وضو اور غسل کا بدل ہے)

درج ذیل مواقع پر وضو و غسل بجائے تیمم کرنا چاہئے:

۱۔ پانی مہیا نہ ہو یا پانی تک رسائی نہ ہو۔

۲۔ پانی اس کے لئے مضرب ہو (مثال کے طور پر، پانی کے استعمال سے کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے)

۳۔ اگر پانی کو وضو یا غسل کے لئے استعمال کرے تو، خود یا اس کے بیوی بچے یا دوست یا اس سے

مربوط افراد تشنگی کی وجہ سے مر جائیں یا بیمار ہو جائیں (حتیٰ ایسا حیوان بھی جو اس کے پاس ہو)

۴۔ بدن یا لباس نجس ہو اور پانی اتنا ہو کہ صرف ان کو پاک کر سکے اور دوسرا لباس بھی نہ ہو۔

۵۔ وضو یا غسل کرنے کے لئے وقت نہ ہو۔ (۱)

تیمم کیسے کیا جائے؟

تیمم کے اعمال:

۱۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ایک ساتھ ایسی چیز پر مارنا، جس پر تیمم صحیح ہو۔

۲۔ دونوں ہاتھوں کو سر کے بال اگنے کی جگہ سے بھوؤں کے سمت پیشانی کے دونوں طرف کھینچ کر ناک کے اوپر تک لے آنا۔

۳۔ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو دائیں ہاتھ کی پشت پر کھینچنا۔

۴۔ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر کھینچنا۔

تیمم کے تمام اعمال کو تیمم کی نیت اور حکم الہی کی اطاعت کے قصد سے انجام دینا اور اس امر کا بھی خیال رکھنا کہ تیمم وضو کے بدلے ہے یا غسل کے بدلے۔ (۱)

وہ چیزیں جن پر تیمم کرنا جائز ہے۔

◆ مٹی۔

◆ ریت۔

◆ پتھروں کی مختلف قسمیں جیسے: سنگ مرمر، سنگ گچ (چونے کا پتھر پختہ ہونے سے پہلے)

پختہ مٹی جیسے اینٹ، مٹی کا برتن (۲)۔

کچھ مسائل:

۱۔ وضو کے بدلے کئے جانے والے تیمم اور غسل کے بدلے کئے جانے والے تیمم میں نیت کے

علاوہ کسی چیز میں فرق نہیں ہے۔ (۳)

۲۔ جس شخص نے وضو کے بدلے تیمم کیا ہو، اگر وضو کو باطل کرنے والی چیزوں سے کوئی چیز اس

سے سرزد ہو جائے تو اس کا تیمم باطل ہوگا۔ (۴)

۳۔ اگر کوئی شخص غسل کے بدلے تیمم کرے تو غسل کو باطل کرنے والے اسباب میں سے کسی کے

(۱) توضیح المسائل رقم ۷۰۰۔ (۲) توضیح المسائل رقم ۶۸۳ و ۶۸۵۔ العروة الوثقی ج ۱ ص ۲۸۵

(۳) توضیح المسائل رقم ۷۰۱۔ (۴) توضیح المسائل رقم ۷۰۲۔

◆ (اراکہ - گلپایگان) پختہ مٹی پر تیمم صحیح نہیں ہے۔ (خونی) احتیاط کے طور پر پختہ مٹی پر تیمم صحیح نہیں ہے۔ (العروة الوثقی

سرزد ہونے پر اس کا تیمم باطل ہوگا۔ (۱)

۴۔ تیمم اس صورت میں صحیح ہے کہ وضو یا غسل کرنا ممکن نہ ہو۔ اس لئے اگر کسی عذر کے بغیر تیمم کرے تو صحیح نہیں ہے اور اگر عذر برطرف ہو جائے، مثلاً پانی نہ تھا اور اب پانی موجود ہے تو اس صورت میں تیمم باطل ہے۔ (۲)

۵۔ اگر غسل جنابت کے لئے تیمم کیا گیا ہو تو ضروری نہیں کہ نماز کے لئے وضو کیا جائے لیکن اگر دوسرے غسلوں کے بدلے میں تیمم کیا گیا ہو تو اس تیمم سے نماز نہیں پڑھی جاسکتی ہے بلکہ نماز کے لئے الگ سے وضو کرنا چاہئے اور اگر وضو کرنا اس کے لئے مشکل ہو تو وضو کے بدلے ایک اور تیمم انجام دے۔ (۳)

تیمم کے صحیح ہونے کے شرائط:

- ◆ اعضائے تیمم یعنی پیشانی اور ہاتھ پاک ہوں۔
- ◆ پیشانی اور ہاتھوں کی پشت پر اوپر سے نیچے کی طرف مسح کیا جائے۔
- ◆ وہ چیز، جس پر تیمم کیا جا رہا ہے وہ پاک اور مباح ہونا چاہئے۔
- ◆ ترتیب کی رعایت کریں۔
- ◆ موالات کی رعایت کریں۔
- ◆ مسح کرتے وقت ہاتھ اور پیشانی کے درمیان نیز اسی طرح ہاتھ اور ہاتھ کی پشت کے درمیان

فاصلہ نہ ہو۔ (۴)

(۱) توضیح المسائل، ۲۰۴۔

(۲) توضیح المسائل، ۲۲۲۔

(۳) توضیح المسائل، ۲۲۲۔

(۴) العروہ الوثقیٰ، ج ۱، ص ۳۹۵۔ توضیح المسائل، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵۔

● (گلابی رنگی) وضو نہیں کرنا چاہئے (مسئلہ ۷۳۱)

## سبق ۱۳ کا خلاصہ

۱۔ اگر پانی نہ ہو یا پانی تک رسائی نہ ہو یا پانی استعمال کرنے میں کوئی رکاوٹ ہو تو وضو اور غسل کے بدلے میں تیمم کرنا چاہئے۔

۲۔ تیمم میں پیشانی اور ہاتھوں کی پشت کو تھیلی سے مسح کرنا چاہئے۔

۳۔ مٹی، ریت، پتھر اور پختہ مٹی پر مسح صحیح ہے۔

۴۔ تیمم بجائے غسل ہو یا بجائے وضوان کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے (صرف نیت میں فرق

ہے)

۵۔ اگر بجائے وضو تیمم کیا گیا ہو تو مبطلات وضو تیمم کو بھی باطل کرتے ہیں، اور اگر بجائے غسل تیمم

کیا گیا ہو تو غسل کو باطل کرنے والے اسباب تیمم کو بھی باطل کر دیتے ہیں۔

۶۔ عذر کے بغیر تیمم کرنا صحیح نہیں ہے۔

۷۔ تیمم میں ترتیب اور موالات کی رعایت کرنا ضروری ہے اور تیمم کے اعضاء اور وہ چیز جس پر تیمم

کیا جاتا ہو، پاک ہونے چاہئے۔

(؟) سوالات:

۱۔ کن مواقع پر وضو اور غسل کے بدلے میں تیمم کیا جاسکتا ہے؟

۲۔ کیا دردوں کے خوف سے وضو کے بدلے میں تیمم کیا جاسکتا ہے؟

۳۔ اینٹ اور ٹیلے پر تیمم کرنے کا کیا حکم ہے؟

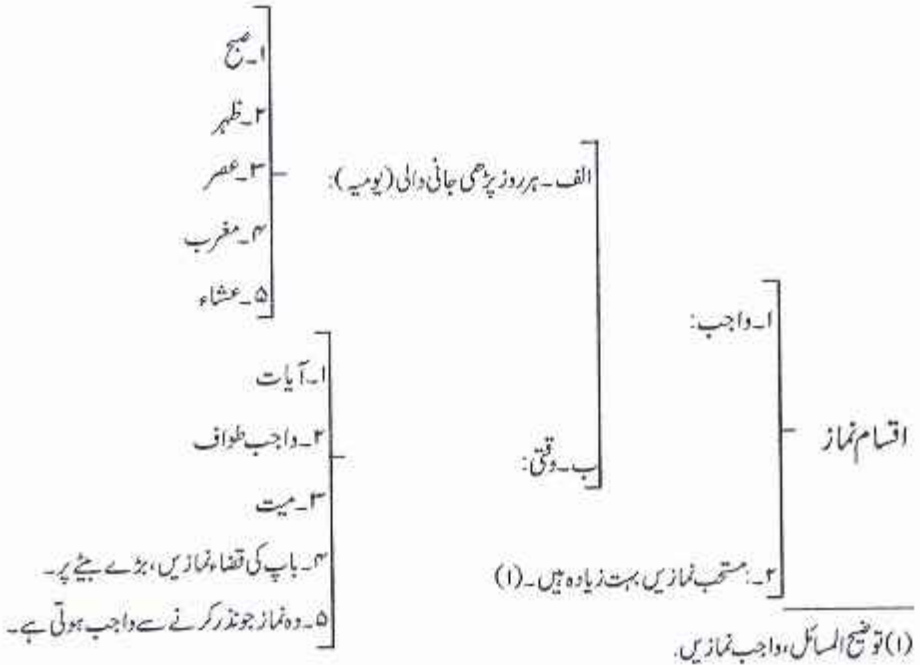
۴۔ لکڑی اور درختوں کے پتوں پر تیمم کا کیا حکم ہے؟

۵۔ مجھ (ناپاک) شخص اگر غسل کرنے سے شرماتا ہو تو، کیا وہ غسل کے بدلے میں تیمم

کر سکتا ہے؟

## نماز کا وقت

طہارت کے مسائل سے آشنائی پیدا کرنے کے بعد رفتہ رفتہ نماز بجالانے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں، نماز کے مسائل و احکام سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے سب سے پہلے یاد دہانی کرنا ضروری ہے کہ نماز یا واجب ہے یا مستحب، واجب نمازیں بھی دو قسم کی ہیں: ان میں سے بعض، روزانہ، ہر شب و روز، یا خاص اوقات میں بجلائی جانی چاہئے، اور بعض دیگر ایسی نمازیں ہیں کہ خاص وجوہات کی بناء پر واجب ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ روزانہ نہیں ہیں، واجب نمازوں کے بارے میں آشنائی اور آگاہی حاصل کرنے کے لئے، درج ذیل خاکہ ملاحظہ ہو:



(۱) توضیح المسائل، واجب نمازیں.

## یومیہ نمازوں کے اوقات:

روزانہ پڑھی جانے والی نمازیں پانچ ہیں اور ان کی مجموعی تعداد ۱۷ رکعت ہے:

صبح کی نماز	دو رکعت
ظہر کی نماز	چار رکعت
عصر کی نماز	چار رکعت
مغرب کی نماز	تین رکعت
عشاء کی نماز	چار رکعت

یومیہ نمازوں کے بارے میں جو پہلا سوال اٹھتا ہے، وہ یہ ہے کہ ان نمازوں کو کس وقت پڑھا

جائے؟

اذان صبح سے سورج طلوع ہونے تک

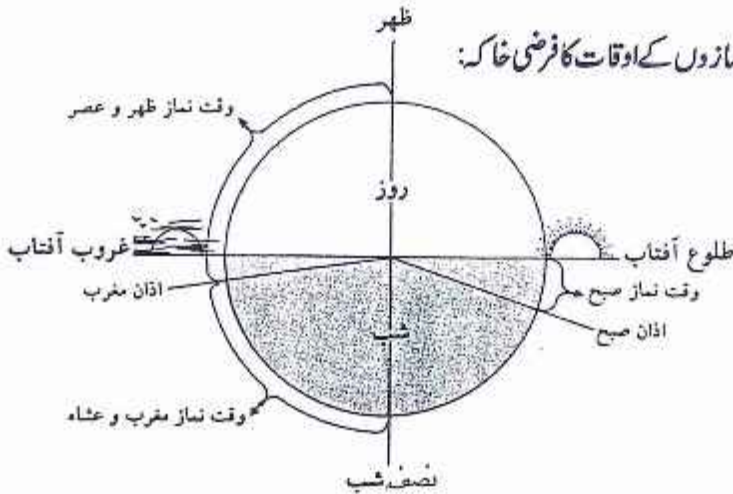
صبح کی نماز کا وقت:

ظہر شرعی سے غروب تک

ظہر و عصر کی نماز کا وقت

مغرب سے نصف شب تک (۱)

مغرب و عشاء کی نماز کا وقت:



(۱) توضیح المسائل، ۱/۳۱، ۳۶، ۷۳۶.

وضاحت:

## فجر کی اذان کا وقت:

اذان صبح کے نزدیک، مشرق کی طرف سے ایک سفیدی بلند ہوتی ہے، اسے ”فجر اول“ کہتے ہیں۔ جب یہ سفیدی پھیلتی ہے تو اسے ”فجر ثانی“ کہتے ہیں اور یہی صبح کی نماز کا وقت ہے۔ (۱)  
ظہر:

اگر ایک لکڑی یا اس کے مانند کسی چیز کو زمین پر سیدھا گاڑ دیا جائے تو جب اس کا سایہ گھٹنے کے بعد پھر سے بڑھنا شروع ہو جائے تو یہ ”ظہر شرعی“ یعنی نماز ظہر کا اول وقت ہے۔ (۲)  
مغرب:

”مغرب“ اس وقت کو کہتے ہیں جب سورج کے ڈوبنے کے بعد مشرق کی طرف پیدا ہونے والی سرخی زائل ہو جائے۔ (۳) ❀

## نصف شب:

اگر غروب آفتاب سے اذان صبح ❀❀ تک کے فاصلے کو دو حصوں میں تقسیم کریں تو اس کا درمیانی وقت ”نصف شب“ اور نماز عشا کا آخری وقت ہے۔ (۳) ❀❀❀

(۱) توضیح المسائل، ص ۲۳۲، (۲) توضیح المسائل، ص ۲۹۹، (۳) توضیح المسائل، ص ۲۳۵۔

(۳) احتیاط واجب یہ ہے کہ نماز عشا کے لئے جس طرح متن میں ذکر ہوا ہے حساب کیا جائے اور نماز شب کے لئے سورج چڑھنے تک حساب کیا جائے۔ (توضیح المسائل، ص ۲۹۹)  
❀ (تمام مراجع) سر کے اوپر سے گزر جائے۔ (مسئلہ ۴۳۲)  
❀❀ (خونگی) اول غروب سے سورج چڑھنے تک حساب کیا جائے (مسئلہ ۴۳۷)  
❀❀❀ ظہر شرعی کے بعد تقریباً سوا گیارہ گھنٹے آخر وقت نماز مغرب و عشا ہے۔

## وقت نماز کے احکام:

۱۔ یومیہ نمازوں کے علاوہ نمازوں کا وقت معین نہیں ہوتا بلکہ ان کے انجام کا وقت اس زمانے سے مربوط ہوتا ہے جس کے سبب وہ نماز واجب ہو جاتی ہے۔

مثلاً: نماز آیات کا تعلق زلزلہ، سورج گرہن، چاند گرہن یا حادثہ کے وجود میں آنے سے ہوتا ہے، اور نماز میت، اس وقت واجب ہوتی ہے جب کوئی مسلمان اس دنیا سے چلا جائے ان میں سے ہر نماز کی تفصیل اپنی جگہ پر بیان ہوگی۔

۲۔ اگر پوری نماز کو وقت سے پہلے پڑھا جائے یا نماز کو عہد اوقت سے پہلے شروع کیا جائے تو نماز

باطل ہے۔ (۱)

اگر نماز کو اپنے وقت کے اندر پڑھا جائے تو اسے احکام کی اصطلاح میں ”ادا“ کہتے ہیں۔

اگر نماز کو وقت کے بعد پڑھا جائے تو اسے احکام کی اصطلاح میں ”قضا“ کہتے ہیں۔

۳۔ مستحب ہے کہ انسان نماز کو اول وقت میں پڑھے، اور جتنا اول وقت کے نزدیک تر ہو بہتر

ہے، مگر یہ کہ نماز میں تاخیر کرنا کسی وجہ سے بہتر ہو، مثلاً انتظار کرے تاکہ نماز کو باجماعت پڑھے۔ (۲)

۴۔ اگر نماز کا وقت اتنا تنگ ہو کہ نماز گزار اگر مستحبات کو بجالائے تو نماز کا کچھ حصہ بعد از وقت

پڑھا جائے گا، تو مستحبات کو نہ بجالایا جائے، مثلاً اگر قنوت پڑھنا چاہے تو نماز کا وقت گزر جائے گا، تو اس

صورت میں قنوت کو نہ پڑھے۔ (۳)

(۲) توضیح المسائل رم ۵۱۶۔

(۱) توضیح المسائل رم ۴۳۲۔

(۳) توضیح المسائل رم ۴۷۷۔

## سبق ۱۳ کا خلاصہ

۱۔ واجب نمازیں دو قسم کی ہیں:

الف: دائمی نمازیں۔

ب: وہ نمازیں جو بعض اوقات واجب ہوتی ہیں۔

۲۔ یومیہ نمازیں یہ ہیں:

نماز صبح، نماز ظہر، نماز عصر، نماز مغرب و عشاء۔

۳۔ جو نمازیں بعض اوقات واجب ہوتی ہیں وہ یہ ہیں:

نماز آیات، نماز طواف، نماز میت، بڑے بیٹے پر باپ کی قضا نمازیں اور نذر کی گئی نمازیں۔

۴۔ یومیہ نمازوں کے اوقات حسب ذیل ہیں:

صبح کی نماز کا وقت: اذان صبح سے سورج نکلنے تک

ظہر و عصر کی نماز کا وقت: ظہر شرعی سے مغرب تک

نماز مغرب و عشاء کا وقت: مغرب سے نصف شب تک

۵۔ فجر و دم کے شروع ہونے کا وقت صبح کی اذان اور نماز کا وقت ہے۔

۶۔ جب زمین پر سیدھی گاڑی ہوئی چیزوں کا سایہ کمترین حد تک پہنچ جائے اور پھر بڑھنا شروع

ہو جائے تو وہ ظہر شرعی کا وقت ہے۔

۷۔ سورج کے ڈوبنے کے بعد جب مشرق کی سرخی زائل ہو جاتی ہے تو مغرب کا وقت ہے۔

۸۔ اگر سورج کے ڈوبنے سے صبح کی اذان تک کے زمانی فاصلہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے تو

اس کا درمیانی وقت نصف شب اور نماز عشاء کا آخری وقت ہے۔

۹۔ اگر پوری نماز، وقت سے پہلے پڑھی جائے تو باطل ہے۔

۱۰۔ اپنے وقت کے اندر پڑھی جانے والی نماز کو ”ادا“ اور وقت کے بعد پڑھی جانے والی نماز کو ”تضا“ کہتے ہیں۔

(؟) سوالات:

- ۱۔ واجب اور مستحب نماز کے درمیان فرق کو بیان کیجئے؟
- ۲۔ ان نمازوں کا نام لیجئے جو ہمیشہ شب میں پڑھی جاتی ہیں؟
- ۳۔ نماز آیات کے واجب ہونے کے دو سبب بیان کیجئے؟
- ۴۔ آج ہی ایک لکڑی کوز مین پر سیدھا نصب کر کے ظہر کو معین کیجئے؟
- ۵۔ اگر سورج ڈوبنے کا وقت ۶:۱۵ بجے بعد از ظہر ہو اور اذان صبح ۵:۴۷ بجے ہو تو حساب کر کے بتائیے کہ ایسی شب میں، نصف شب کتنے بجے ہوگی؟
- ۶۔ مغرب (نماز مغرب کا ابتدائی وقت) کو تشخیص دینے کے لئے ہمیں مشرق کی طرف توجہ کرنا چاہئے یا مغرب کی طرف؟

## قبلہ اور لباس

۱۔ خانہ کعبہ، جو شہر مکہ اور مسجد الحرام میں واقع ہے، مسلمانوں کا قبلہ ہے اور نماز گزار کو اسی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنی چاہئے۔

۲۔ جو شہر مکہ سے باہر یا اس سے دور رہتے ہیں، اگر ایسے کھڑے ہو جائیں کہ کہا جائے یہ رو بہ قبلہ نماز پڑھ رہے ہیں تو یہ کافی ہے۔ (۱)

### نماز میں بدن کو ڈھانپنا:

۱۔ ایک مسئلہ، جس کی طرف نماز شروع کرنے سے پہلے توجہ کرنا ضروری ہے، مسئلہ لباس ہے، یہاں پر ہم نماز میں لباس اور اس کے شرائط کے بارے میں تھوڑی روشنی ڈالیں گے:

نماز گزار کے لباس کی مقدار: (چھپانے کی حد)

۱۔ مردوں کو اپنی شرمگاہ کو ڈھانپنا چاہئے اور بہتر ہے ناف سے زانو تک ڈھانپنا جائے۔

۲۔ عورتوں کو درج ذیل اعضاء کے علاوہ اپنا پورا بدن ڈھانپنا چاہئے:

◆ ہاتھوں کو کلائی تک۔

◆ پاؤں کو کٹھنوں تک۔

◆ چہرے کو وضو میں دھوئی جانے والی مقدار تک۔ (۱)

۳۔ عورتوں کے لئے ہاتھوں پاؤں اور چہرے کی مذکورہ مقدار کو نماز میں ڈھانپنا واجب نہیں

ہے، لیکن ان کو ڈھانپنا منوع بھی نہیں ہے۔ (۲)

۴۔ نماز گزار کے لباس میں درج ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے:

◆ پاک ہو (نجس نہ ہو)

◆ مباح ہو (غضبی نہ ہو)

◆ مردار کے اجزاء کا بنا ہوا نہ ہو۔ (۳) مثلاً ایسے حیوان کی کھال کا بنا ہوا نہ ہو، جسے اسلامی

دستورات کے مطابق ذبح نہ کیا گیا ہو، حتیٰ اگر کمر بند اور ٹوپی بھی اس کی بنی ہوئی نہ ہو۔

◆ مردوں کا لباس سونے یا خالص ابریشم کا بنا ہوا نہ ہو۔

مذکورہ شرائط میں سے جو ممکن ہے ہر ایک شخص کے لئے پیش آئے، پہلی شرط ہے، چونکہ بہت کم

ایسے لوگ ہیں جو غضبی لباس یا مردار کے اجزاء سے بنے ہوئے لباس میں نماز پڑھیں، لہذا پہلی شرط کے سلسلے

میں وضاحت کرتے ہیں۔ قابل ذکر یہ ہے کہ لباس کے علاوہ نماز گزار کا بدن بھی پاک ہونا چاہئے۔

وہ مواقع، جن میں نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے:

◆ نجس بدن یا لباس کے ساتھ عمدہ نماز پڑھے، یعنی یہ جانتے ہوئے کہ اس کا بدن یا لباس نجس

ہے پھر بھی اسی کے ساتھ نماز پڑھے۔ (۴)

(۱) توضیح المسائل، ص ۸۸، ۸۸۹۔

(۲) توضیح المسائل، ص ۸۹۔

(۳) تیسرا سبق ملاحظہ ہو۔

(۴) توضیح المسائل، ص ۹۹۔

◆ مسئلہ کو سیکھنے میں کوتاہی کی ہو۔ اور مسئلہ کو نہ جاننے کی وجہ سے نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز

پڑھی ہو۔ (۱)

بدن یا لباس کے نجس ہونے کے بارے میں علم رکھتا ہو، لیکن نماز کے وقت فراموش کر کے اسی

حالت میں نماز پڑھی ہو۔ (۲)

وہ مواقع جن میں نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل نہیں ہے:

◆ نہیں جانتا کہ بدن یا لباس نجس ہے اور نماز پڑھنے کے بعد متوجہ ہو جائے۔ (۳)

◆ بدن میں موجود زخم کی وجہ سے بدن یا لباس نجس ہوا ہے اور دھونا یا تبدیل کرنا دشوار ہو۔ (۴)

◆ نماز گزار کا لباس یا بدن خون سے نجس ہوا ہو لیکن خون کی مقدار ”ایک درہم“ سے کم ہو۔

◆ نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے ناچار ہو، مثلاً تطہیر کے لئے پانی نہ ہو۔

چند مسائل:

۱۔ اگر نماز گزار کے چھوٹے لباس، جیسے: دستانہ اور موزہ نجس ہوں یا ایک چھوٹا نجس رومال جیب

میں ہو، اگر یہ چیزیں حرام گوشت مردار کے اجزاء سے بنی ہوئی نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ (۵)

(۱) توضیح المسائل ص ۸۰۰

(۲) توضیح المسائل ص ۸۰۲

(۳) توضیح المسائل ص ۸۰۲

(۴) توضیح المسائل ص ۸۴۸

(۵) توضیح المسائل ص ۸۴۸

◆ (گھپا رنگانی) جو یہ نہیں جانتا ہو کہ نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے، اگر نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز

پڑھے، احتیاطاً لازم کی بناء پر اس کی نماز باطل ہے (مسئلہ ۸۰۸) (اراکی) جو یہ نہیں جانتا کہ نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز

باطل ہے، اور نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھے، نماز باطل ہے (مسئلہ ۹۴۷)

◆ ایک درہم تقریباً ۷۷ اربلی میٹر قطر والے دائرہ کے برابر ہوتا ہے ”مترجم“۔

۲۔ نماز میں عبا، سفید اور پاکیزہ لباس پہننا، خوشبو کا استعمال کرنا اور عقیق کی انگوٹھی پہننا مستحب ہے۔ (۱)

۳۔ کالے، گندے، تنگ اور نقش و نگار والے کپڑے پہننا اور نماز میں لباس کے بٹن کھلے رکھنا مکروہ ہے۔ (۲)

### سبق ۱۳: اکا خلاصہ

۱۔ خانہ کعبہ جو مسجد الحرام اور شہر مکہ میں واقع ہے، قبلہ ہے اور نماز گزار کو اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنی چاہئے۔

۲۔ اگر نماز گزار اس طرح کھڑا ہو جائے کہ دیکھنے والے کہیں کہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہے تو کافی ہے۔

۳۔ مردوں کو نماز میں اپنی شرمگاہ کو ڈھانپنا چاہئے اور بہتر ہے ناف سے زانو تک ڈھانپ لیں۔  
۴۔ عورتوں کو نماز میں تمام بدن کو ڈھانپنا چاہئے، سوائے ہاتھوں کو کلائی تک اور پاؤں کو ٹخنوں تک۔

۵۔ نماز گزار کا بدن پاک ہونا چاہئے۔

۶۔ نماز گزار کا لباس مباح ہونا چاہئے نیز مرد اور حرام گوشت حیوان کے اجزاء کا بنا ہونا نہ ہو۔  
۷۔ اگر نماز گزار نماز سے پہلے نہ جانتا ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور اسے نماز کے بعد اس کا پتہ چلے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

۸۔ اگر نماز گزار کو پہلے سے علم تھا کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز کے وقت بھول گیا اور نماز کے بعد یاد آئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

## (؟) سوالات:

- ۱۔ نماز گزار کے لباس کے شرائط کیا ہیں؟
- ۲۔ اگر نماز پڑھنے کے بعد متوجہ ہو جائے کہ اس کا لباس نجس تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟
- ۳۔ کس حالت میں نماز گزار یہ جانتے ہوئے کہ اس کا لباس نجس ہے، نماز پڑھ سکتا ہے؟
- ۴۔ اگر نماز کے دوران متوجہ ہو جائے کہ اس کا لباس نجس ہے تو تکلیف کیا ہے؟
- ۵۔ مجبوری کی صورت میں نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھ سکتے ہیں اس کی تین مثالیں بیان

کیجئے؟

## نماز گزار کی جگہ، اذان و اقامت

نماز گزار کی جگہ کے شرائط:

جس جگہ پر نماز گزار نماز پڑھتا ہے، اس کے درج ذیل شرائط ہونے چاہئے:

◆ مباح ہو (مغضبی نہ ہو)

◆ بے حرکت ہو (گاڑی کی طرح حرکت کی حالت میں نہ ہو)

◆ تنگ اور اس کی چھت اتنی نیچی نہ ہو کہ نماز گزار آسانی کے ساتھ قیام، رکوع اور سجود کو صحیح طور پر

نہ جلالا سکے۔

◆ (سجدہ کی حالت میں) پیشانی رکھنے کی جگہ پاک ہو۔

◆ نماز گزار کی جگہ اگر نجس ہو تو اس قدر تر نہ ہو کہ نجاست بدن یا لباس میں سرایت کر جائے۔

◆ (سجدہ کی حالت میں) پیشانی رکھنے کی جگہ زانو سے اور احتیاط واجب کی بناء پر پاؤں کی

انگلیوں سے، ہلی ہوئی چار انگلیوں سے پست تر یا بلند تر نہ ہو۔ (۱) ❁

(۱) توضیح المسائل، مکان نماز گزار۔

❁ تمام مراجع کے رسالوں میں چند اور شرائط کا بھی ذکر ہوا ہے۔

## نماز گزار کی جگہ کے احکام:

۱۔ غنجدی جگہ پر (مثلاً ایک ایسے گھر میں، جس میں مالک مکان کی اجازت کے بغیر داخل ہوا ہے) نماز پڑھنا باطل ہے۔ (۱)

۲۔ مجبوری کی حالت میں متحرک چیز جیسے ہوائی جہاز اور ریل گاڑی میں، یا اس جگہ پر جس کی چھت پست ہو یا خود جگہ تنگ ہو، جیسے خندق اور ناہموار جگہ پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۲)

۳۔ انسان کو ادب و احترام کی رعایت کرتے ہوئے پیغمبرؐ اور امامؑ کی قبر کے آگے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ (۳) ❁

۴۔ مستحب ہے انسان نماز کو مسجد میں پڑھے اور اسلام میں اس مسئلہ کی بہت تاکید ہوئی ہے۔ (۴)

۵۔ آئندہ ذکر ہونے والے مسائل کے پیش نظر، مسجد میں جانے اور وہاں پر نماز پڑھنے کی اہمیت کو حسب ذیل بیان کرتے ہیں:

◆ مسجد میں زیادہ جانا مستحب ہے۔

◆ جس مسجد میں نماز گزار نہ ہوں، وہاں پر جانا مستحب ہے۔

◆ مسجد کا ہمسایہ اگر معذور نہ ہو تو اس کے لئے مسجد سے باہر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

◆ مستحب ہے انسان مسجد میں نہ جانے والے شخص کے ساتھ:

کھانا نہ کھائے، اس سے صلاح و مشورہ نہ کرے، اس کا ہمسایہ نہ بنے، اس سے بیٹی نہ لے اور

(۱) توضیح المسائل ص ۸۶۶۔ (۲) توضیح المسائل ص ۸۸۰۔

(۳) توضیح المسائل ص ۸۸۳۔ (۴) توضیح المسائل ص ۸۹۳۔

❁ (گھپا رنگینی) احتیاط واجب کی بناء پر پیغمبرؐ اور امامؑ کی قبر کے برابر یا آگے نماز نہ پڑھے۔ (مسئلہ ۸۹۸)

اسے بیٹے دے۔ (۱) ❁

نماز کے لئے تیاری:

نماز گزار وضو، غسل، تیمم، وقت نماز، لباس اور مکان کے بارے میں مسائل بیان کرنے کے بعد اب ہم نماز شروع کرنے کے لئے آمادہ ہوتے ہیں۔

اذان و اقامت:

۱۔ نماز گزار پر مستحب ہے کہ یومیہ نماز سے پہلے، ابتداء میں اذان کہے، اس کے بعد اقامت اور پھر نماز کو شروع کرے۔ (۲)

اذان:

۴ مرتبہ	اللَّهُ أَكْبَرُ
۲ مرتبہ	أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
۲ مرتبہ	أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
۲ مرتبہ	أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللَّهِ ❁❁
۲ مرتبہ	حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ
۲ مرتبہ	حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
۲ مرتبہ	حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ

(۱) توضیح المسائل رم ۸۹۶ و ۸۹۷، ۸۹۷

(۲) توضیح المسائل رم ۹۲۶ و ۹۱۸

❁❁ احکام مسجد، تفصیل سے سبق ۲۳ میں آئیں گے۔

❁❁ جملہ ”اشھد ان علیا ولی اللہ“ اذان و اقامت کا جزو نہیں ہے۔ لیکن بہتر ہے ”اشھد ان محمدا رسول اللہ“ کے بعد قصد قربت سے پڑھا جائے۔ (توضیح المسائل رم ۹۱۹)

۲ مرتبہ اللہ اکبر

۲ مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اقامت:

۲ مرتبہ اللہ اکبر

۲ مرتبہ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۲ مرتبہ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

۲ مرتبہ أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللَّهِ

۲ مرتبہ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

۲ مرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

۲ مرتبہ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ

۲ مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

۲ مرتبہ اللہ اکبر

ایک مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اذان و اقامت کے احکام:

۱۔ اذان و اقامت، نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد کہنی چاہئیں اور اگر قبل از وقت کہی جائیں تو

باطل ہے۔ (۱)

(۱) توضیح المسائل، ص ۹۳۵

- اقامت، اذان کے بعد کہی جانی چاہئے اگر اذان سے پہلے کہی جائے تو صحیح نہیں ہے۔ (۱)
- ۳۔ اذان اور اقامت کے جملوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہئے، اگر ان کے درمیان معمول سے زیادہ فاصلہ ڈالا جائے تو وہ جملے پھر سے پڑھنے چاہئے۔ (۲)
- ۴۔ اگر نماز جماعت کے لئے اذان اور اقامت کہی گئی ہو تو اس جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو اپنی نماز کے لئے الگ اذان و اقامت کہنی نہیں چاہئے۔ (۳)
- ۵۔ مستحی نمازوں کے لئے اذان و اقامت نہیں ہے۔ (۴)
- ۶۔ جب بچہ پیدا ہو، تو مستحب ہے پہلے دن اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ (۵)
- جس شخص کو اذان کہنے کے لئے معین کیا جائے، مستحب ہے وہ عادل، وقت شناس اور بلند آواز ہو۔ (۶)

### سبق: ۱۵ کا خلاصہ

۱۔ نماز گزار کی جگہ کے لئے درج ذیل شرائط ضروری ہیں:

- ◆ مباح ہو۔
- ◆ بے حرکت ہو۔
- ◆ جگہ تنگ اور اس کی چھت پیچی نہ ہو۔
- ◆ (سجدہ میں) پیشانی رکھنے کی جگہ پاک ہو۔
- ◆ جگہ پست و بلند نہ ہو۔

(۲) توفیح المسائل رقم ۹۲۰۔

(۳) العروة الوثقی ج ۱ ص ۶۰۱۔

(۶) توفیح المسائل رقم ۹۳۱۔

(۱) توفیح المسائل رقم ۹۳۱۔

(۳) توفیح المسائل رقم ۹۲۳۔

(۵) توفیح المسائل رقم ۹۱۷۔

◆ اگر نماز کی جگہ نجس ہو تو، نجاست نماز گزار کے بدن یا لباس میں سرایت نہ کرے۔

۲۔ عَضْبِی جگہ پر نماز پڑھنا باطل ہے۔

۳۔ مجبوری کی حالت میں متحرک، پست چھت والی اور پست و بلند جگہ پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

۴۔ مستحب ہے انسان مسجد میں نماز پڑھے۔

۵۔ مستحب ہے انسان، مسجد میں نہ جانے والے شخص کے ساتھ کھانا نہ کھائے، اس کا ہمسایہ نہ

بنے، کاموں میں اس سے صلاح و مشورہ نہ کرے، اسے بیٹی نہ دے اور اس سے بیٹی نہ لے۔

۶۔ مستحب ہے نماز شروع کرنے سے پہلے اذان کہے پھر اقامت کہے اور اس کے بعد نماز شروع

کرے۔

۷۔ اقامت کو اذان کے بعد کہنا چاہئے۔

۸۔ جو شخص نماز جماعت میں شرکت کرتا ہے، اگر اس نماز کے لئے اذان و اقامت کہی گئی ہو تو

اسے اپنی نماز کے لئے الگ سے اذان و اقامت کہنے کی ضرورت نہیں۔

۹۔ مستحب ہے پیدائش کے دن بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی

جائے۔

### (؟) سوالات:

۱۔ نجس فرش پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

۲۔ کیا اس جانماز پر نماز پڑھی جاسکتی ہے جسے کسی اور نے اپنے لئے کھول کے رکھا ہو؟ اور کیوں؟

۳۔ اذان اور اقامت میں کیا فرق ہے؟

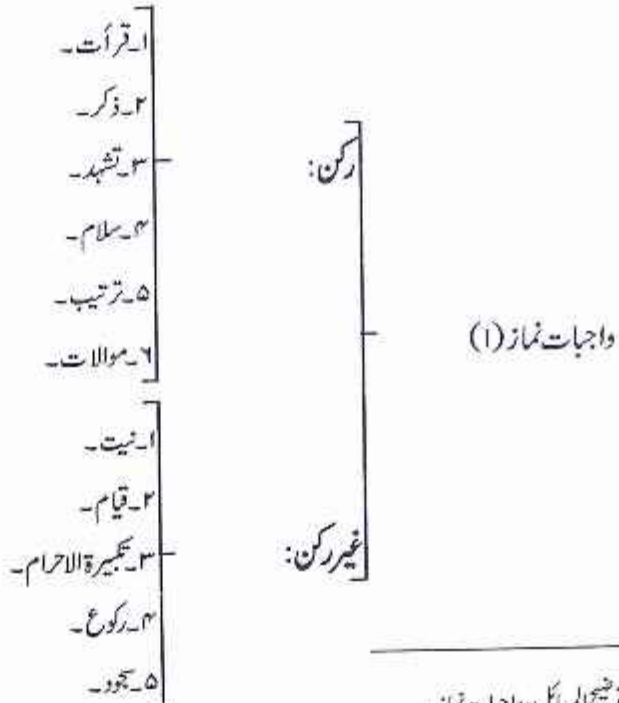
۴۔ مسجد میں حاضری نہ دینے والے شخص کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کرنا مستحب ہے؟

۵۔ ریل گاڑی اور ہوائی جہاز میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

۶۔ دوائیے مواقع بیان کیجئے جہاں پر اذان و اقامت پڑھنا نہیں چاہئے۔

## واجبات نماز:

- ۱۔ "اللہ اکبر"، کہنے سے نماز شروع ہوتی ہے اور سلام پھیرنے سے اختتام کو پہنچتی ہے۔
- ۲۔ جو کچھ نماز میں انجام پاتا ہے واجب ہے، یا مستحب ہے۔
- ۳۔ واجبات نماز گیارہ ہیں، ان میں سے بعض رکن و بعض غیر رکن ہیں۔



(۱) توضیح المسائل، واجبات نماز.

## رکن وغیر رکن میں فرق:

ارکان نماز، نماز کے بنیادی اجزاء میں شمار ہوتے ہیں، چنانچہ ان میں سے کسی ایک کو اگر نہ بجالایا گیا یا اس میں اضافہ کیا گیا، اگرچہ فراموشی کی وجہ سے ایسا ہوا ہو، تو نماز باطل ہے۔  
دوسرے واجبات کو اگرچہ انجام دینا لازم اور ضروری ہے لیکن اگر فراموشی سے ان میں کم یا زیادہ ہو جائے تو نماز باطل نہیں ہے۔ (۱)

## واجبات نماز کے احکام:

نیت:

۱۔ نماز گزار کو نماز کی ابتداء سے انتہا تک یہ جاننا چاہئے کہ کونسی نماز پڑھ رہا ہے اور اسے خدائے تعالیٰ کے حکم کو بجالانے کے لئے پڑھنا چاہئے۔ (۲)  
۲۔ نیت کو زبان پر لانے کی ضرورت نہیں، لیکن اگر زبان پر لائی بھی جائے تو کوئی مشکل نہیں۔ (۳)

۳۔ نماز، ہر قسم کی ریاکاری اور ظاہر داری سے دور ہونی چاہئے، یعنی نماز کو صرف خدا کے حکم کو بجالانے کی نیت سے پڑھنا چاہئے۔ اگر پوری نماز یا اس کا ایک حصہ غیر خدا کے لئے ہو تو باطل ہے۔ (۴) \*

(۱) توضیح المسائل ص ۹۳۲۔

(۲) توضیح المسائل ص ۹۳۲۔

(۳) توضیح المسائل ص ۹۳۲۔

(۴) توضیح المسائل ص ۹۳۶، ۹۳۷۔

\* (گلیا رنگانی) اگر نماز کاری کے مستحبات میں ریا کریں، احتیاط لازم یہ ہے کہ نماز کو تمام کر کے دوبارہ پڑھے۔ (مسئلہ ۹۵۶)

تکبیرۃ الاحرام: جیسا کہ بیان ہوا ہے ”اللہ اکبر“ کہنے سے نماز شروع ہوتی ہے اور اسے ”تکبیرۃ الاحرام“ کہتے ہیں، کیونکہ اسی تکبیر کے کہنے سے بہت سے وہ کام جو نماز سے پہلے جائز تھے، نماز گزار پر حرام ہو جاتے ہیں:

جیسے: کھانا، پینا، ہنستا اور رونا۔

تکبیرۃ الاحرام کے واجبات:

۱۔ صحیح عربی تلفظ میں کہی جائے۔

۲۔ ”اللہ اکبر“ کہتے وقت بدن سکون میں ہو۔

۳۔ تکبیرۃ الاحرام کو ایسے کہنا چاہئے کہ اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو خود سن سکے، یعنی بہت آہستہ نہیں کہنا

چاہئے۔

۴۔ احتیاط واجب کی بناء پر اسے ایسی چیز سے وصل نہ کریں جو اس سے پہلے پڑھی جاتی ہو۔ (۱)

مستحب ہے تکبیرۃ الاحرام یا نماز کے درمیان پڑھی جانے والی دوسری تکبیروں کو کہتے وقت دونوں

ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر بلند کریں۔ (۲)

قیام: قیام یعنی کھڑا رہنا، بعض مواقع پر قیام ارکان نماز میں سے ہے اور اس کا ترک نماز کو باطل

کرتا ہے، لیکن جو افراد کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے معذور ہوں ان کا حکم جدا ہے، اسکے مسائل آئندہ بیان

کئے جائیں گے۔

۱۔ تکبیرۃ الاحرام کے وقت قیام۔  
۲۔ رکوع سے پہلے قیام۔

رکن:

قیام کی اقسام:

قرأت کے دوران قیام۔  
۲۔ رکوع کے بعد قیام۔ (۳)

غیر رکن:

(۱) توضیح المسائل ص ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳

(۲) توضیح المسائل ص ۵۵

(۳) توضیح المسائل ص ۵۸

## احکام قیام:

- ۱۔ واجب ہے نماز گزار تکبیرۃ الاحرام کہنے سے پہلے اور اس کے بعد قدرے کھڑا رہے تاکہ اطمینان پیدا ہو جائے کہ تکبیرۃ الاحرام قیام کی حالت میں کہی ہے۔ (۱)
- ۲۔ قیام، قبل از رکوع کا مفہوم یہ ہے کہ کھڑے رہنے کی حالت کے بعد رکوع میں جائے، اس بناء پر اگر قرأت کے بعد رکوع کو فراموش کر کے سیدھے سجدہ میں جائے اور سجدہ کرنے سے پہلے یاد آئے، تو پھر سے مکمل طور پر کھڑے ہو کر چند لمحے رکنے کے بعد رکوع کو بجالائے اور اس کے بعد سجدہ میں جائے۔ (۲)
- ۳۔ وہ امور جن سے قیام کی حالت میں پرہیز کرنا چاہئے:
  - ◆ بدن کو حرکت دینا۔
  - ◆ کسی طرف جھکنا۔
  - ◆ کسی جگہ یا چیز سے ٹیک لگانا۔
  - ◆ پاؤں کو زیادہ کھول کے رکھنا۔
  - ◆ پاؤں کو زمین سے بلند کرنا۔ (۳)
- ۴۔ نماز گزار کو چاہئے کہ کھڑے رہنے کی حالت میں دونوں پاؤں کو زمین پر رکھے۔
- لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ بدن کا وزن دونوں پاؤں پر برابر پڑے بلکہ اگر بدن کا وزن ایک جبر پر ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (۴)
- ۵۔ جو شخص کسی بھی صورت میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا، تو اسے چاہئے بیٹھ کر قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے، اور اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر نماز پڑھے۔ (۵)

(۳) توضیح المسائل، ص ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶

(۲) توضیح المسائل، ص ۹۶۰

(۱) توضیح المسائل، ص ۹۵۹

(۵) توضیح المسائل، ص ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲

(۳) توضیح المسائل، ص ۹۶۳

\* (خوفی) احتیاط مستحب ہے کہ دونوں دو پاؤں کو زمین پر رکھا جائے۔ (مسئلہ ۹۷۲)



سبق نمبر ۱

## واجبات نماز

### قرأت

پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ حمد اور کسی دوسرے سورے کے پڑھنے اور تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ حمد یا تسبیحات اربعہ کے پڑھنے کو قرأت“ کہتے ہیں۔  
سورہ حمد:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

☆ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ☆ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ☆

مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ☆ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

☆ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ☆ صِرَاطَ الَّذِیْنَ

اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغضُوبِ

عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ (☆)

پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد قرآن مجید سے کوئی دوسرا سورہ پڑھا جانا چاہئے، مثلاً

سورہ توحید:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۙ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۙ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ  
 لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ. (☆)

اور تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ حمد یا تین مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھنا چاہئے، تسبیحات اربعہ کو  
 ایک مرتبہ پڑھنا بھی کافی ہے۔ (۱)

تسبیحات اربعہ:

”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللهُ اَكْبَرُ“

قرأت کے احکام:

۱۔ تیسری اور چوتھی رکعت کی قرأت کو آہستہ (اخفات کے طور پر) پڑھنا چاہئے، لیکن پہلی اور  
 دوسری رکعت میں سورہ حمد اور دوسرے سورہ کے بارے میں حکم حسب ذیل ہے: (۲)

نماز	نماز گزار	حکم
ظہر و عصر	مرد اور عورت	آہستہ پڑھنا چاہئے۔
مغرب، عشا و صبح	مرد	بلند پڑھنا چاہئے
	عورت	اگر نامحرم اس کی آواز کو نہ سنتا ہو تو بلند آواز میں پڑھ سکتی ہے اور اگر کوئی نامحرم سنتا ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر آہستہ پڑھے۔

۲۔ اگر نماز بلند پڑھنے کی جگہ عدا آہستہ پڑھی جائے یا آہستہ پڑھی جانے کی جگہ عدا بلند پڑھی  
 جائے تو نماز باطل ہے، لیکن بھولے سے یا مسئلہ کو نہ جاننے کی وجہ سے ایسا کیا جائے تو نماز صحیح

(۱) توضیح المسائل، ص ۱۰۰۵

(۲) توضیح المسائل، ص ۹۹۲ تا ۹۹۳، ص ۱۰۰۷

(۱)۔ ہے

۳۔ اگر سورہ حمد پڑھتے ہوئے سمجھے کہ غلطی کی ہے (مثلاً بلند پڑھنے کے بجائے آہستہ پڑھا ہو) تو ضروری نہیں ہے پڑھے ہوئے حصہ کو دوبارہ پڑھے۔ (۲)

۴۔ انسان کو چاہئے نماز کو سیکھ لے تاکہ غلط نہ پڑھے، اگر کوئی کسی صورت میں بھی نماز کو صحیح طور پر یاد نہیں کر سکتا ہو تو اسے جس طرح بھی پڑھ سکتا ہے پڑھنا چاہئے اور احتیاط مستحب ہے کہ نماز کو باجماعت پڑھے۔ (۳)

۵۔ اگر انسان ایک لفظ کو صحیح جانتے ہوئے پڑھتا ہو، مثلاً لفظ ”عبدہ“ کو شہد میں ”عبدہ“ جان کر پڑھتا ہو اور بعد میں پتہ چلے کہ غلط تھا تو ضروری نہیں ہے، نماز کو دوبارہ پڑھے۔ ﴿﴾ (۴)

۶۔ درج ذیل مواقع پر نماز گزار کو پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ نہیں پڑھنا چاہئے اور صرف حمد پڑھنا کافی ہے:

الف: نماز کا وقت تنگ ہو۔

ب: سورہ نہ پڑھنے پر مجبور ہو، مثلاً ڈر ہو کہ اگر سورہ پڑھے تو چور، درندہ یا کوئی اور چیز اسے نقصان

پہنچائے۔ (۵)

(۱) توضیح المسائل، م ۹۹۵

(۲) توضیح المسائل، م ۹۹۵

(۳) توضیح المسائل، م ۹۹۷

(۴) توضیح المسائل، م ۱۰۰۱

(۵) توضیح المسائل، م ۹۷۹

﴿﴾ گھپائی گئی (احتیاط لازم یہ ہے کہ نماز کو باجماعت پڑھے) (مسئلہ ۱۰۰۶)

﴿﴾ گھپائی گئی (اراک کی) دوبارہ پڑھنا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۰۱۰)

۷۔ وقت کی تنگی کے موقع پر تسبیحات اربعہ کو ایک مرتبہ پڑھیں۔ (۱)

## قرأت کے بعض مستحبات:

- ۱۔ پہلی رکعت میں حمد سے پہلے ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“ پڑھنا۔
- ۲۔ ظہر و عصر کی نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کو بلند آواز میں پڑھنا۔
- ۳۔ حمد اور سورہ کو رک رک کر پڑھنا اور آیت کے آخر پر وقف کرنا، یعنی اسے بعد والی آیت سے ملا کر نہ پڑھنا۔

۴۔ حمد اور سورہ کو پڑھتے وقت ان کے معنی کی طرف توجہ رکھنا۔

۵۔ تمام نمازوں میں پہلی رکعت میں سورہ ”انما انزلناہ“ اور دوسری رکعت میں سورہ ”قل

هو الله احد“ پڑھنا۔ (۲)

## ذکر:

واجبات رکوع اور سجدہ میں ایک ذکر ہے، یعنی ”سبحان اللہ“ یا ”اللہ اکبر“ یا ان جیسا کوئی اور ذکر پڑھنا، ان کی تفصیل آگے بیان ہوگی۔

## سبق کے ا کا خلاصہ

- ۱۔ قرأت، سے مراد ہے نماز کی پہلی اور دوسری رکعت میں ”حمد“ اور قرآن مجید کا کوئی دوسرا سورہ اور نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ حمد یا تسبیحات اربعہ پڑھنا۔
- ۲۔ نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت کی قرأت کو آہستہ پڑھنا چاہئے۔
- ۳۔ مردوں کو نماز صبح اور مغرب و عشا کی پہلی اور دوسری رکعت میں حمد و سورہ کو بلند آواز سے پڑھنا

(۱) توضیح المسائل، ص ۱۰۰۶

(۲) توضیح المسائل، ص ۱۰۱۷ اور ۱۰۱۸

چاہئے۔

۴۔ نماز ظہر و عصر میں حمد و سورہ کو آہستہ پڑھنا چاہئے۔

۵۔ وقت کی تنگی اور مجبوری کی حالت میں سورہ نہ پڑھے اور تسبیحات اربعہ کو بھی ایک ہی بار

پڑھے۔

۶۔ اگر انسان کسی لفظ کو صحیح جان کر نماز کو اسی طرح پڑھے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ لفظ غلط تھا تو

ضروری نہیں کہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔

۷۔ انسان کو چاہئے نماز کو صحیح طور پر سیکھ لے تاکہ غلط نہ پڑھے۔

(؟) سوالات:

۱۔ قرأت کیا ہے؟ وضاحت کیجئے۔؟

۲۔ کیا آپ نے اب تک کسی کے پاس قرأت کی ہے؟ اگر جواب منفی ہے تو قرأت کو کسی استاد کے

پاس جا کر اس کی اصلاح کیجئے۔؟

۳۔ کیا تسبیحات اربعہ کو بلند آواز میں پڑھا جا سکتا ہے؟

۴۔ کیا حمد اور سورہ کو نماز میں بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے؟

۵۔ ایک مرد نے صبح، مغرب اور عشا کی نماز میں اب تک حمد اور سورہ کو آہستہ پڑھا ہے گزشتہ

نمازوں کے بارے میں اس کی تکلیف کیا ہے؟

۶۔ کیا آپ کی نماز میں اب تک کوئی غلطی تھی جس کے بارے میں آپ اب متوجہ ہوئے ہیں؟

۷۔ کس موقع پر نماز گزار کو سورہ نہیں پڑھنا چاہئے اور تسبیحات اربعہ کو بھی ایک ہی مرتبہ پڑھنا

چاہئے؟

## واجبات نماز

### رکوع

۱۔ نماز گزار کو ہر رکعت میں قرأت کے بعد اس قدر خم ہونا چاہئے کہ اس کے ہاتھ زانو تک پہنچ جائیں اور اس عمل کو ”رکوع“ کہتے ہیں۔ (۱)

- |   |             |
|---|-------------|
| ۱۔ بیان شدہ حد تک خم ہونا۔                  | واجبات رکوع |
| ۲۔ ذکر (کم از کم تین مرتبہ سبحان اللہ کہنا) |             |
| ۳۔ ذکر پڑھتے وقت بدن کا قرار میں ہونا۔      |             |
| ۴۔ رکوع کے بعد اٹھنا۔                       |             |
| ۵۔ رکوع کے بعد بدن کا قرار۔ (۲)             |             |

(۱) توضیح المسائل، ص ۱۰۲۲۔

(۲) العروة الوثقی، ج ۱ ص ۶۶۳۔

## ذکر رکوع:

رکوع میں، جو بھی ذکر پڑھا جائے کافی ہے، لیکن احتیاط واجب ۞ ہے کہ تین مرتبہ ”سبحان

اللہ“ یا ایک مرتبہ ”سبحان ربی العظیم وبحمدہ“ سے کم تر نہ ہو۔ (۱)

رکوع میں بدن کا سکون میں ہونا۔

۱۔ رکوع میں واجب ذکر پڑھنے کی مقدار میں بدن سکون میں ہونا چاہئے۔ (۲)

۲۔ اگر رکوع کی مقدار میں خم ہو کر بدن کے سکون پانے سے پہلے عمداً ذکر رکوع پڑھا

جائے۔ ۞ تو نماز باطل ہے۔ (۳)

۳۔ اگر واجب ذکر تمام ہونے سے پہلے، رکوع سے عمداً سر اٹھایا جائے تو نماز باطل ہے۔ (۴)

رکوع کے بعد بلند ہونا اور آرام پانا

ذکر رکوع ختم ہونے کے بعد بلند ہونا چاہئے اور اس کے بعد بدن آرام پائے اور پھر سجدہ میں جانا

چاہئے اور اگر بلند ہونے سے پہلے یا بلند ہو کر آرام پانے سے پہلے عمداً سجدہ میں جائے تو نماز باطل ہے (۵)

(۱) توضیح المسائل، ۱۰۲۸

(۲) توضیح المسائل، ۱۰۳۰

(۳) توضیح المسائل، ۱۰۳۲

(۴) توضیح المسائل، ۱۰۳۳

(۵) توضیح المسائل، ۱۰۳۶

۞ (اراکی) شرط ہے کہ اسی قدر ہو (مسئلہ ۱۲۰) (گلیا ریگانی): تین بار سبحان اللہ کے برابر ہونا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۰۳)

۞ (گلیا ریگانی) بدن آرام پانے کے بعد دوبارہ ذکر رکوع پڑھا جائے، اور احتیاط لازم کے طور پر نماز کو تمام کرے دوبارہ

پڑھے، اگر پہلے ذکر پر اکتفا کرے تو نماز باطل ہے۔ (م ۱۰۳۱)

معمول کے مطابق رکوع انجام دینے میں معذور شخص کا فریضہ:

- ۱۔ جو شخص رکوع میں خم نہیں ہو سکتا، اسے اسی قدر خم ہونا چاہئے جتنا ممکن ہو۔
- ۲۔ جو بالکل خم نہیں ہو سکتا، اسے بیٹھ کر رکوع کرنا چاہئے۔
- ۳۔ جو بیٹھ کر بھی رکوع نہ بجلا سکتا ہو اسے نماز کھڑے ہو کر پڑھنا چاہئے اور رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے۔ (۱)

رکوع کے بعض مستحبات:

- ۱۔ مستحب ہے ذکر رکوع کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ یا اس سے زیادہ پڑھے۔
- ۲۔ مستحب ہے رکوع میں جانے سے پہلے سیدھا کھڑے ہو کر تکبیر کہے۔
- ۳۔ مستحب ہے رکوع کی حالت میں اپنے دو پاؤں کے درمیان زمین پر نگاہ کرے۔
- ۴۔ مستحب ہے ذکر رکوع سے پہلے اور اس کے بعد درود بھیجے۔
- ۵۔ مستحب ہے رکوع کے بعد جب کھڑا ہو اور بدن سکون میں آجائے تو ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہے۔ (۲)

تجوید:

۱۔ نماز گزار کو واجب اور مستحب نمازوں کی ہر رکعت میں، رکوع کے بعد دو جہدے بجالانے

چاہئیں۔ (۳)

(۱) توضیح المسائل م ۱۰۳۷

(۲) توضیح المسائل م ۱۰۳۳ (۳) توضیح المسائل م ۱۰۳۵

﴿گلیا ریگائی﴾ اس صورت میں احتیاطاً لازم ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اور رکوع بیٹھے ہوئے انجام دے، اگر بالکل خم نہ ہو سکے تو بیٹھ جائے اور رکوع بجلائے احتیاطاً لازم یہ ہے کہ ایک اور نماز پڑھے اور رکوع کو اشارہ سے بجلائے۔ (م ۱۰۳۵)

﴿خونی﴾ رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے۔ (م ۱۰۳۵)

۲۔ پیشانی، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھوں کے سرے زمین پر رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں۔

- واجبات سجدہ:
- ۱۔ بدن کے سات عضوزمین پر رکھنا۔
  - ۲۔ ذکر۔
  - ۳۔ ذکر سجدہ کے دوران بدن کا سکون کی حالت میں ہونا۔
  - ۴۔ دو سجدوں کے درمیان سر بلند کر کے آرام سے بیٹھنا۔
  - ۵۔ ذکر کے دوران سات عضوکا زمین پر ہونا۔
  - ۶۔ سجدہ کی جگہوں کا مسطح اور برابر ہونا۔
  - ۷۔ ایسی چیز پر پیشانی کو رکھنا کہ سجدہ اس پر جائز ہو۔
  - ۸۔ پیشانی رکھنے کی جگہ کا پاک ہونا۔
  - ۹۔ دونوں سجدوں کے درمیان موالات کی رعایت کرنا۔ (۱)

واجبات سجدہ کی تفصیلات آئندہ سبق میں بیان ہوں گی۔

### سبق: ۱۸ کا خلاصہ

- ۱۔ نماز کی ہر رکعت میں قرأت کے بعد لازم ہے کہ ایک رکوع بجایا جائے۔
  - ۲۔ رکوع کا مطلب یہ ہے کہ اس قدر خم ہونا کہ اس کے دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔
  - ۳۔ واجبات رکوع مندرجہ ذیل ہیں:
- ◆ مذکورہ بالا حد تک خم ہونا۔

(۱) العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۶۷۳

◆ ذکر پڑھتے وقت بدن کا سکون کی حالت میں ہونا۔

◆ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔

۴۔ احتیاط مستحب ہے کہ ذکر رکوع تین مرتبہ ”سبحان اللہ“ یا ایک مرتبہ ”سبحان ربی

العظیم وبحمدہ“ سے کم نہ ہو۔

۵۔ ذکر رکوع کو بدن کے سکون کی حالت میں پڑھنا چاہئے، رکوع میں جاتے یا رکوع سے بلند

ہوتے ہوئے نہیں پڑھنا چاہئے۔

۶۔ جو شخص کھڑے ہو کر رکوع بجالانے سے معذور ہو، اسے بیٹھ کر رکوع کرنا چاہئے اور اگر بیٹھ کر

بھی رکوع نہ کر سکے تو، سر کے اشارہ سے رکوع بجالائے۔

۷۔ نماز گزار کو رکوع کے بعد دو سجدے بجالانے چاہئیں۔

۸۔ سجدہ میں پیشانی، ہاتھوں کی ہتھیلیاں، گٹھنے اور پاؤں کے انگوٹھوں کے سرے زمین پر ہونے

چاہئیں۔

(؟) سوالات:

۱۔ رکوع اور ذکر رکوع میں کیا فرق ہے؟

۲۔ حالت رکوع میں ٹھہرنے کی مقدار کتنی ہے؟

۳۔ کیا رکوع کے بعد کھڑا ہونا واجب ہے؟

۴۔ سجدہ کی تعریف کیجئے، سجدہ واجبات نماز کا کونسا حصہ ہے؟

۵۔ واجبات سجدہ کے چار مواقع بیان کیجئے۔؟

## واجبات سجدہ

### ذکر:

ذکر سجدہ میں جو بھی ذکر پڑھا جائے کافی ہے لیکن احتیاط واجب ہے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ یا

ایک مرتبہ ”سبحان ربی الاعلیٰ وجمہ“ سے کم تر نہ ہو۔ (۱)

### قرار:

۱۔ سجدہ میں ذکر سجدہ پڑھنے کے بعد ر بدن کا سکون میں ہونا ضروری ہے۔ (۲)

۲۔ اگر پیشانی زمین پر پہنچنے سے پہلے عمداً ذکر پڑھا جائے تو نماز باطل ہے۔ اور اگر بھولے

سے ایسا کیا ہو تو دوبارہ سکون کی حالت میں ذکر پڑھے۔ (۳)

(۱) توضیح المسائل م ۱۰۳۹

(۲) توضیح المسائل م ۱۰۵۰

(۳) توضیح المسائل م ۱۰۵۱ و ۱۰۵۲

⊗ (اراک کی شرط ہے کہ اس سے کمتر نہ ہو) (مسئلہ ۱۰۴۱)

⊗⊗ پیشانی کے زمین پر پہنچنے اور بدن کے آرام پانے کے بعد دوبارہ ذکر پڑھیں اور احتیاط لازم کی بنا پر نماز کو تمام کر کے اسے

دوبارہ پڑھے (م ۱۰۶۰)

سجدہ سے سر کو اٹھانا:

۱۔ پہلے سجدہ کا ذکر تمام ہونے کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر ایسے بیٹھنا چاہئے کہ بدن آرام و قرار پائے اور پھر دوسرے سجدہ میں جائے۔ (۱)

۲۔ اگر ذکر تمام ہونے سے پہلے عمدہ سر کو سجدہ سے اٹھائے تو نماز باطل ہے۔ (۲)

سات عضو کا زمین پر ہونا:

۱۔ اگر ذکر سجدہ پڑھتے وقت سات اعضا میں سے کسی ایک کو عمدہ زمین سے بلند کرے تو نماز باطل ہوگی۔ لیکن ذکر میں مشغول نہ ہونے کی صورت میں اگر پیشانی کے علاوہ کسی ایک عضو کو زمین سے اٹھا کر پھر زمین پر رکھے تو کوئی حرج نہیں۔ (۳)

۲۔ اگر پاؤں کے انگوٹھوں کے علاوہ دوسری انگلیاں بھی زمین پر ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ (۴)

سجدہ کی جگہ کا ہموار ہونا:

۱۔ نماز گزار کی پیشانی کی جگہ اس کے گھٹنوں کی جگہ سے چار انگلیوں کے برابر بلند یا پست نہیں ہونی چاہئے۔ (۵)

(۱) توفیح المسائل م ۱۰۵۶۔

(۲) توفیح المسائل م ۱۰۵۴۔

(۳) توفیح المسائل م ۱۰۵۳۔

(۴) تحریر الوسیلہ ج ۲، ۱۰۲، والحرۃ الوجہی، ج ۱، ص ۶۷۶۔

(۵) توفیح المسائل م ۱۰۵۷۔

● گلیاں گانی احتیاط لازم یہ ہے کہ تمام اعضاء کے آرام پانے کے بعد ذکر واجب کو دوبارہ پڑھے اور نماز کو تمام کر کے

پھر سے پڑھے (مسئلہ ۱۰۶۳)

۲۔ احتیاط واجب ہے کہ نماز گزار کی پیشانی کی جگہ پاؤں کی انگلیوں کی جگہ سے بھی چار انگلیوں کے برابر بلند اور پست نہ ہونی چاہئے۔ (۱)

پیشانی کو ایسی چیز پر رکھنا جس پر سجدہ جائز ہے:

۱۔ سجدہ میں پیشانی کو زمین پر یا زمین سے اگے والی ہر اس چیز پر رکھنا چاہئے جو کھانے پینے یا پہننے میں استعمال نہ ہوتی ہو۔ (۲)

۲۔ جن چیزوں پر سجدہ جائز ہے، ان کے نمونے حسب ذیل ہیں:

◆ مٹی

◆ پتھر

◆ پختہ مٹی

◆ چونا

◆ لکڑی

◆ گھاس

سجدہ کے احکام:

۱۔ معدن سے حاصل ہونے والی چیزوں، جیسے سونا، چاندی، عقیق اور فیروزہ وغیرہ پر سجدہ کرنا جائز

نہیں ہے۔ (۳)

(۱) توجیح المسائل م ۱۰۵۷

(۲) توجیح المسائل م ۱۰۷۶

(۳) توجیح المسائل م ۱۰۷۶

◆ (خونگی۔ اراکی) پست تر یا بلند تر نہ ہونی چاہئے۔ (مسئلہ ۱۰۶۶)

◆ (اراکی۔ گلپایرگانی) چونا، گچ اور پختہ مٹی پر سجدہ جائز نہیں ہے (مسئلہ ۱۰۹۰)

۲۔ خدا کے علاوہ کسی اور کے لئے سجدہ کرنا حرام ہے۔ (۱)  
 ۳۔ زمین سے اگنے والی ان چیزوں پر سجدہ صحیح ہے جو حیوانوں کی خوراک ہو جیسے گھاس  
 پھوس۔ (۲)

۴۔ کاغذ پر سجدہ صحیح ہے اگر چہ وہ کپاس اور اس جیسی چیزوں سے بنا ہو۔ (۳) ❁  
 ۵۔ سجدہ کے لئے سب سے بہتر چیز تربت حضرت سید الشہداء علیہ السلام ہے اور اس کے  
 بعد ترتیب کے ساتھ مندرجہ ذیل چیزیں ہیں:

❖ مٹی

❖ پتھر

❖ گھاس (۴)

۶۔ اگر پہلے سجدہ میں سجدہ گاہ پیشانی سے چپک جائے اور سجدہ گاہ کو الگ کئے بغیر دوسرے سجدہ  
 میں جائے تو نماز باطل ہے۔ (۵)

معمول کے مطابق سجدہ انجام دینے میں معذور شخص کا فریضہ:

۱۔ جو شخص اپنی پیشانی کو زمین پر رکھنے سے معذور ہو، اسے اس قدر خم ہونا چاہئے جتنا وہ ہو سکے اور  
 سجدہ گاہ کو ایک بلند جگہ، جیسے تکیہ وغیرہ پر رکھ کر سجدہ کرے، لیکن ہاتھوں کی ہتھیلیوں، گھٹنوں اور پاؤں کے

(۱) توضیح المسائل، ۱۰۹۰م، (۲) توضیح المسائل، ۱۰۷۸م،

(۳) توضیح المسائل، ۱۰۸۲م، (۴) توضیح المسائل، ۱۰۸۳م،

(۵) توضیح المسائل، ۱۰۸۶م،

❁ (گھلپائی گانی) کپاس سے بنے کاغذ یا اس کے مانند نیز کاغذ پر بھی سجدہ کرنے میں اشکال ہے جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ  
 سجدہ کے صحیح ہونے کی چیز سے بنا ہے یا نہ۔

انگوٹھوں کو معمول کے مطابق زمین پر رکھنا چاہئے۔ (۱)

۲۔ اگر خم نہ ہو سکتا ہو تو سجدہ کے لئے بیٹھ جائے اور سر سے اشارہ کرے، (۲) لیکن احتیاط واجب ہے کہ سجدہ گاہ کو اوپر اٹھا کر پیشانی کو اس پر رکھے۔

### بعض مستحبات سجدہ:

۱۔ درج ذیل مواقع پر مستحب ہے تکبیر کہی جائے:

◆ رکوع کے بعد اور سجدہ اول سے پہلے۔

◆ پہلے سجدہ کے بعد بیٹھ کر جب بدن سکون کی حالت میں ہو۔

◆ دوسرے سجدے کے پہلے، جبکہ بیٹھا ہو اور بدن سکون میں ہو

◆ دوسرے سجدے کے بعد۔

۲۔ طولانی سجدے بجایا نا مستحب ہے۔

۳۔ پہلے سجدہ کے بعد بیٹھ کر بدن کے سکون میں آنے کے بعد ”استغفر اللہ ربی واتوب

الیہ“ پڑھنا مستحب ہے۔

۴۔ سجدوں میں درود بھیجنا مستحب ہے۔ (۳)

### سبق: ۱۹ کا خلاصہ

۱۔ احتیاط واجب کی بنا پر، ذکر رکوع ”سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ“ ایک مرتبہ یا تین

”سبحان اللہ“ تین مرتبہ سے کم نہ ہو۔

۲۔ پورے ذکر رکوع کو اس حالت میں پڑھنا چاہئے جب بدن سکون میں ہو۔

(۱) توضیح المسائل، ۱۰۶۸م

(۲) توضیح المسائل، ۱۰۶۹م

(۳) توضیح المسائل، ۱۰۹۱م

۳۔ سجدہ میں پیشانی، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کے سرے زمین پر ہونا ضروری ہے۔

۴۔ سجدہ کی جگہ مسطح اور ہموار ہونا ضروری ہے اور ٹلی ہوئی چار انگلیوں سے بلند یا پست نہیں ہونی چاہئے۔

۵۔ لکڑی، مٹی، پتھر، ڈھیلے اور پختہ مٹی پر سجدہ صحیح ہے۔

۶۔ زمین سے اگنے والی ان چیزوں پر، جنہیں انسان، خوراک اور پوشاک میں استعمال کرتا ہے سجدہ کرنا صحیح نہیں ہے۔

۷۔ سجدہ کے لئے سب سے بہتر چیز تربت حضرت سید الشہداء علیہ السلام ہے۔

### (؟) سوالات:

۱۔ سجدہ کی وضاحت کیجئے اور بتائیے کہ یہ کن واجبات نماز میں سے ہے؟

۲۔ ذکر سجدہ کی واجب مقدار بیان کیجئے؟

۳۔ دو سجدوں کے درمیان موالات کیا ہے؟ وضاحت کیجئے۔

۴۔ لکڑی، بادام کے چھلکے، سیب کے چھلکے اور سنگترے کے چھلکے پر سجدہ کا کیا حکم ہے؟

۵۔ کاغذ اور ماچس کی ڈبی پر سجدہ کا کیا حکم ہے؟

۶۔ جو شخص معمول کے مطابق سجدہ انجام نہ دے سکتا ہو، اس کا کیا فریضہ ہے؟

## واجبات نماز کے احکام

### قرآن مجید کا واجب سجدہ:

۱۔ قرآن مجید کے چار سوروں میں آیہ سجدہ ہے۔ اگر انسان اس آیت کی تلاوت کرے یا کوئی اور

اس کی تلاوت کرنا ہو، اس کو سنے، تو اس آیت کے تمام ہونے کے فوراً بعد سجدہ انجام دینا چاہئے۔ (۱)

- ۱۔ سورہ نمبر ۳۲۔ سورہ حم سجدہ
- ۲۔ سورہ نمبر ۳۱۔ فصلت
- ۳۔ سورہ نمبر ۵۳۔ نجم
- ۴۔ سورہ نمبر ۹۶۔ علق (۲)

۲۔ وہ سورے جن میں آیہ سجدہ ہے۔

۳۔ اگر سجدہ کرنا بھول جائے تو جب یاد آئے سجدہ کرنا چاہئے۔ (۳)

(۱) توضیح المسائل، م ۱۰۹۳۔

(۲) توضیح المسائل، م ۱۰۹۳۔

(۳) توضیح المسائل، م ۱۰۹۳۔

(۳) توضیح المسائل، م ۱۰۹۳

۴۔ اگر آریہ سجدہ کو شیپ ریکارڈ سے سنیں تو سجدہ کرنا لازم نہیں ہے۔ (۱) ❊

۵۔ اگر آریہ سجدہ کو لاؤڈ اسپیکر یا ریڈیو یا ٹیلی ویژن سے، چنانچہ خود انسان کی آواز ہو اور شیپ سے

استفادہ نہ ہو رہا ہو، یعنی آواز نشر ہونے کے وقت کوئی شخص اس آیت کو پڑھ رہا ہو اور یہ وسیلہ صرف اس کی آواز کو پہنچاتا ہو تو سجدہ کرنا واجب ہے۔ (۲)

۶۔ ان آیات کے لئے سجدہ کرتے وقت اپنی پیشانی کو ایسی چیز پر رکھنا چاہئے جس پر سجدہ کرنا

جائز ہے، البتہ سجدہ کے دیگر شرائط کی رعایت کرنا ضروری نہیں ہے۔ (۳) ❊

۷۔ اس سجدہ میں ذکر پڑھنا واجب نہیں ہے، لیکن مستحب ہے۔ (۴)

تشہد:

دوسری رکعت اور واجب نمازوں کی آخری رکعت میں، نماز گزار کو دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا

چاہئے اور بدن کے سکون میں آنے کے بعد تشہد پڑھنا چاہئے، یعنی کہے:

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ“۔ (۵)

(۱) توضیح المسائل، م ۱۰۹۶

(۲) توضیح المسائل، م ۱۰۹۶

(۳) توضیح المسائل، م ۱۰۹۷

(۴) توضیح المسائل، م ۱۰۹۹

(۵) توضیح المسائل، م ۱۱۰۰

❊ (گھپا رنگانی) اگر آریہ سجدہ ریڈیو یا لاؤڈ اسپیکر سے پڑھی جائے اور اسے سنے تو سجدہ کرنا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۱۰۲)

(۱) اگر شیپ ریکارڈ جیسی چیز سے آیت کو سنے تو احتیاط واجب کی بنا پر سجدہ کرنا چاہئے۔ لیکن اگر لاؤڈ اسپیکر جس سے انسان کی آواز پہنچائی جاتی ہے، سنے تو واجب ہے سجدہ بجالائے۔ (مسئلہ ۱۰۸۸)

❊ (تمام مراجع) سجدہ کے بعض شرائط کی رعایت کرنا لازم ہے، تفصیلات کے لئے مسئلہ ۱۰۸۹ ملاحظہ فرمائیں۔

سلام

۱۔ ہر نماز کی آخری رکعت میں تشهد کے بعد سلام پڑھنا چاہئے اور نماز کو تمام کرنا چاہئے۔

۲۔ سلام کی واجب مقدار ان دو میں سے ایک سلام ہے:

السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين ❁

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته (۱)

۳۔ ان دو سلاموں سے پہلے یہ کہنا مستحب ہے:

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته.

یعنی تینوں سلاموں کو پڑھے (۲)

ترتیب:

نماز کو اس ترتیب کے ساتھ پڑھنا چاہئے: تکبیرۃ الاحرام، قرأت، رکوع، سجود اور دوسری رکعت میں سجدوں کے بعد، تشهد پڑھے اور آخری رکعت میں سجدوں کے بعد، تشهد پڑھے اور آخری رکعت میں، تشهد کے بعد، سلام پھیرنا۔

موالات:

۱۔ موالات، یعنی نماز کے اجزاء کو یکے بعد دیگرے انجام دینا اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ڈالنا۔

۲۔ اگر اجزائے نماز کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ کہا جائے یہ شخص نماز نہیں پڑھتا ہے، تو اس کی نماز

باطل ہے۔ (۳)

(۳) توضیح المسائل، ص ۱۱۳

(۲) توضیح المسائل، ص ۱۱۰۵

(۱) توضیح المسائل، ص ۱۱۰۵

❁ (گھپایگانے) اگر اس سلام کو کہے، تو احتیاطاً واجب یہ ہے کہ اس سلام کے بعد السلام علیکم ورحمة الله وبركاته کو

بھی پڑھے۔ (مسئلہ ۱۱۱۳)

۳۔ رکوع وجود میں طول دینا اور لمبے سورے پڑھنا موالات کو نہیں توڑتا۔ (۱)

قنوت:

۱۔ نماز کی دوسری رکعت میں حمد و سورہ پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے، قنوت پڑھنا مستحب ہے۔ یعنی ہاتھوں کو بلند کر کے اپنے چہرہ کے مقابل لائے اور کوئی دعا یا ذکر پڑھے۔ (۲)

۲۔ قنوت میں کوئی بھی ذکر پڑھ سکتے ہیں، حتیٰ ایک بار ”سبحان اللہ“ کہنا کافی ہے اور درج ذیل دعا بھی پڑھ سکتا ہے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۳)

تعقیب نماز:

۱۔ نماز کی بحث میں تعقیب کے معنی نماز کے اختتام پر سلام پھیرنے کے بعد ذکر، دعا اور قرآن مجید پڑھنے میں مشغول ہونا ہے۔

۲۔ ضروری نہیں ہے تعقیب عربی میں ہو، لیکن بہتر ہے دعا کی کتابوں میں ذکر شدہ چیزوں کو پڑھا جائے۔

۳۔ تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا یعنی: ۳۴ ”مرتبہ اللہ اکبر“، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ“ اور ۳۳ مرتبہ

سبحان اللہ“ پڑھنا مستحب ہے۔ (۴)

(۱) توضیح المسائل، م ۱۱۶

(۲) توضیح المسائل، م ۱۱۷

(۳) توضیح المسائل، م ۱۱۸

(۴) توضیح المسائل، م ۱۱۴

## سبق: ۲۰ کا خلاصہ

۱۔ سورہ حم سجدہ، فضلت، ثنم اور علق میں سجدے کی آیات ہیں، ان آیات کو پڑھنے یا سننے پر سجدہ واجب ہوتا ہے۔

۲۔ ٹیپ ریکارڈ سے سجدہ کی آیت سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اگر لارڈ ڈاؤن اسٹیکر، ریڈیو یا ٹیلی ویژن سے براہ راست (ریکارڈ شدہ آواز کے بغیر) کسی انسان کی آواز نشر ہوتی ہو تو سجدہ واجب ہے۔

۳۔ دوسری رکعت اور نماز کے اختتام پر تشہد پڑھنا واجب ہے۔

۴۔ سلام، نماز کا خاتمہ ہے اور آخری رکعت میں تشہد کے بعد پڑھا جاتا ہے۔

۵۔ اجزائے نماز کی ترتیب کی رعایت کرنا واجب ہے۔

۶۔ نماز کے بنیادی اجزاء کی ترتیب درج ذیل ہے:

تکبیرۃ الاحرام، قرأت، رکوع، سجود اور دوسری رکعت میں دو سجودوں کے بعد تشہد پڑھنا اور نماز کی آخری رکعت میں تشہد کے بعد سلام پھیرنا۔

۷۔ اجزائے نماز کو یکے بعد دیگرے انجام دینا چاہئے اگر ان کے درمیان زیادہ فاصلہ ہو جائے تو

نماز باطل ہے:

(؟) سوالات:

۱۔ قرآن مجید سے واجب سجدہ والی آیات کو لکھئے؟

۲۔ نماز میں تشہد کی جگہ کو بیان کیجئے؟

۳۔ نماز کی واجب اور مستحب مقدار کو بیان کیجئے؟

۴۔ ترتیب و موالات کے درمیان فرق کو بیان کیجئے؟

۵۔ قنوت کے بارے میں سبق میں ذکر شدہ دعا کے علاوہ کسی اور دعا کو لکھئے؟

## مبطلات نماز

جب نماز گزار تکبیرۃ الاحرام کہتا ہے اور نماز کو شروع کرتا ہے تو اس کے خاتمہ تک بعض کام اس پر حرام ہو جاتے ہیں، چنانچہ اگر نماز میں ان میں سے کوئی کام انجام دے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی، ان میں سے اہم امور حسب ذیل ہیں:

- ◆ کھانا اور پینا۔
- ◆ بات کرنا۔
- ◆ ہنسا۔
- ◆ رونا۔
- ◆ قبلہ کی طرف سے رخ موڑنا۔
- ◆ ارکان نماز میں کمی و بیشی کرنا۔
- ◆ نماز کی حالت کو توڑنا۔ (۱)

(۱) توضیح المسائل، ص ۱۱۶۔

مبطلات نماز کے احکام:

بات کرنا:

۱۔ اگر نماز گزار عدا کوئی لفظ کہے ﴿ اور اس کے ذریعہ کسی معنی کو پہنچانا چاہے تو اس کی نماز باطل

ہے۔ (۱)

۲۔ اگر نماز گزار عدا کوئی لفظ کہے اور یہ لفظ دو یا دو سے زائد حروف پر مشتمل ہو، اگرچہ اس کے

ذریعہ کسی معنی کو پہنچانا مقصد نہ ہو، احتیاط واجب کی بنا پر اسے نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے۔ ﴿﴿ (۲) ﴿

۳۔ نماز میں کسی کو سلام نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر کسی نے نماز گزار کو سلام کیا تو واجب ہے اس کا

جواب دیدے اور چاہئے کہ سلام کو مقدم قرار دے۔ مثلاً کہے:

”السلام علیک“ یا ”السلام علیکم“ ”علیکم السلام“ نہ کہے۔ ﴿﴿﴿ (۳) ﴿

ہنسنا اور رونا:

۱۔ اگر نماز گزار عدا تہقہہ لگا کر ہنسے، تو اس کی نماز باطل ہے۔

۲۔ مسکرانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

(۱) توضیح المسائل، ص ۱۵۳

(۲) توضیح المسائل، ص ۱۵۴

(۳) توضیح المسائل، ص ۱۱۳

﴿ (گلابی گانی، اراکی) اگر وہ لفظ دو حرف یا اس سے زیادہ ہو تو (توضیح المسائل ص ۱۹۹)

﴿﴿ (خونی) اس کی نماز باطل نہیں ہے لیکن نماز کے بعد سجدہ کو بجالانا لازم ہے (مسئلہ ۱۱۳)

﴿﴿﴿ (اراکی۔ گلابی گانی) اسی صورت میں جواب دینا چاہئے جیسے اس نے سلام کیا ہو لیکن ”علیکم السلام“ کے جواب میں

”سلام علیکم“ کہنا چاہئے (مسئلہ ۱۱۳۶)، (خونی) احتیاط واجب کی بناء پر اسی صورت میں جواب دینا چاہئے کہ جیسے اس نے

سلام کیا ہو لیکن ”علیکم السلام“ کے جواب میں جس طرح چاہے جواب دے سکتا ہے۔

۳۔ اگر نماز گزار کسی دنیوی کام کے لئے عدا آواز کے ساتھ، روئے تو اس کی نماز باطل ہے۔

۴۔ آواز کے بغیر رونے، خوف خدا یا آخرت کے لئے رونے سے، اگر چہ آواز کے ساتھ ہو، نماز

باطل نہیں ہوتی۔ (۱)

### قبلہ کی طرف سے رخ موڑنا:

۱۔ اگر عہد اس درجہ قبلہ سے رخ موڑ لے کہ کہا جائے وہ قبلہ رخ نہیں ہے، تو نماز باطل ہے۔

۲۔ اگر بھولے سے پورے رخ کو قبلہ کے دائیں یا بائیں طرف موڑ لے، تو احتیاط واجب ہے

کہ نماز کو دوبارہ پڑھے، لیکن اگر پوری طرح قبلہ کے دائیں یا بائیں طرف منحرف نہ ہوا ہو تو نماز صحیح

ہے۔ (۲)

### نماز کی حالت کو توڑنا:

۱۔ اگر نماز گزار نماز کے دوران کوئی ایسا کام انجام دے جس سے نماز کی اتصالی حالت (بیئت)

ٹوٹ جائے، مثلاً مبطلات نماز کا ساتھ اور آٹھواں نمبر، تالی بجانا اور اچھیل کو دکرنا وغیرہ، اگرچہ سہواً بھی

ایسا کام انجام دے تو نماز باطل ہے۔ (۳)

۲۔ اگر نماز کے دوران اس قدر خاموش ہو جائے کہ دیکھنے والے یہ کہیں کہ نماز نہیں پڑھ رہا ہے تو

نماز باطل ہے۔ (۴)

(۱) توضیح المسائل، م ۱۵۶، مبطلات نماز کا ساتھ اور آٹھواں نمبر۔

(۲) توضیح المسائل، م ۱۱۳۱، (۳) توضیح المسائل، م ۱۱۵۶، نویں مبطلات نماز

(۴) توضیح المسائل، م ۱۱۵۲۔

• (تمام مراجع) احتیاط واجب ہے کہ دنیوی کام کے لئے آواز کے بغیر بھی نہ روئے، (توضیح المسائل ص ۲۰۹)

• (گلابی زبانی) اگر سر کو قبلہ کے دائیں یا بائیں طرف موڑ لے اور عہد ہو یا سہواً نماز باطل نہیں ہوگی۔ لیکن مکروہ

ہے، (م ۱۱۳۹)

۳۔ واجب نماز کو توڑنا حرام ہے، مگر مجبوری کے عالم میں، جیسے درج ذیل مواقع پر:

◆ حفظ جان۔

◆ حفظ مال۔

◆ مالی اور جانی ضرر کو روکنے کے لئے۔

۴۔ قرض کو ادا کرنے کے لئے نماز کو درج ذیل شرائط میں توڑ دے تو کوئی حرج نہیں:

◆ قرض دار، قرض کو لینا چاہتا ہو۔

◆ نماز کا وقت تنگ نہ ہو، یعنی قرض ادا کرنے کے بعد نماز کو بصورت ادا پڑھ سکے۔

◆ نماز کی حالت میں قرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ (۱)

۵۔ بے اہمیت مال کے لئے نماز کو توڑنا مکروہ ہے۔ (۲)

وہ چیزیں جو نماز میں مکروہ ہیں:

۱۔ آنکھیں بند کرنا۔

۲۔ انگلیوں اور ہاتھوں سے کھیلنا۔

۳۔ حمد یا سورہ یا ذکر پڑھتے ہوئے، کسی کی بات سننے کے لئے خاموش رہنا۔

۴۔ ہردہ کام انجام دینا جو خضوع و خشوع کو توڑنے کا سبب بنے۔

۵۔ رخ کو تھوڑا سا دائیں یا بائیں پھیرنا (چونکہ زیادہ پھیرنا نماز کو باطل کرتا ہے)۔ (۳)

### سبق ۲۱: کا خلاصہ

۱۔ درج ذیل امور نماز کو باطل کر دیتے ہیں:

◆ کھانا اور پینا۔

◆ بات کرنا۔

(۳) توضیح المسائل، م، ۱۱۵۷

(۲) توضیح المسائل، م، ۱۱۶۰

(۱) توضیح المسائل، م، ۱۱۵۹ تا ۱۱۶۱

◆ ہنستا۔

◆ رونا۔

◆ قبلہ سے رخ موڑنا۔

◆ ارکان نماز میں کمی و بیشی کرنا۔

نماز کی حالت کو توڑنا۔

۲۔ نماز میں بات کرنا، اگرچہ دو حرف والا ایک لفظ بھی ہو، نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

۳۔ تہتہ لگا کر ہنسا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

۴۔ بلند آواز میں دنیوی امور کے لئے رونا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

۵۔ اگر نماز گزار اپنے رخ کو پوری طرح دائیں یا بائیں طرف موڑ لے یا پشت قبلہ کرے تو نماز

باطل ہو جائے گی۔

۶۔ اگر نماز گزار ایسا کام کرے جس سے نماز کی حالت (ہیئت) ٹوٹ جائے تو نماز باطل ہے۔

۷۔ حفظ جان و مال اور قرض کو ادا کرنے کے لئے، جب قرضدار قرض کا تقاضا کرے اور وقت

نماز میں وسعت ہو اور نماز کی حالت میں قرض ادا نہ کر سکتا ہو، نماز کو توڑنا اشکال نہیں ہے۔

(؟) سوالات:

۱۔ کن امور سے نماز باطل ہو جاتی ہے؟

۲۔ اگر کوئی شخص نماز گزار کو نماز کی حالت میں سلام کرے تو اس کا فریضہ کیا ہے؟

۳۔ کس طرح کا ہنسا اور رونا نماز کو باطل کر دیتا ہے؟

۴۔ اگر نماز گزار متوجہ ہو جائے کہ ایک بچہ بخاری (ہیئر سے مشابہ ایک چیز ہے) کے نزدیک

جا رہا ہے اور ممکن ہے اس کا بدن جل جائے، کیا نماز کو توڑ سکتا ہے؟

۵۔ ایک مسافر نماز کی حالت میں متوجہ ہوتا ہے کہ ریل گاڑی حرکت کرنے کے لئے تیار ہے کیا وہ

ریل کو پکڑنے کے لئے نماز کو توڑ سکتا ہے؟

## اذان، اقامت اور نماز کا ترجمہ

اذان و اقامت کا ترجمہ:

◆ اللّٰهُ اَكْبَرُ

خدا سب سے بڑا ہے۔

◆ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ پروردگار کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔

◆ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ .

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد خدا کے پیغمبر ہیں

◆ اَشْهَدُ اَنْ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَلِيَّ اللّٰهِ .

میں گواہی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام مسلمانوں کے امیر اور لوگوں پر خدا کے ولی ہیں۔

◆ حَتَّى عَلَي الصَّلٰوةِ .

نماز کی طرف جلدی کرو

◆ حَتَّى عَلَي الْفَلَاحِ .

کامیابی کی طرف جلدی کرو۔

◆ حَيِّ عَلَىٰ خَيْرِ الْعَمَلِ

بہترین کام کی طرف جلدی کرو۔

◆ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

نماز قائم ہو گئی

◆ اللَّهُ أَكْبَرُ

خدا سب سے بڑا ہے۔

◆ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

پروردگار عالم کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔

نماز کا ترجمہ:

تکبیرۃ الاحرام:

◆ اللَّهُ أَكْبَرُ

خدا سب سے بڑا ہے۔

حمد:

◆ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ .

خداوند رحمن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں

◆ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ☆

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے۔

◆ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ☆

وہ عظیم اور دائمی رحمتوں والا ہے۔

◆ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ☆

روز قیامت کا مالک و مختار ہے۔

◆ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَايَّاكَ نَسْتَعِينُ ☆

پروردگار! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں:

◆ اَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ☆ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ☆

ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرماتا رہ، جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے نعمتیں نازل کی ہیں۔

◆ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ (☆)

ان کا راستہ نہیں، جن پر غضب نازل ہوا ہے یا جو بکے ہوئے ہیں:

سورہ:

◆ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خداوند رحمن و رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں

◆ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ☆

اے رسول! کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔

◆ اللَّهُ الصَّمَدُ ☆

اللہ بے حق اور بے نیاز ہے۔

◆ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ☆

اس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ والد۔

◆ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ.

اور نہ اس کا کوئی کفو، ہمسر ہے۔

ذکر رکوع:

◆ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ

اپنے پروردگار کی ستائش کرتا ہوں اور اسے آراستہ جانتا ہوں۔

ذکر سجود:

◆ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ

اپنے پروردگار کی (جو سب سے بلند ہے) ستائش کرتا ہوں اور آراستہ جانتا ہوں

تسبیحات اربعہ:

◆ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

خداوند عالم پاک اور منزہ ہے، تمام تعریفیں خدا سے مخصوص ہیں پروردگار عالم کے علاوہ کوئی خدا

نہیں ہے اور خدا سب سے بڑا ہے۔

تشہد:

◆ "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ پروردگار کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں

ہے۔

◆ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ بندہ اور خدا کا بھیجا ہوا (رسول) ہے۔

◆ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ.

خداوند! محمد اور ان کے خاندان پر درود بھیج۔

سلام:

◆ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ.

درود اور خدا کی رحمت و برکات ہو آپ پر اے پیغمبر اکرم!

◆ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ .

درود و سلام ہو ہم (نماز گزاروں) پر اور خدا کے شائستہ بندوں پر۔

◆ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ.

سلام اور خدا کی رحمت و برکت آپ پر ہو۔

(؟) سوالات:

۱۔ اس جملہ کا ترجمہ کیجئے جو اقامت میں موجود ہے لیکن اذان میں نہیں ہے؟

۲۔ تسبیحات اربعہ کا ترجمہ کیجئے؟

۳۔ سبق میں مذکورہ سورہ کے علاوہ قرآن مجید سے ایک چھوٹے سورہ کو انتخاب کر کے اس کا

ترجمہ کیجئے؟

۴۔ نماز کے پہلے اور آخری جملہ کا ترجمہ کیا ہے؟

۵۔ تکراری جملوں کو حذف کرنے کے بعد نماز کے کل جملوں کی تعداد (اذان و اقامت کے

علاوہ) کتنی ہے؟

## شکایات نماز

بعض اوقات ممکن ہے نماز گزار، نماز کے کسی حصے کو انجام دینے کے بارے میں شک کرے، مثلاً نہیں جانتا کہ اس نے تشهد پڑھا ہے یا نہیں، ایک سجدہ بجالایا ہے یا دو سجدے، بعض اوقات نماز کی رکعتوں میں شک کرتا ہے، مثلاً نہیں جانتا اس وقت تیسری رکعت پڑھ رہا ہے یا چوتھی۔

نماز میں شک کے بارے میں کچھ خاص احکام ہیں اور ان سب کا اس مختصر کتاب میں بیان کرنا امکان سے خارج ہے، لیکن خلاصہ کے طور پر اقسام شک اور ان کے احکام بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

### نماز میں شک کی قسمیں (۱):

۱۔ نماز کے اجزاء میں شک:

الف: اگر نماز کے اجزاء کو بجالانے میں شک کرے، یعنی نہیں جانتا ہو کہ اس جزء کو بجالایا ہے یا نہیں، اگر اس کے بعد والا جزء ابھی شروع نہ کیا ہو، یعنی ابھی فراموش شدہ جزء کی جگہ سے نہ گزرا ہو تو اسے بجالانا چاہئے۔ لیکن اگر دوسرے جزء میں داخل ہونے کے بعد شک پیش آئے، یعنی نکل شک جزء کی جگہ سے گزر گیا ہو، تو ایسے شک پر اعتبار کئے بغیر نماز کو جاری رکھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

ب۔ اگر نماز کے کسی جزء کے صحیح ہونے میں شک کرے، یعنی نہ جانتا ہو کہ نماز کے جس جزء کو بجالایا ہے، صحیح بجالایا ہے، یا نہیں، اس صورت میں شک کے بارے میں اعتنا نہ کرے اور اس جزء کو صحیح مان کر نماز جاری رکھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

۲۔ رکعتوں میں شک ❖

وہ شک جو نماز کو باطل کرتے ہیں (۱):

۱۔ اگر دو رکعتی یا سہ رکعتی نماز جیسے صبح کی نماز یا مغرب کی نماز میں، رکعتوں میں شک پیش آئے تو نماز باطل ہے۔

۲۔ ایک اور ایک سے زیادہ رکعتوں میں شک کرنا، یعنی اگر شک کرے ایک رکعت پڑھی ہے یا زیادہ، نماز باطل ہے۔

۳۔ اگر نماز کے دوران یہ نہ جانتا ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھ چکا ہے تو اسکی نماز باطل ہے۔

❖ وہ شک جن کی پروا نہ کرنی چاہئے: (۲)

۱۔ مستحی نمازوں میں

۲۔ نماز جماعت میں۔ ان دونوں کی وضاحت بعد میں کی جائے گی۔

۳۔ سلام کے بعد اگر نماز تمام کرنے کے بعد اس کی رکعتوں یا اجزاء میں شک ہو جائے تو ضروری نہیں ہے، نماز کو دوبارہ پڑھیں۔

۴۔ اگر نماز کا وقت گزرنے کے بعد شک کرے کہ نماز پڑھی یا نہیں؟ تو نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۱) توضیح المسائل رم ۱۱۶۵۔ (۲) توضیح المسائل رم ۱۱۶۸۔

❖ نماز کی رکعتوں میں شک کے اور مواقع ہیں چونکہ ان کا اتفاق کم ہوتا ہے لہذا ان کے بیان سے چشم پوشی کرتے ہیں مزید وضاحت کے لئے توضیح المسائل ۱۱۶۵ تا ۱۲۰۰ ملاحظہ کیجئے۔

## چار رکعتی نماز میں شک (۱)

شک	قیام کی حالت میں	رکوع میں	رکوع کے بعد	سجدہ میں	سجدوں کے بعد بیٹھی حالت میں	نماز صحیح ہونے پر نماز گزار کا فریضہ
۱۲ اور ۱۳ میں شک	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	تین پر بنا رکھ کر اور ایک رکعت نماز پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجالائے۔ (۱۱۱۱)
۱۳ اور ۱۴ میں شک	باطل	باطل	باطل	باطل	صحیح	چار پر بنا رکھ کر نماز تمام کرے اور اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے۔
۱۳ اور ۱۴ میں شک	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	صحیح	چار پر بنا رکھ کر نماز تمام کرنے کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر بجالائے۔
۱۳ اور ۱۵ میں شک	صحیح	باطل	باطل	باطل	صحیح	اگر قیام کی حالت میں شک پیش آئے، رکوع کئے بغیر بیٹھ جائے اور نماز تمام کر کے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھ کر پڑھے۔ (۱۱۱۱) اور اگر بیٹھے ہوئے شک پیش آئے تو چار پر بنا رکھ کر نماز تمام کر کے دو سجدہ ہو بجالائے۔

(۱) توضیح المسائل، ۱۱۹۹م، العروة الوثقی ج ۲ ص ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲

## یاد دہانی:

۱۔ جو کچھ نماز میں پڑھایا انجام دیا جاتا ہے وہ نماز کا حصہ یا ایک جزء ہے۔  
 ۲۔ اگر نماز گزار شک کرے کہ نماز کے کسی جزء کو پڑھا ہے یا نہیں، مثلاً شک کرے کہ دوسرا سجدہ بجالایا ہے یا نہیں، اگر دوسرے جزء میں داخل نہ ہوا ہو تو اس جزء کو بجالانا چاہئے، لیکن اگر بعد والے جزء میں داخل ہوا ہو تو شک کی پروا نہ کرے، اس لحاظ سے اگر مثلاً بیٹھے ہوئے، تشهد کو شروع کرنے سے پہلے شک کرے کہ ایک سجدہ بجالایا ہے یا دو، تو ایک اور سجدہ کو بجالانا چاہئے۔ لیکن اگر تشهد کے دوران یا کھڑے ہونے کے بعد شک کرے، تو ضروری نہیں ہے کہ سجدہ کو بجالائے بلکہ نماز کو جاری رکھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔

۳۔ نماز کے اجزاء میں سے کسی جزء کو بجالانے کے بعد شک کرے، مثلاً حمد یا اس کے ایک لفظ کو پڑھنے کے بعد شک کرے کہ صحیح بجالایا ہے یا نہیں، اس شک پر توجہ نہ کرے اور ضروری نہیں اس کو دوبارہ بجالائے، بلکہ نماز کو جاری رکھے، صحیح ہے۔

۴۔ اگر مستحی نمازوں کی رکعتوں میں شک کرے، تو دو پر بنا رکھنا چاہئے چونکہ نماز وتر کے علاوہ تمام مستحی نمازیں دو رکعتی ہیں، اگر ان میں ایک اور دو یا دو اور بیشتر میں شک پیش آئے تو دو پر بنا رکھے، نماز صحیح ہے۔

۵۔ نماز جماعت میں، اگر امام جماعت شک کرے لیکن ماموم کو شک نہ ہو تو مثلاً اللہ اکبر کہہ کر

\*\*\* حضرت آیت اللہ خوئی کے فتویٰ کے مطابق اگر ذکر سجدہ کے بعد شک پیش آئے اور حضرت آیت اللہ گلپایگانی کے فتویٰ کے مطابق اگر شک ذکر واجب کے بعد پیش آئے تو شک کا حکم وہی ہے جو بیٹھنے کی حالت میں ہے۔ (مسئلہ ۱۱۹۹)  
 \*\*\* (اراکی - خوئی) احتیاط واجب کی بنا پر کھڑے ہو کر پڑھے (م ۱۱۹۱) (گلپایگانی) ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھے۔  
 (۱۲۰۸م)

\*\*\* (گلپایگانی) اس صورت میں احتیاط لازم ہے کہ نماز کے بعد احتیاط کے طور پر دو سجدہ ہو بجالائے۔ (مسئلہ ۱۲۰۸)

امام کو مطلع کرے، امام جماعت کو اپنے شک پر اعتنا نہیں کرنا چاہئے، اور اسی طرح اگر ماموم نے شک کیا لیکن امام جماعت شک نہ کرے، تو جس طرح امام جماعت نماز کو انجام دے ماموم کو بھی اسی طرح عمل کرنا چاہئے اور نماز صحیح ہے۔

۶۔ اگر نماز کو باطل کرنے والے شکلیات میں سے کوئی شک پیش آئے، تو تھوڑی سی فکر کرنی چاہئے اور اگر کچھ یاد نہ آیا اور شک باقی رہا تو نماز کو توڑ کر دوبارہ شروع کرنا چاہئے۔

### نماز احتیاط:

۱۔ جن مواقع پر نماز احتیاط واجب ہوتی ہے، جیسے ۳ اور ۴ میں شک وغیرہ سلام پھیرنے کے بعد نماز کی حالت کو توڑے بغیر اور کسی مبطل نماز کو انجام دئے بغیر اٹھنا چاہئے اور اذان و اقامت کہے بغیر تکبیر کہہ کر نماز احتیاط پڑھے۔

### نماز احتیاط اور دیگر نمازوں میں فرق:

◆ اس کی نیت کو زبان پر نہیں لانا چاہئے۔

◆ اس میں سورہ اور قنوت نہیں ہے۔ (گرچہ در کعتی بھی ہو)

◆ حمد کو آہستہ پڑھنا چاہئے۔ (احتیاط واجب کی بنا پر) ❁

۲۔ اگر نماز احتیاط ایک رکعت واجب ہو، تو دونوں سجدوں کے بعد، تشهد پڑھ کر سلام پھیر دے اور

اگر دو رکعت واجب ہو تو پہلی رکعت میں تشهد اور سلام نہ پڑھے بلکہ ایک اور رکعت (تکبیرۃ الاحرام کے بغیر)

پڑھے اور دوسری رکعت کے اختتام پر تشهد پڑھنے کے بعد سلام پڑھے۔ (۱)

(۱) توضیح المسائل ۱۳۱۵-۱۳۱۶۔

❁ گلاب یگانہ - خوئی) سورہ حمد کو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (مسئلہ ۱۳۲۵)

سجدہ سہو:

۱۔ جن مواقع پر سجدہ سہو واجب ہوتا ہے، جیسے بیٹھنے کی حالت میں ۴ اور ۵ کے درمیان شک کی صورت میں تو نماز کا سلام پھیرنے کے بعد سجدہ میں جائے اور کہے: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ بلکہ بہتر ہے اس طرح کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ ۞

اس کے بعد بیٹھے اور دوبارہ سجدہ میں جا کر مذکورہ ذکر دوں میں سے ایک کو پڑھے اس کے بعد بیٹھے

اور تشہد پڑھ کے سلام پھیر دے۔ (۱)

۲۔ سجدہ سہو میں تکبیرۃ الاحرام نہیں ہے۔

سبق ۲۳ و ۲۴ کا خلاصہ

۱۔ اگر نماز گزار نماز کے بعد والے جزء میں داخل ہونے سے قبل پہلے والے جزء کے بارے میں

شک کرے تو اسے پہلا والا جزء بجالانا ضروری ہے۔

۲۔ اگر محل کے گزرنے کے بعد نماز کے کسی جزء کے بارے میں شک کرے تو اس کی پروا نہ

کرے۔

۳۔ اگر نماز کے کسی جزء کے صحیح ہونے کے بارے میں شک کرے تو اس پر اعتنا نہ کرے۔

۴۔ اگر دو رکعتی یا تین رکعتی نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے تو نماز باطل ہے۔

۵۔ درج ذیل مواقع میں شک پر اعتنا نہیں کیا جاسکتا:

مستحی نمازوں میں

◆ نماز جماعت میں

(۱) توضیح المسائل، ص ۱۱۵

۞ (خوئی) احتیاطاً واجب ہے دوسرا جملہ پڑھا جائے۔ (مسئلہ ۱۳۵۹)

◆ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد

◆ نماز کا وقت گزرنے کے بعد۔

۶۔ جن مواقع پر رکعتوں میں شک کرنا نماز کو باطل نہیں کرتا، اگر شک کا بیشتر طرف چار سے زائد نہ ہو تو بیشتر پر بنا رکھا جائے۔

۷۔ نماز احتیاط نماز کی اجتمالی کمی کی تلافی ہے، پس ۱۳ اور ۴ کے درمیان شک کی صورت میں ایک رکعت نماز احتیاط پڑھی جائے اور ۲ اور ۴ کے درمیان شک کی صورت میں دو رکعت نماز احتیاط پڑھی جائے۔

۸۔ نماز احتیاط اور دیگر نمازوں کے درمیان حسب ذیل فرق ہے:

◆ نیت کو زبان پر نہ لایا جائے۔

◆ سورہ اور قنوت نہیں ہے۔

◆ حمد کو آہستہ پڑھا جائے۔

۹۔ سجدہ سہو کو نماز کے فوراً بعد بجالانا چاہئے اور دو سجدے ایک ساتھ میں، اس میں تکبیرۃ الاحرام نہیں ہے۔

(؟) سوالات:

۱۔ اگر نماز گزار تہیجات اربعہ کے پڑھتے وقت شک کرے کہ تشهد کو پڑھا ہے یا نہیں تو اس کا حکم کیا ہے؟

۲۔ جزائے نماز میں شک کی چار مثالیں بیان کیجئے؟

۳۔ اگر صبح یا مغرب کی نماز میں رکعتوں کی تعداد کے بارے میں شک ہو جائے تو فریضہ کیا ہے؟

۴۔ اگر چار رکعتی نماز کے رکوع میں شک کرے کہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی تو حکم کیا ہے؟

۵۔ اگر کوئی شخص ۴ بجے بعد از ظہر شک کرے کہ نماز ظہر و عصر پڑھی ہے یا نہیں تو اس کا فریضہ کیا ہے؟

- ۶۔ جو شخص تکبیرۃ الاحرام کہنے کے بعد شک کرے کہ صحیح کہا ہے یا نہیں تو اس کا فریضہ کیا ہے؟
- ۷۔ اگر قیام کی حالت میں ۱۴ اور ۵ کے درمیان شک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟
- ۸۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ نماز احتیاط میں کیوں حمد کو آہستہ پڑھنا چاہئے؟
- ۹۔ کیا آپ کو آج تک کبھی نماز میں کوئی شک پیش آیا ہے؟ اگر جواب مثبت ہو تو وضاحت کیجئے کہ پھر کیسے عمل کیا ہے؟
- ۱۰۔ سجدہ سہو کو بجالانے کی کیفیت بیان کیجئے؟

## مسافر کی نماز

انسان کو سفر میں چار رکعتی نمازوں کو دو رکعتی (قصر) بجالانا چاہئے، بشرطیکہ اس کا سفر ۸ فرسخ یعنی تقریباً ۴۵ کلومیٹر سے کم نہ ہو۔ (۱)

چند مسائل:

- ۱۔ اگر مسافر ایسی جگہ سے سفر پر نکلے، جہاں پر اس کی نماز تمام ہو، جیسے وطن اور کم از کم چار فرسخ جا کر چار فرسخ واپس آ جائے تو اس سفر میں بھی اس کی نماز قصر ہے۔ (۲)
- ۲۔ مسافرت پر جانے والے شخص کو اس وقت نماز قصر پڑھنی چاہئے جب کم از کم وہ اتنا دور پہنچے کہ اس جگہ کی دیوار کو نہ دیکھ سکے اور وہاں کی اذان کو بھی نہ سن سکے۔ اگر اتنی مقدار دور ہونے سے پہلے نماز پڑھنا چاہے تو تمام پڑھے۔ (۳)

(۱) توضیح المسائل، ص ۱۷۳، نماز مسافر۔ (۲) توضیح المسائل، ص ۱۷۲ و ۱۷۳۔

(۳) توضیح المسائل، نماز مسافر آٹھویں شرط۔

چار رکعتی نماز کو دو رکعتی کے مقابلہ میں نماز کو تمام کہتے ہیں۔

اس فاصلہ کو ”صدرخص“ کہتے ہیں

خونکی۔ اراکی) اس قدر دور چلا جائے کہ وہاں کی اذان نہ سن سکے اور وہاں کے باشندے اس کو نہ دیکھ سکیں۔ اس کی

علامت یہ ہے کہ وہ وہاں کے باشندوں کو نہ دیکھ سکے۔ (م ۱۲۹۲)

۳۔ اگر مسافر ایک جگہ سے سفر شروع کرے، جہاں نہ مکان ہو اور نہ کوئی دیوار، جب وہ ایک ایسی جگہ پر پہنچے کہ اگر اس کی دیوار ہوتی تو وہاں سے نہ دیکھی جاسکتی، تو نماز کو قصر پڑھے۔ (۱)

۴۔ اگر مسافر ایک ایسی جگہ جانا چاہتا ہو، جہاں تک پہنچنے کے دورا تے ہوں، ان میں سے ایک راستہ ۸ فرسخ سے کم اور دوسرا راستہ ۸ فرسخ یا اس سے زیادہ ہو، تو ۸ فرسخ یا اس سے زیادہ والے راستے سے جانے کی صورت میں نماز قصر پڑھے اور اگر اس راستے سے جائے جو ۸ فرسخ سے کم ہے، تو نماز تمام یعنی چار رکعتی پڑھے۔ (۲)

### درج ذیل مواقع پر سفر میں نماز پوری پڑھنی چاہیے

- ۱۔ آٹھ فرسخ طے کرنے سے پہلے اپنے وطن سے گزرے یا ایک جگہ پر دس دن ٹھہرے۔
- ۲۔ پہلے سے قصد و ارادہ نہ کیا ہو کہ آٹھ فرسخ تک سفر کرے اور اس سفر کو قصد کے بغیر طے کیا ہو، جیسے کوئی کسی گم شدہ کو ڈھونڈنے نکلتا ہے۔
- ۳۔ درمیان راہ، سفر کے قصد کو توڑ دے، یعنی چار فرسخ تک پہنچنے سے پہلے آگے بڑھنے سے منصرف ہو جائے اور واپس لوٹے۔
- ۴۔ جس کا مشغلہ مسافرت ہو، جیسے ریل اور شہر سے باہر جانے والی گاڑیوں کے ڈرائیور، ہوائی جہاز کے پائلٹ اور کشتی کے ناخدا (اگر سفر ان کا مشغلہ ہو)۔
- ۵۔ جس کا سفر حرام ہو، جیسے، وہ سفر جو ماں باپ کے لئے اذیت و آزار کا باعث بنے۔ (۳)

(۱) توضیح المسائل، م ۱۳۲۱

(۲) توضیح المسائل، م ۱۱۷۹

(۳) توضیح المسائل، نماز مسافر.

• (اراکی - خوئی) جہاں کوئی سکونت نہیں کرتا، اگر ایسی جگہ پر پہنچے جہاں اگر سکونت کرنے والے ہوتے تو انھیں نہ دیکھ سکتے۔

درج ذیل جگہوں پر نماز تمام ہے:

۱۔ وطن میں۔

۲۔ اس جگہ پر جہاں جانتا ہے یا پہلے سے طے ہے کہ دس دن وہاں پر ٹھہرے گا۔

۳۔ اس جگہ پر جہاں پرتیس دن شکر و تذبذب میں گزارے ہوں، یعنی نہیں جانتا تھا کہ ٹھہرے گا یا چلا جائے گا اور اسی حالت میں وہاں پرتیس دن رہا اور کہیں گیا بھی نہیں، اس صورت میں تیس دن گزارنے کے بعد نماز کو تمام پڑھے۔ (۱)

وطن کہاں پر ہے؟

۱۔ وطن، وہ جگہ ہے جسے انسان نے اپنی رہائش اور زندگی گزارنے کے لئے انتخاب کیا ہو، خواہ وہ وہاں پر پیدا ہوا ہو اور وہ اس کے ماں باپ کا وطن ہو، یا خود اس نے اس جگہ کو زندگی گزارنے کے لئے اختیار کیا ہو۔ (۲)

۲۔ جب تک انسان اپنے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ کو ہمیشہ رہنے کی غرض سے قصد نہ کرے، وہ اس کے لئے وطن شمار نہیں ہوگا۔ (۳) ❁

۳۔ اگر کوئی شخص ایک ایسی جگہ پر کچھ مدت رہائش کا قصد کرے، جو اس کا اصل وطن نہیں ہے اور اس کے بعد کسی دوسری جگہ چلا جائے، تو وہ اس کے لئے وطن شمار نہیں ہوگا، جیسے طالب علم، جو تحصیل علم کے

(۱) توضیح المسائل بشرط چارم، مسئلہ ۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰۔

(۲) توضیح المسائل، م، ۱۳۲۹۔

(۳) توضیح المسائل، م، ۱۳۳۱۔

❁ (گلابی گانی۔ خوبی) جس جگہ کو انسان اپنی رہائش قرار دے اور وہاں کے رہنے والوں کی طرح وہاں پر زندگی بسر کرے، اگر اس کے لئے کوئی مسافرت پیش آئے اور اس کے بعد اسی جگہ واپس لوٹے، اگر چہ وہاں پر ہمیشہ رہنے کا ارادہ بھی نہ رکھتا ہو، اس کے لئے وطن حساب ہوگا۔ (مسئلہ ۱۳۳۰)

لئے کچھ مدت تک کسی شہر میں رہتا ہے۔ (۱)

۴۔ اگر کوئی شخص ہمیشہ رہائش کے قصد کے بغیر ایک جگہ پر اتنی مدت تک سکونت کرے کہ لوگ اسے وہاں کا ساکن سمجھ لیں، تو وہ جگہ اس کے لئے وطن کا حکم رکھتی ہے۔ (۲)

۵۔ اگر کوئی شخص ایک ایسی جگہ پر پہنچ جائے جو پہلے اس کا وطن تھا لیکن اس وقت اسے نظر انداز کیا ہے، تو وہاں پر نماز کو تمام نہیں پڑھنا چاہئے، اگرچہ کوئی دوسرا وطن بھی اپنے لئے اختیار نہ کیا ہو۔ (۳)

۶۔ مسافر سفر سے لوٹتے وقت جب اپنے وطن کی دیوار کو دیکھ لے ۞ اور وہاں کی اذان سن سکے تو

نماز پوری پڑھنی چاہئے۔ (۴)

دس روز کا قصد:

۱۔ اگر کسی مسافر نے کہیں پر دس دن ٹھہرنے کا قصد کیا اور دس دن سے زیادہ وہاں پر ٹھہرا، تو دوبارہ

سفر نہ کرنے تک نماز کو تمام پڑھے، ضروری نہیں ہے کہ دس دن ٹھہرنے کا قصد کرے۔ (۵)

۲۔ اگر مسافر دس دن کے قصد سے منصرف ہو جائے:

الف: اگر چار رکعتی نماز کے پڑھنے سے پہلے منصرف ہو گیا ہو تو، اسے نماز قصر پڑھنی چاہئے

ب: اگر ایک چار رکعتی نماز پڑھنے کے بعد اپنے قصد سے منصرف ہو جائے تو جب تک وہاں رہے

نماز کو تمام پڑھے۔ (۶)

(۲) توضیح المسائل، ۱۴۲۱م۔

(۱) توضیح المسائل، ۱۳۳۰م۔

(۳) توضیح المسائل، ۱۳۱۹م۔

(۳) توضیح المسائل، ۱۳۳۲م۔

(۶) توضیح المسائل، ۱۳۳۲م۔

(۵) توضیح المسائل، ۱۴۲۷م۔

۞ (اراکی) جب اہل وطن اسے دیکھیں اور وہ وہاں سے اذان سن سکے (خونگی) جب اپنے اہل وطن کو دیکھ لے اور وہاں کی

اذان سن سکے (۱۳۲۰، ۱)

جس مسافر نے نماز تمام پڑھی ہو:

الف: اگر نہ جانتا ہو کہ مسافر کو نماز قصر پڑھنی چاہئے، تو جو نمازیں اس نے پڑھی ہیں وہ صحیح

ہیں۔ (۱)

ب: حکم سفر کو جانتا تھا لیکن اس کے بعض جزئیات کو نہیں جانتا تھا یا نہیں جانتا تھا کہ مسافر ہے تو

اسے پڑھی ہوئی نمازوں کو پھر سے پڑھنا چاہئے۔ (۲) ❖

مسافر نہ ہونے کے باوجود نماز قصر پڑھی ہو تو:

جسے نماز تمام پڑھنی چاہئے، اگر قصر پڑھے تو بہر صورت اس کی نماز باطل ہے۔ (۳) ❖❖

### سبق: ۲۵ کا خلاصہ

۱۔ انسان کو سفر میں چار رکعتی نمازوں کو دو رکعتی بجالانا چاہئے بشرطیکہ اس کا سفر ۸ فرسخ سے کم نہ

ہو۔

۲۔ سفر میں اس وقت نماز کو قصر پڑھنا چاہئے جب مسافر اتنا دور چلائے جائے کہ وہاں سے اس

جگہ کی دیوار کو نہ دیکھ سکے اور وہاں کی اذان نہ سن سکے۔

۳۔ اگر مسافر ایک ایسے محل سے اپنا سفر شروع کرے کہ اس کی کوئی دیوار نہ ہو، تو اسے فرض کرنا

چاہئے کہ اگر دیوار ہوتی تو کس مقام سے قابل دید نہ ہوتی۔

(۱) توضیح المسائل، م، ۱۳۵۹

(۲) توضیح المسائل، م، ۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲

(۳) توضیح المسائل، م، ۱۳۶۳

❖ (گھاپا یگانہ - خوئی) اگر وقت گزرنے کے بعد جان لے تو قضا نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۳۶۹)

❖ (خوئی) مگر یہ کہ مسافر نے کسی جگہ پر دس دن ٹھہرنے کا قصد کیا ہو اور حکم مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے نماز قصر پڑھی

ہو۔ (مسئلہ ۱۳۷۲)

۴۔ درج ذیل مواقع پر نماز تمام ہے:

- ◆ ۸ فرسخ کا سفر طے کرنے سے پہلے اپنے وطن میں پہنچ جائے۔
- ◆ جس سفر میں آٹھ فرسخ طے کرنے کا قصد نہ ہو۔
- ◆ جس کا مشغلہ مسافرت ہو، اس سفر میں جو اس کا مشغل ہے۔
- ◆ جو حرام سفر انجام دے۔

۵۔ اپنے وطن اور اس جگہ پر، جہاں دس دن ٹھہرنے کا قصد کیا جائے، نماز تمام ہے۔

۶۔ وطن اس جگہ کو کہتے ہیں جسے انسان نے اپنی رہائش اور زندگی بسر کرنے کے لئے اختیار کیا ہو۔

۷۔ جب تک انسان اپنے اصلی وطن کے علاوہ کسی اور جگہ پر ہمیشہ رہنے کا قصد نہ کرے، وہ جگہ

اس کا وطن شمار نہیں ہوگی۔

۸۔ مسافر اپنے وطن لوٹنے وقت جب ایسی جگہ پر پہنچ جائے کہ وہاں سے شہر کی دیوار کو دیکھ لے اور

اس جگہ کی اذان کو سن سکے، تو اسے نماز تمام پڑھنی چاہئے۔

۹۔ جو شخص نہیں جانتا کہ مسافر کی نماز قصر ہے اور نماز کو تمام بجالائے تو اس کی نماز صحیح ہے لیکن اگر

اصل مسئلہ کو جانتا ہو اور بعض جزئیات کو نہ جاننے کی وجہ سے نماز کو تمام بجالایا ہو، تو نماز کو دوبارہ بجالائے۔

۱۰۔ جسے نماز تمام پڑھنی چاہئے، اگر قصر پڑھے تو ہر حالت میں اس کی نماز باطل ہے۔

### (؟) سوالات:

۱۔ سفر کے دوران یومیہ نمازوں میں کم ہونے والی رکعتوں کی کل تعداد کتنی ہے؟

۲۔ ایک شخص اپنے گاؤں کے مشرق میں ۳۲ کلومیٹر کی دوری پر واقع ایک گاؤں کے لئے سفر کرتا

ہے پھر وہاں سے ۵۰ کلومیٹر کی دوری پر مغرب میں واقع ایک اور گاؤں کی طرف سفر کرتا ہے اور پھر اپنے وطن

کی طرف لوٹتا ہے۔ یہ بتائیے کہ اس کی نماز ان دو گاؤں اور درمیان راہ میں تمام ہے یا قصر؟

۳۔ سرکاری ملازم اور فوجی افسر جو نوکری کی وجہ سے کئی سال ایک جگہ پر رہتے ہیں، کیا وہ جگہ ان

کے لئے وطن شمار ہوتی ہے۔؟

۴۔ کسی جگہ کے وطن ہونے کا معیار کیا ہے؟

۵۔ ایک کسان جو اپنے گھر سے تین فرسخ کی دوری پر واقع کھیت پر روزانہ کھیتی باڑی کرنے

جاتا ہے اور شام کو واپس گھر آتا ہے، اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

۶۔ ایک شخص کسی کام کے سبب گاؤں سے شہر آیا ہے، واپس اپنے گاؤں جاتے وقت اسے نماز

تمام پڑھنی چاہئے یا قصر؟

۷۔ ایک مسافر نے بھولے سے نماز تمام پڑھی ہے، کیا اس کی نماز صحیح ہے یا نہ؟

## قضا نماز

تیرہویں سبق میں بیان کیا گیا کہ قضا نماز، اس نماز کو کہتے ہیں جو وقت گزرنے کے بعد پڑھی

جائے۔

واجب نمازیں اپنے وقت پر پڑھنی چاہئے، اگر کسی عذر کے بغیر اس سے کوئی نماز قضا ہو جائے تو وہ

گناہگار ہے اور اسے توبہ کرنا چاہئے اور اس کی قضا بھی بجالاتا چاہئے۔

۱۔ دو صورتوں میں نماز کی قضا بجالاتا واجب ہے:

الف: واجب نماز وقت کے اندر نہ پڑھی گئی ہو۔

ب: وقت گزرنے کے بعد پتہ چلے کہ پڑھی گئی نماز باطل تھی۔ (۱)

۲۔ جس کے ذمہ قضا نماز ہو، اسے اس کے پڑھنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے، لیکن اس کو فوری

بجالاتا واجب نہیں ہے۔ (۲)

(۱) توضیح المسائل، ۱۳۷۰م۔ ۱۳۷۱

(۲) توضیح المسائل، ۱۳۷۲م

### ۳۔ قضا نماز کی نسبت انسان کی مختلف حالتیں:

- ◆ انسان جانتا ہے کہ اس کی کوئی قضا نماز نہیں ہے، تو کوئی چیز اس پر واجب نہیں ہے۔
  - ◆ انسان شک میں ہے کہ اس کی کوئی نماز قضا ہوئی ہے یا نہیں، تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔
  - ◆ احتمال ہو کہ کوئی نماز قضا ہوئی ہے، تو مستحب ہے احتیاط کے طور پر اس نماز کی قضا بجالائے۔
- جانتا ہو کہ قضا نماز اس کے ذمہ ہے لیکن ان کی تعداد نہیں جانتا ہو، مثلاً نہیں جانتا ہو کہ چار نمازیں تھیں یا پانچ، اس صورت میں کم تر کو پڑھے تو کافی ہے۔

◆ قضا نمازوں کی تعداد کو جانتا ہے، تو ان کو بجالانا چاہئے۔ (۱)

- ۴۔ یومیہ نمازوں کی قضا کو ترتیب سے پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً اگر کسی نے ایک دن عصر کی نماز اور دوسرے دن ظہر کی نماز نہ پڑھی ہو تو ضروری نہیں ہے پہلے عصر کی قضا پڑھے پھر ظہر کی۔ (۲)
- ۵۔ قضا نماز جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جاسکتی ہے، خواہ امام جماعت کی نماز ادا ہو یا قضا اور ضروری نہیں ہے کہ امام و ماموم دونوں ایک ہی نماز پڑھتے ہوں، یعنی اگر صبح کی قضا نماز کو امام کی ظہر یا عصر کی نماز کے ساتھ پڑھیں تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ (۳)

۶۔ اگر کسی مسافر کی ظہر، عصر یا عشا کی نماز (جو اسے قصر پڑھنی تھی) قضا ہو جائے تو اسے اس کی قضا دور کعتی پڑھنی چاہے، اگرچہ اس قضا کو حضر میں بجالائے۔ (۴)

۷۔ سفر میں روزہ نہیں رکھے جاسکتے، حتیٰ قضا روزے بھی، لیکن قضا نماز سفر میں پڑھی جاسکتی

ہے۔ (۵)

(۱) توحیح المسائل، م، ۱۳۴۲، ۱۳۸۳۔

(۲) توحیح المسائل، م، ۱۳۷۵۔

(۳) توحیح المسائل، م، ۱۳۸۸۔

(۴) توحیح المسائل، م، ۱۳۶۸۔

(۵) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۲۲۳، ۵۵ و العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۳۲، ۱۰۴۔

✽ (اراک) ترتیب سے پڑھی جائے (مسئلہ ۱۳۶۸)

۸۔ اگر کوئی شخص سفر میں، حضر میں قضا ہوئی نماز کو بجالانا چاہئے تو وہ ظہر، عصر اور عشا کی قضا نمازوں کو چار رکعتی بجالائے۔ (۱)

۹۔ قضا نماز کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے، یعنی صبح کی قضا نماز کو ظہر یا رات میں پڑھا جاسکتا ہے۔ (۲)

### باپ کی قضا نماز:

۱۔ جب تک انسان زندہ ہے، اگر نماز پڑھنے سے عاجز بھی ہو، کوئی دوسرا شخص اس کی نماز میں قضا کے طور پر نہیں پڑھ سکتا۔ (۳)

۲۔ باپ کے مرنے کے بعد اس کی قضا نماز میں اور روزے اس کے بڑے بیٹے پر واجب ہیں، اسے چاہئے اپنے باپ کی قضا نماز میں اور روزے بجالائے اور ماں کی قضا شدہ نماز میں اور روزے بجالانا احتیاط مستحب ہے۔ (۴)

۳۔ باپ کی قضا نمازوں کے بارے میں بڑے بیٹے کی مختلف حالتیں:

الف: جانتا ہے اسکے باپ کی قضا نماز میں ہیں اور:

◆ ان کی تعداد کو نہیں جانتا ہے، تو ان کی قضا بجالائے۔

◆ ان کی تعداد کو نہیں جانتا، تو کم تر تعداد کو بجالائے تو کافی ہے۔

(۱) توفیح المسائل، م، ۱۳۶۸

(۲) تحریر الوسیلہ، ج، ۱، ص، ۲۹۳، العروة الوثقی، ج، ۱، ص، ۳۳، م، ۱۰

(۳) توفیح المسائل، م، ۱۳۸۷

(۴) توفیح المسائل، م، ۱۳۹۰

﴿اراکی﴾ ماں کی قضا نماز اور روزے بھی بجالانا چاہئے (مسئلہ ۱۲۸۲) (گلیا بیگانی) احتیاط واجب ہے کہ ماں کی قضا نماز میں

اور روزے بھی بجالائے (مسئلہ ۱۳۹۹)

- ◆ شک رکھتا ہے کہ بجالا یا ہے یا نہیں: تو احتیاط واجب کے طور پر قضا بجالائے۔ (۱)
- ب: شک رکھتا ہے کہ باپ کی کوئی نماز قضا تھی یا نہیں؟ تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔ (۲)
- ۴۔ اگر بیٹا اپنے ماں باپ کی قضا نمازیں بجالانا چاہتا ہو تو اسے اپنی تکلیف کے مطابق عمل کرنا چاہئے، یعنی صبح، مغرب اور عشا کی نماز کو بلند آواز سے پڑھے۔ (۳)
- ۵۔ اگر بڑا بیٹا، اپنے باپ کی قضا نماز دروزہ بجالانے سے پہلے فوت ہو تو دوسرے بیٹے پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔ (۴) ❁

### سبق: ۲۶ کا خلاصہ

- ۱۔ باطل اور قضا نمازوں کی قضا واجب ہے۔
- ۲۔ اگر کوئی شخص نہ جانتا ہو کہ اس کی کوئی نماز قضا ہوئی ہے یا نہیں، تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔
- ۳۔ اگر جانتا ہو کہ نماز قضا ہوئی ہے لیکن اس کی مقدار نہ جانتا ہو تو کم تر مقدار کو بجالائے، کافی ہے۔
- ۴۔ قضا نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے۔

(۱) توضیح المسائل، م، ۱۳۹۰-۱۳۹۲

(۲) توضیح المسائل، م، ۱۲۹۱

(۳) توضیح المسائل، م، ۱۳۹۵

(۴) توضیح المسائل، م، ۱۳۹۸

❁ (گھپائی گئی) اگر باپ اور بیٹے کی وفات کے درمیان اتنا فاصلہ گزرا ہو کہ بیٹا باپ کی قضا نماز اور روزہ بجالاسکتا تھا، تو دوسرے بیٹے پر کوئی چیز واجب نہیں ہے، البتہ اگر یہ فاصلہ زیادہ نہ تھا تو احتیاط واجب کے طور پر دوسرے بیٹے کو باپ کی قضا نماز و روزہ بجالانا چاہئے۔ (مسئلہ ۱۳۹۷)

- ۵۔ قضا نماز کو ہر وقت بجالایا جاسکتا ہے، خواہ شب ہو یا دن، سفر میں ہو یا حضر میں۔
- ۶۔ باپ کے مرنے کے بعد اس کے بڑے بیٹے پر اس کی قضا نمازیں اور روزے واجب ہیں۔
- ۷۔ اگر بیٹا نہ جانتا ہو کہ باپ کی کوئی نماز قضا ہوئی ہے یا نہیں، تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔
- ۸۔ اگر کسی کا کوئی بیٹا نہ ہو یا بڑا بیٹا باپ کی قضا نمازیں اور روزے بجالانے سے پہلے مر گیا ہو تو اس کی قضا نمازیں اور روزے کسی دوسرے بیٹے پر واجب نہیں ہیں۔

### (؟) سوالات:

- ۱۔ ادا اور قضا نماز میں کیا فرق ہے؟
- ۲۔ جسے یہ معلوم ہو کہ اس کی کچھ نمازیں قضا ہوئی ہیں، لیکن ان کی تعداد نہ جانتا ہو تو اس کا فرض کیا ہے؟
- ۳۔ اگر کوئی شخص نماز ظہر و عصر کے بعد صبح کی قضا نماز بجالانا چاہے تو کیا اسے قرأت بلند پڑھنی چاہئے یا آہستہ؟
- ۴۔ ایک بیٹا یہ نہیں جانتا کہ اس کے باپ کی کوئی قضا نماز ہے کہ نہیں اور اس کے باپ نے بھی اسے کچھ نہیں کہا ہے، اس کا فرض کیا ہے؟

## نماز جماعت

ملت اسلامیہ کا اتحاد، ان مسائل میں سے ہے جن کی اسلام میں انتہائی اہمیت ہے اور اس کے تحفظ اور جاری رہنے کے لئے خاص منصوبے مرتب کئے گئے ہیں، انہیں میں سے ایک نماز جماعت ہے۔ نماز جماعت میں خاص شرائط کا حامل ایک شخص، آگے کھڑا ہوتا ہے اور باقی لوگ صفوں میں منظم ہو کر اس کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ہم آہنگ نماز بجالاتے ہیں۔

### نماز جماعت کی اہمیت:

نماز جماعت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کے سلسلے میں بہت سی احادیث اور روایات موجود ہیں۔ یہاں پر ہم اس عبادت کی اہمیت کے پیش نظر چند ایک روایات کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

۱۔ نماز جماعت میں شرکت کرنا ہر ایک کے لئے مستحب ہے، خاص کر مسجد کے ہمسایوں کے لئے۔ (۱)

۲۔ مستحب ہے انسان انتظار کرے، تا کہ نماز باجماعت بجالائے۔

۳۔ تاخیر سے پڑھی جانے والی نماز جماعت اول وقت کی فرادگی نماز سے بہتر ہے۔

۴۔ طولانی فرادگی نماز مختصر نماز جماعت سے بہتر ہے۔ (۱)

۵۔ کسی عذر کے بغیر نماز جماعت کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔

۶۔ لا پرواہی کی وجہ سے نماز جماعت میں شریک نہ ہونا جائز نہیں ہے۔ (۲)

### نماز جماعت کے شرائط:

نماز جماعت کے سلسلے میں درج ذیل شرائط کی رعایت ضروری ہے:

۱۔ ماموم کو امام سے آگے کھڑا نہیں ہونا چاہئے بلکہ احتیاط واجب کی بناء پر تھوڑا سا پیچھے کھڑا ہونا

چاہئے

جماعت کے بغیر انفرادی طور پر پڑھی جانے والی نماز کو فرادگی کہتے ہیں۔

۲۔ امام جماعت کی جگہ مامومین کی جگہ سے اونچی نہیں ہونی چاہئے۔

۳۔ امام اور مامومین کے درمیان اور خود نمازیوں کی صفوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہونا

چاہئے۔

۴۔ امام، مامومین اور نمازیوں کی صفوں کے درمیان دیوار یا پردہ جیسی چیز مانع نہیں ہونی چاہئے۔

لیکن مرد اور عورتوں کے درمیان پردہ نصب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۳)

امام جماعت کو بائع و عادل ہونا چاہئے اور نماز کو صحیح طور پر پڑھنا چاہئے۔ (۴)

(۲) توضیح المسائل، ۱۴۰۱م۔

(۱) توضیح المسائل، ۱۴۰۲م۔

(۳) توضیح المسائل، ۱۴۵۳م۔

(۴) العروة الوثقی، ج ۱، ص ۷۷۔

## نماز جماعت میں شرکت کرنا (اقتدا کرنا)

ہر رکعت میں قرأت اور رکوع کے دوران امام جماعت کی اقتداء کی جاسکتی ہے، لہذا اگر رکوع میں امام جماعت کی اقتداء نہ کر سکے تو دوسری رکعت میں اقتداء کرنا چاہئے اور اگر صرف رکوع میں امام جماعت کی اقتداء کر سکے تو ایک رکعت شمار ہوگی۔

نماز جماعت میں شامل ہونے کی مختلف حالتیں:

### پہلی رکعت:

۱۔ قرأت کے دوران۔۔۔ ماموم حمد و سورہ کو پڑھے بغیر باقی اعمال کو امام جماعت کے ساتھ انجام دے۔

۲۔ رکوع میں۔۔۔ رکوع اور باقی اعمال کو امام جماعت کے ساتھ انجام دے (۱)

### دوسری رکعت:

۱۔ قرأت کے دوران۔۔۔۔۔ ماموم حمد اور سورہ کو پڑھے بغیر امام کے ساتھ قنوت، رکوع اور سجدہ بجالائے اور جب امام جماعت تشهد پڑھنے لگے تو ماموم احتیاط واجب کے طور پر ذرا جھک کر بیٹھے اور امام کی نماز دور رکعتی ہونے کی صورت میں ایک رکعت کو فرادئی انجام دے اور نماز کو مکمل کرے اور اگر امام کی نماز تین یا چار رکعتی ہو تو اس کی دوسری رکعت میں جب کہ امام جماعت کی تیسری رکعت ہے، حمد و سورہ پڑھے (اگرچہ امام جماعت تیس جہات اربعہ پڑھ رہا ہو) اور جب امام جماعت تیسری رکعت کو ختم کر کے چوتھی رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو ماموم کو دو سجدوں کے بعد تشهد پڑھنا چاہئے اور اس کے بعد کھڑا ہو کر تیسری رکعت

(۱) توضیح المسائل ص ۱۳۲۔

قنوت کی حالت میں بھی اقتدا کی جاسکتی ہے اور قنوت کو امام کے ساتھ پڑھے اور یہاں پر بھی قرأت کے دوران اقتدا کرنے کی صورت میں اقتدا کرے۔

کی قرأت (تسبیحات اربعہ) کو بجالائے اور نماز کی آخری رکعت میں جب امام جماعت تشہد و سلام پھیرنے کے بعد نماز کو ختم کرے تو ماموم مزید ایک رکعت پڑھے۔ (۱)

۲۔ رکوع میں۔۔ رکوع امام کے ساتھ بجالائے اور باقی نماز بیان شدہ صورت میں انجام دے۔

### تیسری رکعت:

۱۔ قرأت کے دوران۔۔۔ چنانچہ جانتا ہو کہ اقتدا کرنے کی صورت میں حمد و سورہ یا حمد پڑھنے کا وقت ہے تو اسے حمد و سورہ یا صرف حمد پڑھنا چاہئے اور اگر یہ جانتا ہو کہ اتنی فرصت نہیں ہے کہ حمد و سورہ یا صرف حمد پڑھ سکے تو احتیاط واجب کی بنا پر انتظار کرے تاکہ امام جماعت رکوع میں جائے اور رکوع میں ہی اس کی اقتداء کرے۔

۲۔ رکوع میں۔۔۔۔ رکوع میں امام کی اقتدا کرنے کی صورت میں رکوع کو بجالائے اور حمد و سورہ

اس رکعت کے لئے معاف ہے اور باقی نماز کو بیان شدہ صورت میں انجام دے۔ (۲)

### چوتھی رکعت:

#### ۱۔ قرأت کے دوران

یہاں پر تیسری رکعت میں اقتدا کی صورت کا حکم ہے۔ جب امام جماعت آخری رکعت میں تشہد و سلام کے لئے بیٹھے، ماموم اٹھ کے نماز کو فرادئی صورت میں انجام دے سکتا ہے، اور امام جماعت کے تشہد اور سلام پھیرنے تک جھکے رہ سکتا ہے اور اس کے بعد اٹھ کر نماز کو جاری رکھ سکتا ہے۔

۲۔ رکوع۔۔۔۔۔ رکوع میں اقتدا کرنے والا رکوع و سجدوں کو امام کے ساتھ بجالائے (یہ امام کی

چوتھی اور ماموم کی پہلی رکعت ہے) باقی نماز کو بیان شدہ صورت میں انجام دے سکتا ہے۔ (۳)

(۱) توضیح المسائل، ۱۳۳۹م۔ ۱۳۴۰م۔

(۲) توضیح المسائل ۱۳۳۳م۔ ۱۳۳۴م۔ تجریر الویلہ، ج ۱، ص ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۶۔ ۸۔

(۳) توضیح المسائل ۱۳۳۳م۔ ۱۳۳۴م۔ تجریر الویلہ، ج ۱، ص ۲۴۱۔ ۶۔ ۸۔

## سبقتی کے ۲ کا خلاصہ

- ۱۔ تمام واجب نمازیں خاص کر نمازہ شجگانہ کو باجماعت پڑھنا مستحب ہے۔
- ۲۔ اول وقت میں نماز فرادلی پڑھنے سے تاخیر سے باجماعت نماز پڑھنا افضل ہے۔
- ۳۔ مختصر نماز جماعت، طولانی فرادلی نماز سے بہتر ہے۔
- ۴۔ لاپرواہی کی وجہ سے نماز جماعت میں شرکت نہ کرنا جائز نہیں ہے۔
- ۵۔ کسی عذر کے بغیر نماز جماعت کو ترک کرنا سزاوار نہیں ہے۔
- ۶۔ امام جماعت کو بالغ و عادل ہونا چاہئے اور نماز کو صحیح طور پر پڑھنا چاہئے۔
- ۷۔ ماموم کو امام سے آگے کھڑا نہیں ہونا چاہئے اور امام کو ماموم سے بلند تر جگہ پر کھڑا نہ ہونا چاہئے۔

- ۸۔ امام اور ماموم اور نمازیوں کی صفوں کا درمیانی فاصلہ زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔
- ۹۔ ہر رکعت میں صرف قرأت اور رکوع میں اقتدا کی جاسکتی ہے، لہذا اگر رکوع میں کوئی اقتداء نہ کر سکے تو اسے بعد والی رکعت میں اقتداء کرنا چاہئے۔

## (؟) سوالات:

- ۱۔ مندرجہ ذیل جملہ کی وضاحت کیجئے:
- ”لا پرواہی کی وجہ سے نماز جماعت میں شرکت نہ کرنا جائز نہیں ہے۔“
- ۲۔ کس صورت میں چار رکعتی نماز میں چار بار تشهد پڑھا جاسکتا ہے؟
- ۳۔ نماز جماعت میں واجبات نماز میں سے کس واجب کو ماموم نہیں پڑھتا؟
- ۴۔ نماز مغرب کی دوسری رکعت میں امام کا اقتدا کرنے کی صورت میں ماموم باقی نماز کو کیسے جاری رکھے گا؟
- ۵۔ عدالت کی وضاحت کیجئے؟

## نماز جماعت کے احکام

۱۔ اگر امام جماعت نماز یومیہ میں سے کسی ایک کے پڑھنے میں مشغول ہو تو ماموم نماز یومیہ کی کسی دوسری نماز کی نیت سے اقتدا کر سکتا ہے، چنانچہ اگر امام عصر کی نماز پڑھنے میں مشغول ہو تو ماموم ظہر کی نماز کے لئے اقتدا کر سکتا ہے، یا اگر ماموم نے ظہر کی نماز پڑھی ہو اور اس کے بعد جماعت شروع ہو جائے تو امام کی ظہر کے ساتھ ماموم نماز عصر کے لئے اقتداء کر سکتا ہے۔ (۱)

۲۔ ماموم اپنی قضا نمازوں کو امام کی ادا نمازوں کے ساتھ اقتدا کر سکتا ہے، اگرچہ یہ قضا نمازیں دوسری ہوں، مثلاً امام جماعت ظہر کی نماز میں مشغول ہے تو ماموم اپنی صبح کی قضا نماز کیلئے اقتدا کر سکتا ہے۔ (۲)

۳۔ نماز جمعہ اور نماز عید فطر و عید قربان کے علاوہ نماز جماعت ایک آدمی کے امام اور دوسرے کے ماموم بننے کی صورت میں کم از کم دو افراد سے قائم ہو سکتی ہے۔ (۳)

(۱) توضیح المسائل، م ۱۳۰۸

(۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۳۶۵، الحدیث الثانی، ج ۱، ص ۶۵، ۳۴۰

(۳) الحدیث الثانی، ص ۶۶، ۸

۴۔ نماز استسقاء کے علاوہ کوئی بھی مستحب نماز؛ جماعت کے صورت میں نہیں پڑھی جاسکتی۔ (۱)

نماز جماعت میں ماموم کا فریضہ:

۱۔ ماموم کو امام سے پہلے تکبیرۃ الاحرام نہیں کہنا چاہئے، بلکہ احتیاط واجب ہے کہ جب تک امام تکبیر کو تمام نہ کرے ماموم تکبیر نہ کہے۔ (۲)

۲۔ ماموم کو حمد و سورہ کے علاوہ نماز کی تمام چیزیں خود پڑھنی چاہئے لیکن اگر ماموم کی پہلی یا دوسری رکعت اور امام کی تیسری یا چوتھی رکعت ہو تو ماموم کو حمد و سورہ پڑھنا چاہئے۔ (۳)

امام جماعت کی پیروی کرنے کا طریقہ:

الف: تکبیرۃ الاحرام کے علاوہ نماز میں پڑھی جانے والی چیزوں، جیسے حمد، سورہ، ذکر اور تشہد کو امام سے آگے یا پیچھے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ب: اعمال، جیسے رکوع، رکوع اور سجدہ سے سر اٹھانے میں امام پر سبقت کرنا جائز نہیں ہے، یعنی امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں نہیں جانا چاہئے یا امام سے پہلے رکوع یا سجدہ سے سر نہیں اٹھانا چاہئے لیکن امام سے پیچھے رہنے میں اگر زیادہ تاخیر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (۴)

مسئلہ:

امام جماعت کے رکوع میں ہونے کی صورت میں ماموم کے اقتدا کرنے کی درج ذیل صورتیں

(۱) المعرۃ النوفی، ج ۱، ص ۶۴۔۶۵

(۲) توضیح المسائل، م ۱۳۶۷

(۳) توضیح المسائل، م ۱۳۶۸

(۴) توضیح المسائل، م ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، العرودۃ النوفی، ج ۱، ص ۸۵۔

ممکن ہیں:

◆ امام کے ذکر رکوع کو ختم کرنے سے پہلے ماموم رکوع میں پہنچتا ہے۔ اس کی باجماعت نماز صحیح

ہے۔

◆ امام کے ذکر رکوع کو تمام کرنے لیکن رکوع سے بلند ہونے سے پہلے ماموم رکوع میں

پہنچتا ہے۔۔۔ اس کی باجماعت نماز صحیح ہے۔

◆ ماموم رکوع میں جاتا ہے لیکن امام کے ساتھ رکوع نہیں بجالا سکتا ہے۔۔۔ اس کی نماز فرادی صحیح

ہے، اسے تمام کرے۔\*

۱۔ رکوع میں جائے۔ واجب ہے پلٹ کر امام کے ساتھ دوبارہ رکوع میں جائے۔\*

۲۔ رکوع سے اٹھے۔

دوبارہ رکوع میں جائے اور امام کے ساتھ رکوع سے سر اٹھائے۔ یہاں پر رکوع کا زیادہ ہونا اگر چہ رکن ہے، لیکن نماز کو باطل نہیں کرتا۔

اگر ماموم، بھولے سے قبل از امام:

۳۔ سجدہ میں جائے۔ واجب ہے سجدہ سے سر اٹھا کر دوبارہ امام کے ساتھ سجدہ بجالائے۔

۴۔ سجدہ سے سر اٹھائے۔

دوبارہ سجدہ میں جائے۔ (۱)

اگر ماموم کی جگہ امام سے بلند ہو البتہ قدیم زمانہ کی متعارف حد میں بلند ہو، مثال کے طور پر امام

مسجد کے صحن میں ہو اور ماموم مسجد کی چھت پر، تو کوئی حرج نہیں، لیکن اگر آج کل کی چند منزلہ عمارتوں کی

چھت پر ہو تو اشکال ہے۔ (۲)\*\*\*

(۲) توضیح المسائل، ص ۱۳۶

(۱) المعرودۃ الوثقی، ج ۱، ص ۸۶، م ۱۲۰

\*\*\* (خونی اراکی) اس کی نماز باطل ہے (مسئلہ ۴۳۶) (گھلپائیگانی) جماعت باطل ہے لیکن اس کی نماز صحیح ہے (مسئلہ ۱۳۳۶)

\*\*\* (گھلپائیگانی) احتیاط کے طور پر کھڑے ہو کر امام جماعت کے ساتھ رکوع میں جائے (المعرودۃ الوثقی، ج ۱، ص ۷۸۶)

\*\*\* (گھلپائیگانی و خونی) اگر ماموم کی جگہ امام سے بلند تر ہو تو حرج نہیں ہے لیکن اگر اس قدر بلند ہو کہ جماعت نہ کہا جائے تو

جماعت صحیح نہیں ہے۔ (مسئلہ ۱۳۲۵)

## نماز جماعت کے بعض مستحبات اور مکروہات:

۱۔ مستحب ہے امام جماعت صف کے سامنے وسط میں کھڑا ہو اور اہل علم، کمال و تقویٰ پہلی صف میں کھڑے ہوں۔

۲۔ مستحب ہے نماز جماعت کی صفیں، مرتب اور منظم ہوں اور صف میں کھڑے افراد کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

۳۔ نمازیوں کی صفوں میں جگہ ہونے کی صورت میں تنہا صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

۴۔ مکروہ ہے، ماموم نماز کے ذکر ایسے پڑھے کہ امام جماعت سن سکے۔ (۱)

### سبق: ۲۸ کا خلاصہ

۱۔ نماز استنقاء کے علاوہ کوئی مستحب نماز باجماعت پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

۲۔ یومیہ نمازوں میں سے کسی بھی نماز کی امام جماعت کی دوسری نمازوں کے ساتھ اقتدا کی جاسکتی ہے۔

۳۔ قضا نمازوں کو بھی جماعت سے پڑھا جاسکتا ہے۔

۴۔ نماز جمعہ، نماز عید فطر اور نماز عید قربان کے علاوہ دیگر نمازوں کو کم از کم دو افراد پر مشتمل جماعت تشکیل دی جاسکتی ہے۔

۵۔ امام جماعت کی پیروی کرنے کا طریقہ:

◆ (اقوال میں) پڑھنے کی چیزوں میں)

تکبیرۃ الاحرام: امام سے پہلے یا امام کے ساتھ نہ کہی جائے

تکبیرۃ الاحرام کے علاوہ: امام سے آگے یا پیچھے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

◆ انفعال میں --- سبقت کرنا۔۔ جائز نہیں۔

بیچھے رہنا۔۔ اگر زیادہ فاصلہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۶۔ اگر ماموم رکوع میں امام سے ملحق ہو جائے، اگرچہ امام ذکر رکوع تمام کر چکا ہو تو جماعت صحیح

ہے۔

۷۔ اگر غلطی سے امام سے پہلے:

◆ ماموم رکوع میں چلا جائے۔۔ پلٹ کر دوبارہ امام جماعت کے ساتھ رکوع میں جائے۔

◆ رکوع سے کھڑا ہو جائے۔۔ پھر سے رکوع میں جائے۔

◆ سجدہ میں جائے۔۔۔ واجب ہے سر کو بلند کر کے دوبارہ امام کے ساتھ سجدہ میں جائے۔ اگر

نہ اٹھے نماز صحیح ہے۔

◆ سجدہ سے سر کو اٹھائے۔۔ دوبارہ سجدہ میں جائے۔

۸۔ اگر ماموم کی جگہ امام سے بلند ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(؟) سوالات:

۱۔ کیا مسافر، جس کی نماز قصر ہے امام جماعت کی ظہر کی نماز کی آخری دو رکعتوں میں اپنی نماز عصر

کی نیت سے اقتدا کر سکتا ہے؟

۲۔ کیا ماموم امام جماعت سے پہلے رکوع اور سجدہ میں جا سکتا ہے؟

۳۔ اگر ماموم کو سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد معلوم ہو جائے کہ امام ابھی سجدہ میں ہے تو اس کا فرض

کیا ہے؟

۴۔ اگر ماموم نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں غلطی سے قنوت پڑھنے سے پہلے رکوع میں جائے تو اس کا

فرض کیا ہے؟

۵۔ کون سی مستحب نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہے؟

## نماز جمعہ و نماز عید

نماز جمعہ: (۱)

مسلمانوں کے ہفتہ وار اجتماعات میں سے ایک نماز جمعہ ہے اور نماز گزار جمعہ کے دن نماز ظہر کی جگہ پر جمعہ کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (۲) ❁

نماز جمعہ کی اہمیت:

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ، نماز جمعہ کی اہمیت کے بارے میں یوں فرماتے ہیں:

”نماز جمعہ اور اس کے دو خطبے، حج اور نماز عید فطر و عید قربان کی طرح مسلمانوں کے عظیم مراسم میں سے ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان اس سیاسی عبادت کے فرائض سے غافل ہیں، جبکہ ایک انسان اسلام کے بارے میں ملکی، سیاسی، سماجی اور اقتصادی مسائل کے سلسلے میں معمولی مطالعہ سے سمجھ سکتا ہے کہ اسلام دین سیاست ہے اور جو دین کو سیاست سے جدا جانتا ہے وہ ایک ایسا نادان ہے جو نہ دین کو

(۱) نماز جمعہ کی بحث آیت... گھلپائی گئی کے رسالہ اور وسیلۃ النجا کے حاشیہ میں نہیں آئی ہے لیکن مجمع المسائل سے مطابقت کی گئی ہے۔

(۲) تخریر الوسیلہ ص ۲۳۱، ۱۴

❁ (گھلپائی گئی) بنا بر ارضیاط واجب نماز ظہر کو بھی پڑھے۔ (مجمع المسائل، ج ۱، ص ۲۵۱)

پہچان سکا ہے اور نہ سیاست کو۔ (۱)

## نماز جمعہ کی کیفیت:

واجبات:

نماز جمعہ صبح کی نماز کی طرح دو رکعت ہے، لیکن اس میں دو خطبے ہیں، جنہیں امام جمعہ نماز سے قبل

بیان کرتا ہے۔

مستحبات:

- ۱۔ امام جمعہ کا حمد اور سورہ کو بلند آواز سے پڑھنا۔
- ۲۔ امام جمعہ کا پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ جمعہ پڑھنا۔
- ۳۔ امام جمعہ کا دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ منافقون پڑھنا۔
- ۴۔ اور دوسرا قنوت دوسری رکعت میں رکوع کے بعد۔ (۲)

## نماز جمعہ کے شرائط:

- ۱۔ نماز جماعت کے تمام شرائط نماز جمعہ میں بھی ہیں۔
- ۲۔ نماز جمعہ باجماعت پڑھی جانی چاہئے لہذا افرادی پڑھنا صحیح نہیں ہے۔
- ۳۔ نماز جمعہ کو قائم کرنے کے لئے کم از کم پانچ افراد کا ہونا ضروری ہے، یعنی ایک امام اور چار

مامومین۔

(۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۲۳۲، ۲۳۳

(۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴

• (گلیا پیگنی۔ اراکی) احتیاط واجب ہے کہ نماز جمعہ میں حمد و سورہ کو بلند آواز سے پڑھے مسئلہ ۱۳۸۳

• نماز جماعت کے شرائط سبق نمبر ۲۷ میں بیان کئے گئے ہیں۔

۳۔ دو نماز جمعہ کے درمیان کم از کم ایک فرسخ کا فاصلہ ہونا چاہئے۔ ﴿۱﴾

خطبے پڑھتے وقت امام جمعہ کے فرائض:

۱۔ حمد و ثنائے الہی بجالائے۔

۲۔ پیغمبر اسلام ﷺ اور ائمہ اطہار علیہم السلام پر درود بھیجے۔

۳۔ لوگوں کو تقوائے الہی اور گناہوں سے دوری کی تاکید کرے۔

۴۔ قرآن مجید کے ایک چھوٹے سورہ کو پڑھے۔

۵۔ مؤمن مرد و خواتین کے لئے مغفرت کی دعا کرے۔ ﴿﴾

اور سزاوار ہے کہ درج ذیل مطالب بھی بیان کرے۔ ﴿﴾

مسلمانوں کی دنیوی و اخروی ضرورتیں۔

◆ دنیا میں پیش آنے والے حالات جو مسلمانوں کے نفع و نقصان کے بارے میں ہوں، سے

لوگوں کو آگاہ کرنا۔

◆ لوگوں کو سیاسی اور اقتصادی مسائل سے آگاہ کرے، جن کا ان کی آزادی میں عمل اور دخل ہو

اور دیگر ملتوں اور اقوام سے برتاؤ کے طریقہ کار کو بیان کرے۔

◆ مسلمانوں کو سنگت اور سامراجی حکومتوں کی طرف سے ان کے سیاسی و اقتصادی معاملات میں اپنا

الوسیدھا کرنے کے لئے دخل اندازی کے بارے میں آگاہ کرے۔ ﴿۲﴾

(۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱

## نماز جمعہ پڑھنے والوں کا فرض:

- ۱۔ احتیاط واجب کے طور پر خطبے سننا۔
- ۲۔ احتیاط مستحب ہے کہ خطبوں کے دوران باتیں کرنے سے پرہیز کیا جائے اگر باتیں کرنا خطبوں کی افادیت ختم ہونے یا خطبے نہ سننے کا سبب بنے تو باتیں نہ کرنا واجب ہے۔
- ۳۔ احتیاط مستحب ہے کہ خطبہ سننے والے خطبوں کے دوران امام کی طرف رخ کر کے بیٹھیں اور خطبوں کے دوران فقط اس قدر ادھر ادھر دیکھ سکتے ہیں جتنی کہ نماز کے دوران اجازت ہے۔ (۱)

## نماز عید

عید فطر اور عید قربان کے دن نماز عید پڑھنا مستحب ہے۔

### نماز عید کا وقت:

- ۱۔ سورج چڑھنے کے وقت سے ظہر تک نماز عید کا وقت ہے۔ (۲)
- ۲۔ مستحب ہے عید قربان کی نماز سورج چڑھنے کے بعد پڑھی جائے۔
- ۳۔ مستحب ہے عید فطر کے دن، سورج چڑھنے کے بعد افطار کیا جائے اس کے بعد زکات فطرہ دے ۵۵ پھر نماز عید پڑھے۔ (۳)

(۱) قریر الویل، ج ۱ ص ۳۳۵، ۱۳۲۰

(۲) توضیح المسائل، م، ۱۵۱۷

(۳) توضیح المسائل، م، ۱۵۱۸

۵۵ زکات فطرہ ایک مالی واجب ہے اور اسے عید فطر کے دن ادا کرنا چاہئے سبق ۳۴ ملاحظہ ہو۔

۵۵ (گھپایگانہ) عید فطر کے دن مستحب ہے کہ سورج چڑھنے کے بعد افطار کرے نیز احتیاط لازم زکات فطرہ بھی نکالے

یا جدا کر کے رکھ دے اس کے بعد نماز عید فطر پڑھے، (مسئلہ ۱۵۲۷)

## نماز عید کی کیفیت:

۱۔ عید فطر اور عید قربان کی نماز دو رکعت ہے، اس میں نوتوت ہیں اور حسب ذیل طریقہ سے پڑھی جاتی ہے:

◆ پہلی رکعت میں حمد و سورہ کے بعد پانچ تکبیریں پڑھی جاتی ہیں اور ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھا جاتا ہے اور پانچویں قنوت کے بعد ایک اور تکبیر پڑھ کے رکوع اور دو سجدے کئے جاتے ہیں۔  
 دوسری رکعت میں حمد و سورہ کے بعد چار تکبیریں کہی جاتی ہیں اور ہر تکبیر کے بعد ایک قنوت پڑھا جاتا ہے اور چوتھے قنوت کے بعد ایک اور تکبیر پڑھ کے رکوع، سجود، تشهد و سلام پڑھ کے نماز تمام کی جاتی ہے۔  
 ◆ نماز عید کے قنوتوں میں کوئی بھی دعا یا ذکر پڑھا جائے، کافی ہے، لیکن بہتر ہے ثواب کی امید سے مندرجہ ذیل دعا پڑھی جائے:

”اللَّهُمَّ أَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعِظْمَةِ وَأَهْلَ الْجُودِ وَالْجَبْرُوتِ وَأَهْلَ الْعَفْوِ  
 وَالرَّحْمَةِ وَأَهْلَ التَّقْوَى وَالْمَغْفِرَةِ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هَذَا الْيَوْمِ الَّذِي جَعَلْتَهُ  
 لِلْمُسْلِمِينَ عِيدًا، وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذُخْرًا وَشَرَفًا وَ  
 كَرَامَةً وَمَرِيدًا، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُدْخِلَنِي فِي كُلِّ  
 خَيْرٍ أَدْخَلْتَ فِيهِ مُحَمَّدًا وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ تُخْرِجَنِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ أَخْرَجْتَ  
 مِنْهُ مُحَمَّدًا وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ  
 مَا سَأَلَكَ بِهِ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ، وَاعْوِذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ  
 الْمُخْلِصُونَ“

## سبق ۲۹ کا خلاصہ

۱۔ نماز جمعہ، جمعہ کے دن ظہر کی نماز کے بدلے میں پڑھی جاتی ہے۔

۲۔ نماز جمعہ دو رکعت ہے اور نماز سے پہلے دو خطبے پڑھنا واجب ہیں۔

۳۔ نماز جمعہ کے شرائط حسب ذیل ہیں:

◆ نماز جماعت کے تمام شرائط۔

◆ اسے جماعت میں ہی پڑھا جاسکتا ہے۔

◆ نماز جمعہ قائم کرنے کیلئے کم از کم پانچ آدمی کا ہونا ضروری ہے۔

◆ دو نماز جمعہ کے درمیان کم از کم فاصلہ ایک فرسخ ہونا چاہئے۔

۴۔ خطیب جمعہ کو چاہئے خطبہ کے ضمن میں حمد و ثنائے الہی اور پیغمبر اسلام اور ائمہ اطہار پر درود و سلام کے علاوہ لوگوں کو تقویٰ و پرہیزگاری کی تاکید کرے، اور قرآن مجید کے ایک چھوٹے سورہ کی تلاوت کرے۔

۵۔ احتیاط واجب کی بنا پر مامومین کو خطبے سننے چاہئے اور مستحب ہے خطیبوں کے دوران باتیں کرنے سے پرہیز کرے۔

۶۔ نماز عید دو رکعت ہے اور اس میں نو قنوت ہیں۔

۷۔ نماز عید کی پہلی رکعت میں حمد کے بعد پانچ قنوت اور چھ تکبیریں اور دوسری رکعت میں چار قنوت اور پانچ تکبیریں پڑھی جاتی ہیں۔

### (۲) سوالات:

۱۔ نماز ظہر اور نماز جمعہ میں کیا فرق ہے؟ ایک ایک کر کے بیان کیجئے؟

۲۔ نماز جمعہ میں کم از کم کتنے مامومین ہونے چاہئے؟

۳۔ گزشتہ درسوں کا مطالعہ کر کے امام جماعت کے شرائط جو درحقیقت امام جمعہ کے لئے بھی

شرائط، میں بیان کیجئے؟

۴۔ امام شیعہ کی نظر میں دین کو سیاست سے جدا جاننے والا شخص کیسا انسان ہے؟

۵۔ نماز عید میں کتنی تکبیریں اور کتنے قنوت ہیں؟

## نماز آیات اور مستحب نمازیں

نماز آیات:

واجب نمازوں میں سے ایک ”نماز آیات“ بھی ہے جو بعض آسمانی یا زمینی حوادث رونما ہونے

کے سبب واجب ہوتی ہے، جیسے:

◆ زلزلہ

◆ چاند گہن

◆ سورج گہن

◆ بجلی گرنے اور زرد و سرخ طوفان اور اس طرح کے دوسرے حوادث، اگر اکثر لوگوں میں

خوف و وحشت (۱) کا سبب بنیں۔

### نماز آیات کی کیفیت

۱۔ نماز آیات دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں۔

(۱) توضیح المسائل، م ۱۳۹۱۔

● (گھلپائی گئی) ان پر آیت (غیر عادی) صدق آنے کی صورت میں اگر کوئی خوف و وحشت بھی نہ کرے تو بھی نماز آیات

واجب ہے۔ (مسئلہ ۱۵۰۰)



- ۲۔ اگر ایک رکعت میں پانچ حمد و پانچ سورے پڑھے جائیں اور دوسری رکعت میں ایک حمد اور سورہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے پڑھا جائے تو صحیح ہے۔ (۱)
- ۳۔ مستحب ہے دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے قنوت پڑھا جائے۔ اور اگر دسویں رکوع سے پہلے ایک ہی قنوت پڑھا جائے تو بھی کافی ہے۔ (۲)
- ۴۔ نماز آیات کا ہر رکوع، رکن ہے اور اگر عمد آیا سہواً کم یا زیادہ ہو جائے تو نماز باطل ہے۔ (۳)
- ۵۔ نماز آیات جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جاسکتی ہے اور اس صورت میں حمد و سورہ کو صرف امام جماعت پڑھتا ہے۔ (۴)

## مستحب نمازیں

۱۔ مستحب نماز کو "نافلہ" کہتے ہیں۔

- ۲۔ مستحب نمازیں بہت زیادہ ہیں، اس کتاب میں ان سب کو بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے، لہذا ان میں سے بعض کو ان کی اہمیت کے پیش نظر بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں: (۵)
- نماز شب اور کعتیں ہیں جو حسب ذیل طریقے سے پڑھی جاتی ہیں:
- دو رکعتیں ----- نافلہ شب کی نیت سے
- دو رکعتیں ----- نافلہ شب کی نیت سے
- دو رکعتیں ----- نافلہ شب کی نیت سے

(۱) توضیح المسائل، م ۱۵۰۹

(۲) توضیح المسائل، م ۱۵۱۴

(۳) توضیح المسائل، م ۱۵۱۵

(۴) العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۴۳۰، م ۱۳

(۵) توضیح المسائل، م ۷۶۴

دور کعتیں-----ناقلہ شب کی نیت سے

دور کعتیں-----ناقلہ شفع کی نیت سے

ایک رکعت-----ناقلہ وتر کی نیت سے (۱)

### نماز شب کا وقت:

۱۔ نماز شب کا وقت نصف شب سے صبح کی اذان تک ہے، بہتر ہے صبح کے نزدیک پڑھی

جائے۔ (۲)

۲۔ مسافر اور جس کے لئے نصف شب کے بعد نماز شب پڑھنا مشکل ہو، وہ نصف شب سے پہلے

بھی پڑھ سکتا ہے۔ (۳)

### روزمرہ نمازوں کے نواقیل:

روزانہ پڑھی جانے والی ۷ رکعتیں واجب نمازوں کے ساتھ ۲۳ رکعتیں ناقلہ ہیں جن کا پڑھنا

مستحب ہے، ان میں صبح کی دو رکعت ناقلہ بھی ہے جسے نماز صبح سے پہلے پڑھا جاتا ہے، اور اس کے بہت

ثواب ہیں۔ ❁

### نماز غفیلہ:

ایک اور مستحبی نماز ”غفیلہ“ ہے، اسے نماز مغرب کے بعد پڑھا جاتا ہے۔

(۱) توضیح المسائل، ص ۶۵

(۲) توضیح المسائل، ص ۷۳

(۳) توضیح المسائل، ص ۷۳

❁ روزمرہ ناقلہ نمازوں کی کیفیت اور ان کے وقت کے بارے میں توضیح المسائل کے مسئلہ نمبر ۶۳ اور ۶۸ کا مطالعہ کیا جاسکتا

## نماز غفیلہ کی کیفیت:

نماز غفیلہ دو رکعت ہے، اس کی پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ کے بجائے درج ذیل آیت پڑھی جاتی ہے (۱):

۱- ”وَذَالْتُنْ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّى كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاَسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنَجِّى الْمُؤْمِنِيْنَ“

۲۔ اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ کی جگہ پر درج ذیل آیت پڑھی جاتی ہے:

”وَعِنْدَهُ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبُرِّ وَ الْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ فِى ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٌ وَلَا يَابِسٌ اِلَّا فِى كِتَابٍ مُّبِيْنٍ“  
اور اس کے ثبوت میں یہ دعا پڑھی جائے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْأَلُكَ بِمَفَاتِيْحِ الْغَيْبِ الَّتِى لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِىْ ذُنُوْبِىْ ۙ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ وِلٰىُّ نِعْمَتِىْ وَ الْقَادِرُ عَلٰى طَلِبَتِىْ تَعْلَمُ حَاجَتِىْ فَاَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمَّا قَضَيْتَهَا لِىْ“.

## سبق ۳۰ کا خلاصہ

۱۔ اگر زلزلہ آئے یا چاند گھن یا سورج گھن لگ جائے، تو نماز آیات واجب ہوتی ہے۔

۲۔ اگر بجلی گرے یا زرد و سرخ طوفان آئے اور اکثر لوگ خوف و وحشت کا احساس کریں، تو نماز

آیات واجب ہو جاتی ہے۔

(۱) توضیح المسائل، ۷۷۵۔

ۙ جملہ ”ان تغفر لی ذنوبی“ کی جگہ پر کوئی دوسری حاجت بھی طلب کی جاسکتی ہے۔

- ۳۔ نماز آیات دو رکعت ہے اور ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں۔
- ۴۔ نماز آیات کی ہر رکعت میں پانچ حصوں اور مکمل پانچ سورے پڑھے جاسکتے ہیں یا کسی ایک سورہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے ہر رکوع سے پہلے اس کا ایک حصہ پڑھا جاسکتا ہے۔
- ۵۔ اگر کسی شہر میں نماز آیات کے اسباب میں سے کوئی سبب واقع ہو جائے تو اسی شہر کے لوگوں پر نماز آیات واجب ہوتی ہے۔

- ۶۔ نماز آیات کا ہر ایک رکوع، رکن ہے اور کم یا زیادہ ہونے سے نماز باطل ہوتی ہے۔
- ۷۔ نماز آیات کو باجماعت بھی پڑھا جاسکتا ہے۔
- ۸۔ مستحی نمازوں میں نماز شب، غفیلہ اور روزمرہ نمازوں کے نافذ شامل ہیں۔

### (۲) سوالات:

- ۱۔ کیا آپ اس کی وضاحت کر سکتے ہیں کہ نماز زلزله اور اس جیسی نماز کو کیوں نماز آیات کہتے ہیں؟
- ۲۔ نماز آیات میں کتنے رکوع اور کتنے قنوت ہیں؟
- ۳۔ شاگردوں میں سے کوئی ایک شاگرد کلاس میں ایک قرآن مجید کے سورہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے نماز آیات کو پڑھے۔
- ۴۔ نماز آیات میں اول سے آخر تک کل کتنے ارکان ہیں؟
- ۵۔ کیا کسی ایک رکعتی نماز کا نام لے سکتے ہو؟
- ۶۔ روزانہ نافذ اور نماز شب کی رکعتوں کی تعداد کیا ہے؟ اور واجب نمازوں کی رکعتوں سے کیا مناسبت رکھتی ہیں۔

## روزہ

### روزہ کی تعریف:

اسلام کے واجبات اور انسان کی خود سازی کے سالانہ پروگرام میں سے ایک، روزہ ہے، اذان صبح سے مغرب تک حکم خدا کو بجالانے کے لئے کچھ کام انجام دینے (جن کی وضاحت بعد میں آئے گی) سے پرہیز کرنے کو روزہ کہتے ہیں، احکام روزہ سے آگاہ ہونے کے لئے پہلے اس کی اقسام کو جاننا ضروری ہے۔

۱۔ واجب	} روزہ کی قسمیں
۲۔ حرام	
۳۔ مستحب	
۴۔ مکروہ	

واجب روزے:

درج ذیل روزے واجب ہیں:

◆ ماہ مبارک رمضان کے روزے۔

◆ قضا روزے

◆ کفارے کے روزے۔

◆ نذر کی بنا پر واجب ہونے والے روزے۔

◆ باپ کے قضا روزے جو بڑے بیٹے پر واجب ہوتے ہیں۔ (۱)۔

بعض حرام روزے:

◆ عید فطر (اول شوال) کو روزہ رکھنا۔

◆ عید قربان (۱۰/۱۰/۱۰) کو روزہ رکھنا۔

◆ اولاد کا مستحی روزہ والدین کے لئے اذیت کا سبب ہے۔

◆ (احتیاط واجب کی بنا پر) (۲) اولاد کا مستحی روزہ رکھنا جب کہ اس کے والدین نے منع کیا ہو۔

مستحب روزے:

حرام اور مکروہ روزہ کے علاوہ سال کے تمام ایام، میں روزہ رکھنا مستحب ہے، البتہ بعض مستحب

روزوں کی زیادہ تاکید اور سفارش کی گئی ہے۔

جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

◆ ہر جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھنا۔

(۱) العروہ الوثقی، ج ۲، ص ۲۳۰ اور توشیح المسائل، م ۱۳۹۰

(۲) توشیح المسائل، م ۱۷۲۲۵ تا ۱۷۲۳۹

● قضا اور کفارہ کے روزوں کی وضاحت آگے آئے گی۔

● (۱) ماں کے قضا روزے (مسئلہ ۱۳۸۲) (گھلپائی گانی) احتیاط واجب کی بنا پر، ماں کے قضا روزے بھی اس پر واجب

ہیں (مسئلہ ۱۳۹۹)

- ◆ عید مبعث کے دن (۲۷ ماہ رجب) کو روزہ رکھنا۔
- ◆ عید غدیر (۱۸ رزی الحجہ) کو روزہ رکھنا۔
- ◆ عید میلاد النبی (۷ ربیع الاول) کو روزہ رکھنا۔
- ◆ عرفہ کے دن (۹ رزی الحجہ) اس شرط پر کہ روزہ رکھنا اس دن کی دعاؤں سے محرومیت کا سبب

نہ بنے۔

- ◆ پورے ماہ رجب اور ماہ شعبان میں روزہ رکھنا۔
- ◆ ہر ماہ کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھنا۔ (۱)

مکروہ روزے:

- ◆ مہمان کا میزبان کی اجازت کے بغیر مستحی روزہ رکھنا۔
- ◆ مہمان کا میزبان کے منع کرنے کے باوجود مستحی روزہ رکھنا۔
- ◆ فرزند کا باپ کی اجازت کے بغیر مستحی روزہ رکھنا۔
- ◆ عاشورہ کے دن کا روزہ۔
- ◆ عرفہ کے دن کا روزہ اگر اس دن کی دعا کے لئے روزہ رکاوٹ بن جائے۔
- ◆ اس دن کا روزہ کہ نہیں جانتا ہو عرفہ ہے یا عید قربان۔ (۲)

روزہ کی نیت:

- ۱۔ روزہ ایک عبادت ہے اسے خدا کے حکم کی تعمیل کے لئے بجالانا چاہئے۔ (۳)

(۱) توضیح المسائل، ۱۷۲۸ م

(۲) توضیح المسائل، ۱۷۳۷ م

(۳) توضیح المسائل، ۱۵۵۰ م

۲۔ انسان ماہ رمضان کی ہر رات کو کل کے روزہ کے لئے نیت کر سکتا ہے۔ بہتر ہے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کی رات کو پورے مہینے کے روزوں کیلئے ایک ساتھ نیت کر لے۔ (۱)

۳۔ واجب روزوں میں روزہ کی نیت کو کسی عذر کے بغیر صبح کی اذان سے زیادہ تاخیر میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ (۲)

۴۔ واجب روزوں میں اگر کسی عذر کی وجہ سے، جیسے فراموشی یا سفر، کی وجہ سے روزہ کی نیت نہ کی ہو اور ایسا کوئی کام بھی انجام نہ دیا ہو کہ جو روزہ کو باطل کرتا ہے، تو وہ ظہر تک روزہ کی نیت کر سکتا ہے۔ (۳)

۵۔ ضروری نہیں ہے کہ روزہ کی نیت کو زبان پر جاری کیا جائے بلکہ اتنا ہی کافی ہے کہ خداوند عالم کے حکم کی تعمیل کے لئے صبح کی اذان سے مغرب تک روزہ کو باطل کرنے والا کوئی کام انجام نہ دے۔ (۴)

### سبق ۳۱ کا خلاصہ

- ۱۔ روزہ کا وقت صبح کی اذان سے، مغرب تک ہے۔
- ۲۔ رمضان المبارک کے روزے، قضا روزے، کفارے اور نذر کے روزے، واجب روزے ہیں۔
- ۳۔ باپ کے قضا روزے، اس کی موت کے بعد بڑے بیٹے پر واجب ہیں۔
- ۴۔ عید فطر اور عید قربان کے روزے اور فرزند کے ایسے مستحق روزے جن سے اس کے ماں باپ کو تکلیف پہنچے، حرام ہیں۔

(۱) توضیح المسائل، م، ۱۵۵۰۔

(۲) توضیح المسائل، م، ۱۵۵۳۔ ۱۵۶۱۔

(۳) توضیح المسائل، م، ۱۵۵۳۔ ۱۵۶۱۔

(۴) توضیح المسائل، م، ۱۵۵۲۔

۵۔ پورے سال میں حرام اور مکروہ روزوں کے علاوہ روزہ رکھنا مستحب ہے لیکن بعض دنوں کے بارے میں تاکید کی گئی ہے۔ منجملہ:

ہر جمعرات و جمعہ۔

عید میلاد النبیؐ اور عید مبعوث۔

۹ اور ۱۸ رزی الحجہ (عرفہ اور عید غدیر)

باپ کی اجازت کے بغیر فرزند کا مستحی روزہ مکروہ ہے۔

ماہ مبارک رمضان میں ہر رات کو کل کے روزہ کے لئے نیت کی جاسکتی ہے لیکن بہتر ہے ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کی پہلی رات کو پورے ایک ماہ کے روزوں کی نیت کی جائے۔

(؟) سوالات:

۱۔ مندرجہ ذیل دنوں میں روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے: دسویں محرم، دسویں ذی الحجہ، نویں ذی الحجہ، ۲۱ مارچ، پہلی شوال۔

۲۔ اگر باپ بیٹے سے کہے کہ کل روزہ نہ رکھنا، تو کیا اس صورت میں بیٹا روزہ رکھ سکتا ہے؟

۳۔ اگر ایک شخص اذان صبح کے بعد نیند سے بیدار ہو تو کیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے؟

## مبطلات روزہ

روزہ دار کا صبح کی اذان سے مغرب تک بعض کام انجام دینے سے اجتناب کرنا چاہئے۔  
اور اگر ان میں سے کسی ایک کو انجام دے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے، ایسے کاموں کو 'مبطلات  
روزہ' کہتے ہیں۔ مبطلات روزہ حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ کھانا پینا۔
- ۲۔ غلیظ غبار کو حلق تک پہنچانا۔
- ۳۔ قے کرنا۔
- ۴۔ مباشرت۔
- ۵۔ مشت زنی (ہاتھوں کے ذریعہ منی کا باہر نکالنا)
- ۶۔ اذان صبح تک جنابت کی حالت میں باقی رہنا۔ (۱)

## مبطلات روزہ کے احکام

### کھانا اور پینا:

۱۔ اگر روزہ دار عمداً کوئی چیز کھائے یا پیئے تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ (۱)

۲۔ اگر کوئی شخص اپنے دانتوں میں موجود کسی چیز کو نگل جائے، تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا

ہے۔ (۲)

۳۔ تھوک کو نگل جانا روزہ کو باطل نہیں کرتا خواہ زیادہ کیوں نہ ہو۔ (۳)

۴۔ اگر روزہ دار بھولے سے (نہیں جانتا ہو کہ روزے سے ہے) کوئی چیز کھائے یا پیئے تو اس کا

روزہ باطل نہیں ہوتا ہے۔ (۴)

۵۔ انسان کمزوری کی وجہ سے روزہ نہیں توڑ سکتا ہاں اگر کمزوری اس قدر ہو کہ معمولاً قابل تحمل نہ ہو

تو پھر روزہ نہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۵)

### انجکشن لگوانا:

انجکشن لگوانا، اگر غذا کے بدلے نہ ہو، روزہ کو باطل نہیں کرتا ۞ اگرچہ عضو کو بے حس بھی

کردے۔ (۶)

### غلیظ غبار کو حلق تک پہنچانا:

۱۔ اگر روزہ دار غلیظ غبار کو حلق تک پہنچائے، تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا، خواہ یہ غبار کھانے کی چیز ہو

(۳) توضیح المسائل، م ۱۵۷۹

(۲) توضیح المسائل، م ۱۵۷۴

(۱) توضیح المسائل، م ۱۵۷۳

(۶) توضیح المسائل، م ۱۵۷۶

(۵) توضیح المسائل، م ۱۵۸۳

(۴) توضیح المسائل، م ۱۵۷۵

۞ (گھپائی گئی) اگر ضرورت ہو اور انجکشن لگوا لیا روزہ باطل نہیں ہوتا نیز انجکشنوں میں کوئی فرق نہیں (مسئلہ ۱۵۸۵)۔ (اراکی

(خونی) انجکشن لگوانا روزہ کو باطل نہیں کرتا (استفتاء مسئلہ ۱۵۷۵)

جیسے آٹایا کھانے کی چیز نہ ہو جیسے مٹی۔

۲۔ درج ذیل موارد میں روزہ باطل نہیں ہوتا:

◆ غبار غلیظ نہ ہو۔

◆ حلق تک نہ پہنچے (صرف منہ کے اندر داخل ہو جائے)

◆ بے اختیار حلق تک پہنچ جائے۔

◆ یاد نہ ہو کہ روزہ سے ہے۔

◆ شک کرے کہ غلیظ غبار حلق تک پہنچا یا نہیں۔ (۱)

پورے سر کو پانی کے نیچے ڈبونا۔

۱۔ اگر روزہ دار عمداً اپنے پورے سر کو خواص ۞ پانی میں ڈبو دے، اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

۲۔ درج ذیل موارد میں روزہ باطل نہیں ہے:

◆ بھولے سے سر کو پانی کے نیچے ڈبوئے۔

◆ سر کے ایک حصہ کو پانی کے نیچے ڈبوئے۔

◆ نصف سر کو ایک دفعہ اور دوسرے نصف کو دوسری دفعہ پانی کے نیچے ڈبوئے۔

◆ اچانک پانی میں گر جائے۔

◆ دوسرا کوئی شخص زبردستی اس کے سر کو پانی کے نیچے ڈبوئے۔

◆ شک کرے کہ آیا پورا سر پانی کے نیچے گیا ہے کہ نہیں۔ (۲)

(۱) تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۲۸۶، الثامن۔ توضیح المسائل م ۱۹۰۸، ۱۹۱۵، ۱۹۱۳، ۱۹۱۵۔ العروة الوثقی ر ج ۲ ص ۱۸، ۱۸۸

(۲) توضیح المسائل م ۱۶۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۳، ۱۹۱۵۔ العروة الوثقی ر ج ۲ ص ۱۸، ۱۸۸

۞ (اراکی۔ گلپایگانی) احتیاطاً واجب ہے سر کو مضاف پانی میں بھی نہ ڈبوئے (مسئلہ ۱۶۳۷)

قے کرنا:

۱۔ اگر روزہ دار عداً قے کرے، اگرچہ بیماری کی وجہ سے ہو تو بھی اس کا روزہ باطل ہو جائے

گا۔ (۱)

۲۔ اگر روزہ دار کو یاد نہیں ہے کہ روزہ سے ہے یا بے اختیار قے کرے، تو اس کا روزہ باطل نہیں

ہے۔ (۲)

استمناء:

۱۔ اگر روزہ دار ایسا کام کرے جس سے منی نکل آئے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ (۳)

۲۔ اگر بے اختیار منی نکل آئے مثلاً احتلام ہو جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔ (۴)

### سبق: ۳۳۲ کا خلاصہ

۱۔ کھانے پینے، غلیظ غبار کو حلق تک پہنچانے، پورے سر کو پانی کے نیچے ڈبونے، قے کرنے،

مباشرت کرنے، استمناء کرنے اور صبح کی اذان تک جنابت پر باقی رہنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

۲۔ احاب و ہن کو نگل لینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا ہے۔

۳۔ اگر روزہ دار بھولے سے کوئی چیز کھالے یا پی لے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

۴۔ اگر انجکشن لگوانا، بجائے غذائے ہو تو روزہ باطل نہیں ہوتا۔

۵۔ اگر غبار غلیظ نہ ہو یا غلیظ غبار حلق تک نہ پہنچے یا روزہ دار شک کرے کہ حلق تک پہنچایا نہیں اس کا

روزہ باطل نہیں ہے۔

(۲) توضیح المسائل، م ۱۴۳۶

(۱) توضیح المسائل، م ۱۴۳۶

(۳) توضیح المسائل، م ۱۵۸۹

(۳) توضیح المسائل، م ۱۵۸۸

- ۶۔ اگر کوئی بھولے سے اپنے سر کو پانی کے نیچے ڈبوئے، یا بے اختیار پانی میں گر جائے، یا زبردستی اسے پانی میں گرا دیا جائے، تو ایسی صورت میں اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔
- ۷۔ اگر روزہ دار بے اختیار قے کرے یا نہ جانتا ہو روزہ سے ہے، تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔
- ۸۔ اگر روزہ دار کو احتلام ہو جائے تو اس کا روزہ باطل نہیں ہوگا۔

## (۲) سوالات:

- ۱۔ روزہ کی حالت میں خلال کرنے اور مسواک کرنے کا کیا حکم ہے؟
- ۲۔ کیا روزے کی حالت میں چنگم چبانے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے؟
- ۳۔ کسی شخص کو پانی پیتے وقت یاد آئے کہ روزہ سے ہے، اس کی تکلیف کیا ہے اور اس کے روزہ کا کیا حکم ہے؟
- ۴۔ سگریٹ پینا مہلکات روزہ کی کون سی قسم ہے؟
- ۵۔ روزہ کی حالت میں تیرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

## مبطلات روزہ

اذان صبح تک جنابت پر باقی رہنا:

اگر کوئی شخص حالت جنابت میں اذان صبح تک باقی رہے اور غسل نہ کرے یا اگر اس کا فریضہ تیمم تھا اور تیمم نہ کرے تو بعض اوقات اس کا روزہ باطل ہوگا اس سلسلہ کے بعض مسائل حسب ذیل ہیں:

۱۔ اگر عداً صبح کی اذان تک غسل نہ کرے یا اگر اس کا فریضہ تیمم تھا اور تیمم نہ کرے:

رمضان کے روزوں کے دوران  
 قضا روزوں کے دوران  
 اس کا روزہ باطل ہے۔

◆ دیگر روزوں کے دوران۔۔ اس کا روزہ صحیح ہے۔

۲۔ اگر غسل یا تیمم کرنا فراموش کر جائے اور ایک یا چند روز کے بعد معلوم ہو

◆ رمضان کے روزوں کے دوران۔۔ وہ روزے قضا کے طور پر رکھے۔

◆ ماہ رمضان کے قضا روزوں کے دوران۔۔ احتیاط واجب کی بنا پر وہ روزے قضا کر لے صحیح

◆ رمضان کے علاوہ روزوں کے قضا کے دوران، جیسے نذریہ یا کفارہ کے روزے۔ روزہ صحیح

ہے (۱)

۳۔ اگر روزہ دار کو احتلام ہو جائے، واجب نہیں ہے فوراً غسل کرے اور اس کا روزہ صحیح ہے۔ (۲)

۴۔ اگر روزہ دار حالت جنابت میں ماہ رمضان کی شب کو جاگتا ہو کہ نماز صبح سے پہلے بیدار نہیں

ہوگا، تو اسے نہیں سونا چاہئے اور اگر سو جائے اور اذان صبح سے پہلے بیدار نہ ہو۔ کا تو اس کا روزہ باطل ہے۔ (۳)

وہ کام جو روزہ دار پر مکروہ ہیں

۱۔ ہر وہ کام جو ضعف و سستی کا سبب بنے، جیسے خون دینا وغیرہ۔

۲۔ معطر بنانا (عطر لگانا مکروہ نہیں ہے)

۳۔ بدن کے لباس کو تر کرنا۔

۴۔ تر لکڑی سے مسواک کرنا۔ (۴)

روزہ کی قضا اور اس کا کفارہ

قضا روزہ:

اگر کوئی شخص روزہ کو اس کے وقت میں نہ رکھ سکے، اسے کسی دوسرے دن وہ روزہ رکھنا چاہئے، لہذا

جو روزہ اس کے اصل وقت کے بعد رکھا جاتا ہے ”قضا روزہ“ کہتے ہیں۔

(۲) توجیح المسائل، م ۱۶۳۲

(۱) توجیح المسائل، م ۱۶۲۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۶

(۳) توجیح المسائل، م ۱۶۵۷

(۳) توجیح المسائل، م ۱۶۲۵

✽ (نوٹی) اس کا روزہ باطل ہے مسئلہ ۱۶۳۳ (گھپائی گانی) اگر وقت میں دست ہو تو روزہ باطل ہے اور اگر وقت تک ہو تو اس

دن کے روزہ کو مکمل کرے اور اس کے بدلے میں رمضان کے بعد روزہ رکھے۔ (۱۶۳۳)

## روزہ کا کفارہ

کفارہ وہی جرمانہ ہے جو روزہ باطل کرنے کے جرم میں معین ہوا ہے جو یہ ہے:

◆ ایک غلام آزاد کرنا۔

◆ اس طرح دو مہینے روزہ رکھنا کہ ۳۱ روز مسلسل روزہ رکھے۔

◆ ۶۰ فقیروں کو پیٹ بھر کے کھانا کھلانا یا ہر ایک کو ایک مد طعام دینا۔

جس پر روزہ کا کفارہ واجب ہو جائے اسے چاہئے مندرجہ بالا تین چیزوں میں سے کسی ایک کو

انجام دے۔ چونکہ آجکل ”غلام“ فقہی معنی میں نہیں پایا جاتا، لہذا دوسرے یا تیسرے امور انجام دیئے

جائیں اگر ان میں سے کوئی ایک اس کے لئے ممکن نہ ہو تو جتنا ممکن ہو سکے فقیر کو کھانا کھلائے اور اگر کھانا نہیں

کھلا سکتا ہو تو اس کے لئے استغفار کرنا چاہئے۔ (۱)

درج ذیل موارد میں روزہ کی قضا واجب ہے لیکن کفارہ نہیں ہے:

عمداتے کرے۔ ❖❖

۲۔ ماہ رمضان میں غسل جنابت کو بجالانا بھول جائے اور جنابت کی حالت میں ایک یا چند روز

روزہ رکھے۔

۳۔ ماہ رمضان میں تحقیق کئے بغیر کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں کوئی ایسا کام انجام دے جو روزہ باطل

ہونے کا سبب ہو، مثلاً پانی پی لے اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ صبح ہو چکی تھی۔

۴۔ کوئی یہ کہے کہ ابھی صبح نہیں ہوئی ہے اور روزہ دار اس پر یقین کر کے ایسا کوئی کام انجام دے

جو روزہ باطل ہونے کا سبب ہو اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ صبح ہو چکی تھی۔

(۱) توضیح المسائل، م ۱۶۶۰-۱۶۶۱

❖ یعنی ۱۰ سیر (ایک سیر = ۵۵ گرام) گندم، چاول یا اس کے مانند کوئی دوسری چیز فقیر کو دیدے (توضیح المسائل م ۱۷۰۳)

❖ (اراکی) احتیاطاً واجب کی بنا پر کفارہ بھی دیدے (مسئلہ ۱۶۹۱) (خونی و گھلایا گیانی) کفارہ بھی واجب ہے مسئلہ ۱۶۶۷۔

اگر عہدِ رمضان المبارک کے روزہ نہ رکھے یا عہدِ روزہ کو باطل کرے، تو قضا و کفار دونوں واجب

ہیں۔ ❁

### سبق: ۳۳ کا خلاصہ

۱۔ اگر روزہ دار ماہِ رمضان یا رمضان کے روزوں کی قضا کے دوران صبح کی اذان تک غسل کئے بغیر جنابت کی حالت میں باقی رہے یا اس کا فریضہ تیمم ہونے کی صورت میں تیمم نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔

۲۔ اگر ماہِ رمضان کے روزوں کے دوران غسل یا تیمم کو فراموش کرے اور ایک یا چند روز کے بعد یاد آئے، تو ان دنوں کے روزے قضا کرے۔

۳۔ اگر روزہ دار کو دن کے دوران احتلام ہو جائے، تو فوراً غسل کرنا واجب نہیں ہے، نیز اس کا روزہ بھی صحیح ہے۔

۴۔ اگر ماہِ رمضان کی رات میں مجب یا حتم کو معلوم ہو کہ اگر سو گیا تو غسل کرنے کیلئے اذان سے پہلے بیدار نہیں ہو سکتا تو اسے نہیں سونا چاہئے اور اگر سو گیا اور بیدار نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہے۔

۵۔ معطر بنائیاں کو سونگھنا اور تر لباس زیب تن کرنا مکروہ ہے۔

۶۔ وقت گزرنے کے بعد رکھے جانے والے روزہ کو ”روزہ قضا“ اور عہدِ روزہ نہ رکھنے کے تاوان (ہرجانہ) کو ”کفارہ“ کہتے ہیں۔

۷۔ جس پر کفارہ واجب ہو، اسے ایک غلام آزاد کرنا چاہئے، یا دو مہینے روزہ رکھے یا ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلائے۔

❁ تھے کرنا اور مجب کا غسل کے لئے بیدار نہ ہونا دوسرا حکم رکھتا ہے (توضیح المسائل مسئلہ ۱۶۵۸) رجوع کریں

- ۸۔ اگر روزہ دار عمداً قے کرے یا ماہ رمضان میں غسل جنابت کرنا بھول جائے اور ایک دو دن روزہ رکھنے کے بعد یاد آئے تو ان دنوں کی قضا بجالائے لیکن کفارہ نہیں ہے۔
- ۹۔ اگر تحقیق کے بغیر کھانا کھائے اس کے بعد معلوم ہو جائے کہ اذان صبح کے بعد کھایا ہے، تو اس کا روزہ باطل ہے اس کی قضا واجب ہے لیکن کفارہ نہیں ہے۔
- ۱۰۔ اگر عمداً رمضان کا روزہ نہ رکھے، تو قضا کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہے۔

### (؟) سوالات:

- ۱۔ روزہ کی قضا اور اس کے کفارہ میں کیا فرق ہے۔؟
- ۲۔ اگر مستحی روزہ میں صبح کی اذان تک غسل نہ کرے، تو روزہ کا کیا حکم ہے؟
- ۳۔ اگر ایسے وقت میں بیدار ہو جائے کہ غسل جنابت کے لئے وقت نہ ہو تو اسکی تکلیف کیا ہے۔؟
- ۴۔ روزہ کی حالت میں عطر لگانے کا کیا حکم ہے؟
- ۵۔ ایک آدمی کی گھڑی پیچھے تھی، اس کے مطابق سحری کھانے کے بعد متوجہ ہوا کہ اذان صبح کے بعد کھانا کھایا ہے، تو قضا و کفارہ کے بارے میں اس کا فرض کیا ہے؟

## روزہ کی قضا اور کفارہ کے احکام

۱۔ روزہ کی قضا کو فوراً انجام دینا ضروری نہیں ہے، لیکن احتیاط واجب ہے کہ بنا پر اگلے سال کے ماہ

رمضان تک بجالائے۔ (۱)

۲۔ اگر کوئی ماہ رمضان کے روزے قضا ہوں تو انسان کسی بھی ماہ رمضان کے قضا روزے پہلے رکھ

سکتا ہے۔

البتہ اگر آخری ماہ رمضان کے قضا روزوں کا وقت تنگ ہو مثلاً آخری ماہ رمضان کے ۱۰ روزے

قضا ہوں اور اگلے ماہ رمضان تک دس ہی دن باقی رہ چکے ہوں، تو پہلے اسی آخری رمضان کے قضا روزے

رکھے۔ (۲)

۳۔ انسان کو کفارہ بجالانے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے، لیکن یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ اسے فوراً

(۱) العروۃ الوثقی، ج ۲، ص ۲۳۳، ۱۸، تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۲۹۸، ۴۔

(۲) توضیح المسائل، ص ۱۶۹۸۔

• (خونگی۔ گلپایگانی) احتیاط کے طور پر مستحب ہے العروۃ الوثقی، ج ۲، ص ۲۳۳، ۱۸۔

•• (خونگی۔ گلپایگانی) بہتر ہے۔ احتیاط مستحب ہے (م ۱۷۰۷) (اراکی) احتیاط واجب ہے (م ۱۷۳۱)۔

انجام دے۔ (۱)

۴۔ اگر کسی پر کفارہ واجب ہوا ہو، اسے چند برسوں تک بچانہ لائے تو اس پر کوئی چیز اضافہ نہیں

ہوتی۔ (۲)

۵۔ اگر کسی عذر کے سبب جیسے سفر میں روزہ نہ رکھے ہوں۔ اور رمضان المبارک کے بعد عذر

پر طرف ہوا ہو نیز اگلے رمضان تک عدا قضا نہ کرے، تو قضا کے علاوہ، ہر دن کے عوض، فقیر کو ایک مد طعام بھی

دے۔ (۳)

۶۔ اگر کوئی شخص اپنے روزہ کو کسی حرام کام کے ذریعہ، جیسے استمناء سے باطل کرے، تو احتیاط

واجب کی بنا پر اسے مجموعی طور پر کفارہ دینا ہے، یعنی اسے ایک بندہ آزاد کرنا، دو مہینے روزہ رکھنا اور ساٹھ

فقیروں کو کھانا کھلانا ہے۔ اگر تینوں چیزیں اس کے لئے ممکن نہ ہوں تو ان تینوں میں سے جس کسی کو بھی

بجلا سکے کافی ہے۔ (۴)

درج ذیل موارد میں نہ قضا واجب ہے اور نہ کفارہ:

۱۔ بالغ ہونے سے پہلے نہ رکھے ہوئے روزے۔ (۵)

(۱) توضیح المسائل، م ۱۶۸۴

(۲) توضیح المسائل، م ۱۶۸۵

(۳) توضیح المسائل، م ۱۷۰۵

(۴) توضیح المسائل، م ۱۶۶۵

(۵) توضیح المسائل، م ۱۶۹۳

﴿اراکی۔ گلپایگانی﴾ کفارہ جمع واجب ہے، (مسئلہ ۱۶۹۸-۱۶۷۳)

۲۔ ایک نو مسلمان کے ایام کفر کے روزے، یعنی اگر ایک کافر مسلمان ہو جائے، تو اس کے گزشتہ روزوں کی قضا واجب نہیں ہے۔ (۱)

۳۔ اگر کوئی شخص بوڑھا پے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا ہو اور ماہ رمضان کے بعد بھی اس کی قضا نہ بجالا سکتا ہو۔

لیکن اگر روزہ رکھنا اس کے لئے مشکل ہو تو ہر دن کے لئے ایک مد طعام فقیر کو دیدے۔ (۲)

ماں باپ کے قضا روزے:

باپ کے مرنے کے بعد اس کے بڑے بیٹے پر واجب ہے کہ اس کے روزے اور نماز کی قضا کرے اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ ماں کے قضا روزے اور نماز بھی بجالائے۔ (۳)

مسافر کے روزے:

جو مسافر سفر میں چار رکعتی نماز کو دو رکعتی پڑھتا ہے، اسے اس سفر میں روزے نہیں رکھنے چاہئے، لیکن ان روزوں کی قضا بجالانا چاہئے جو مسافر، سفر میں نماز پوری پڑھتا ہے، جیسے وہ مسافر جس کا شغل (کام) سفر ہو، اسے سفر میں روزہ رکھنا چاہئے۔ (۴)

(۱) توحیح المسائل م ۱۶۹۵

(۲) توحیح المسائل م ۱۷۲۵، ۱۷۲۶

(۳) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۲۲۷، ۱۶، توحیح المسائل م ۱۷۱۱، ۱۷۱۰، ۱۳۹

(۴) توحیح المسائل م ۱۷۱۳۔

● (گلیا بیگانی) اس صورت میں بھی احتیاط لازم کے طور پر ایک مد طعام فقیر کو دیدے (م ۱۷۳۳)

● (اراکی) ماں کے قضا روزے اور نماز میں بھی اس پر واجب ہیں۔ (مسئلہ ۱۷۳۶) (گلیا بیگانی) بنا بر احتیاط واجب، ماں

کے قضا روزے اور نماز بھی بجالائے (م ۱۷۳۱)

۱۔ ٹھہر سے پہلے مسافرت پر نکلا ہے۔ جیسے حدِ ترخص ۱۰ پر پہنچ جائے اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے اگر اس سے پہلے روزہ کو باطل کرے احتیاطاً واجب کے طور پر کفارہ دینا چاہئے۔ ﴿﴾

۲۔ ٹھہر کے بعد مسافرت پر نکلا ہے، اس کا روزہ صحیح ہے اور اسے باطل نہیں کرنا چاہئے۔

سفر پر گیا ہے:

مسافر کے روزہ کا حکم

۱۔ قحط اور ٹھہر اپنے وطن یا اس جگہ پہنچے جہاں دس دن رہنا چاہتا ہے:

۲۔ روزہ کو توڑ دیا ہے۔ اس دن کا روزہ اس پر واجب نہیں ہے لیکن اس کی قضا کرے۔

سفر سے واپس آیا ہے:

۲۔ بعد از ٹھہر پہنچے۔

اس کا روزہ باطل ہے اور اس دن کی قضا بجا لائے۔ (۱)

نوٹ: ماہِ رمضان میں سفر کرنا جائز ہے لیکن اگر روزہ سے فرار کے لئے ہو تو مکروہ ہے۔ (۲)

## زکاتِ فطرہ

رمضان المبارک کے اختتام پر، یعنی عیدِ فطر کے دن، اپنے مال کا ایک حصہ زکاتِ فطرہ کے عنوان

سے فقیر کو دیدے۔

## زکاتِ فطرہ کی مقدار:

اپنے اور ان افراد کے لئے جو اس کی کفالت میں ہیں، جیسے بیوی اور بچے، ہر فرد کے لئے ایک

صاع زکاتِ فطرہ ہے، ایک صاع تقریباً تین کلو کے برابر ہوتا ہے۔ (۳)

(۱) توضیح المسائل م ۱۵۱۵۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ (۲) توضیح المسائل، م ۱۵۱۵۔ (۳) توضیح المسائل م ۱۹۹۱۔

﴿وضاحت: حدِ ترخص کی بحث سب ۲۵ میں بیان ہوئی ہے﴾

﴿﴿خونگی: کفارہ واجب ہے﴾﴾ (م ۱۷۳۰)

## زکات فطرہ کی جنس:

زکات فطرہ کی جنس، گندم، جو، خرماء، کشمش، چاول، مکئی اور اس کے مانند ہے اور اگر ان میں سے کسی ایک کی قیمت ادا کی جائے تو بھی کافی ہے۔ (۱)

### سبق ۳۳ کا خلاصہ

- ۱۔ رمضان المبارک کے قضا روزے احتیاط واجب کی بنا پر اگلے سال کے ماہ رمضان تک بجالانے چاہئے۔
- ۲۔ اگر کئی ماہ رمضان کے روزے قضا ہوئے ہوں تو جسے چاہئے اول بجالا سکتا ہے لیکن اگر آخری رمضان کے روزوں کا وقت تنگ ہو چکا ہو تو پہلے انہیں کو بجالائے۔
- ۳۔ اگر کفارہ ادا کرنے میں چند سال تاخیر ہو جائے تو اس میں کوئی چیز اضافہ نہیں ہوتی۔
- ۴۔ اگر ماہ رمضان کے قضا روزوں کو اگلے رمضان تک عہد آئے تو قضا کے علاوہ، ہر دن کے لئے ایک مد طعام بھی فقیر کو دیدے۔
- ۵۔ اگر کوئی اپنے روزہ کو فعل حرام سے باطل کرے تو اس پر ایک ساتھ سارے کفارے واجب ہو جاتے ہیں۔
- ۶۔ بالغ ہونے سے پہلے کے روزوں اور ایام کفر (تازہ مسلمان) کے روزوں کی قضا نہیں ہے۔
- ۷۔ بڑے بیٹے کو اپنے باپ کے قضا روزے اس کی وفات کے بعد بجالانے چاہئے۔
- ۸۔ جس سفر میں نماز قصر ہے، روزہ بھی باطل ہے۔
- ۹۔ اگر روزہ دار ظہر کے بعد سفر پر جائے تو اس کا روزہ صبح ہے۔

۱۰۔ اگر مسافر ظہر سے پہلے وطن یا ایسی جگہ پر پہنچے جہاں دس دن ٹھہرنا ہو تو اگر اس وقت تک کوئی ایسا کام انجام نہ دیا ہو جس سے روزہ باطل ہوتا ہے تو اس دن کے روزہ کو آخر تک پہنچائے اور وہ صحیح ہے۔

(؟) سوالات:

- ۱۔ رمضان المبارک کے قضا روزوں کا وقت بیان کیجئے۔
- ۲۔ روزہ کے کفارہ کا وقت بیان کیجئے۔
- ۳۔ اگر کوئی اگلے سال کے رمضان تک قضا روزے نہ بجالا سکے تو اس کا فرض کیا ہے؟
- ۴۔ جو بوڑھا، روزہ نہیں رکھ سکتا ہو، اس کا فرض کیا ہے؟
- ۵۔ اگر بڑا بیٹا مر چکا ہو تو باپ کے قضا روزے کس کے ذمہ ہیں؟
- ۶۔ سفر میں کون روزہ رکھ سکتا ہے؟

## خمس

مسلمانوں کے اقتصادی فرائض میں سے ایک فریضہ ”خمس“ کا ادا کرنا ہے، اس طرح کہ بعض مقامات میں اپنے مال کا ایک پنجم حصہ ایک خاص صورت میں خرچ کرنے کے لئے اسلامی حاکم کو دینا چاہئے۔

خمس سات چیزوں پر واجب ہے:

◆ جو کچھ سال بھر کے اخراجات سے زیادہ بچ جائے (کسب کار کا نفع)

◆ معدن

◆ خزانہ

◆ جنگی غنائم

◆ وہ جو اہرات جو سمندر کی تہ سے نکالے جاتے ہیں۔

◆ حلال مال حرام کے ساتھ مخلوط ہو چکا ہو۔

◆ وہ زمین جسے کافر ذمی ۷۷ ایک مسلمان سے خریدے۔ (۱)

خمس ادا کرنا بھی نماز و روزہ کی طرح واجبات میں سے ہے اور تمام بالغ اور عاقل اگر مذکورہ سات موارد میں سے ایک کے، مالک ہوں تو اس پر عمل کرنا چاہئے

جس طرح شرعی فریضہ کے آغاز پر ہر کوئی نماز و روزہ کی فکر میں ہوتا ہے اسے خمس و زکات ادا کرنے اور دیگر واجبات کی فکر میں بھی ہونا چاہئے لہذا ضرورت کی حد تک ان کے مسائل سے آشنائی ضروری ہے، چنانچہ ہم یہاں پر خمس کے سات موارد میں سے صرف ایک کے بارے میں وضاحت کریں گے جس سے معاشرے کے لوگ زیادہ دوچار ہیں، اور وہ سال بھر کے خرچ سے بچے ہوئے مال پر خمس ہے:

اس مسئلہ کو واضح کرنے کے لئے ہمیں درج ذیل دو سوالوں کے جواب پر غور کرنا چاہئے:

۱۔ سال کے خرچ سے کیا مراد ہے؟

۲۔ کیا خمس کا سال قمری، یا شمسی مہینوں سے حساب ہوتا ہے اور اس کا آغاز کس وقت ہے؟

### سال کا خرچہ:

اسلام لوگوں کے کسب و کار کے بارے میں احترام کا قائل ہے اور اپنی ضروریات کو پورے کرنے کو خمس پر مقدم قرار دیا ہے۔ لہذا ہر کوئی اپنی آمدنی سے سال بھر کا اپنا خرچہ پورا کر سکتا ہے۔

اور سال کے آخر پر کوئی چیز باقی نہ بچی، تو خمس کی ادائیگی اس پر واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر متعارف اور ضرورت کے مطابق افراط و تفریط سے اجتناب کرتے ہوئے زندگی گزارنے کے بعد سال کے

(۱) توضیح المسائل، م ۵۱، ۱۷

۷۷ ذمہ = عہد و پیمانہ، وہ غیر مسلمان جو اسلامی ممالک میں زندگی کرتے ہیں اور ان کے ساتھ عہد و پیمانہ باندھتے ہیں کہ مسلمانوں کے سماجی قوانین کی رعایت کریں اور ایک معین نکمیں بھی ادا کریں گے جس کے عوض میں ان کی جان و مال امان میں رہے، انہیں کافر ذمی کہا جاتا ہے۔

آخر میں کوئی چیز باقی بچ جائے تو اس کے ایک پنجم حصہ خمس کے عنوان سے ادا کر دے اور باقی ۴/۵ حصہ اپنے لئے بچت کرے۔

لہذا، مخارج کا مقصد وہ تمام چیزیں ہیں جو اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ مخارج کے چند نمونوں کی طرف ذیل میں اشارہ کرتے ہیں:

- ◆ خوارک و پوشاک
- ◆ گھر کا سامان، جیسے برتن، فرش وغیرہ۔
- ◆ گاڑی جو صرف کسب و کار کے لئے نہ ہو۔
- ◆ مہانوں کا خرچہ۔
- ◆ شادی بیاہ کا خرچہ۔
- ◆ ضروری اور لازم کماتیں۔
- ◆ زیارت کا خرچہ
- ◆ انعامات و تحفے جو کسی کو دیئے جاتے ہیں۔
- ◆ ادا کیا جانے والا صدقہ، نذر یا کفارہ۔ (۱)

### خمس کا سال:

انسان کو بالغ ہونے کے پہلے دن سے نماز پڑھنی چاہئے، پہلے ماہ رمضان سے روزے رکھنے چاہئے اور پہلی آمدنی اس کے ہاتھ میں آنے کے ایک سال گزرنے کے بعد گزشتہ مال کے خرچہ کے علاوہ باقی بچے مال کا خمس دیدے۔ اس طرح خمس کا حساب کرنے میں، سال کا آغاز، پہلی آمدنی اور اس کا اختتام اس تاریخ سے ایک سال گزرنے کے بعد ہے۔

(۱) العمودۃ الوثقی، ج ۲، ص ۳۹۴

اس طرح سال کی ابتداء:

- ◆ کسان کے لئے۔۔۔۔۔ پہلی فصل کاٹنے کا دن ہے۔
- ◆ ملازم کے لئے۔۔۔۔۔ پہلی تنخواہ حاصل کرنے کی تاریخ ہے۔
- ◆ مزدور کے لئے۔۔۔۔۔ پہلی مزدوری حاصل کرنے کی تاریخ ہے۔
- ◆ دوکاندار کے لئے۔۔۔۔۔ پہلا معاملہ انجام دینے کی تاریخ ہے۔ (۱)
- ◆ جو مال مندرجہ ذیل طریقوں سے حاصل ہو جائے، اس پر خمس نہیں ہے:

۱۔ وراثت میں ملا ہوا مال۔

۲۔ بخشش گئی چیز (ہبہ)۔

۳۔ حاصل کئے گئے انعامات۔

۴۔ جو کچھ انسان کو عیدی کے طور پر ملتا ہے۔\*

۵۔ وہ مال جو کسی کو خمس، زکات یا صدقہ کے طور پر دیا جاتا ہے۔ (۲)

خمس نہ دینے کے نتائج:

۱۔ جب تک مال کا خمس ادا نہ کیا جائے، اس میں ہاتھ نہیں لگا سکتے ہیں، یعنی اس کے کھانے کو نہیں

کھایا جاسکتا، جس کا خمس ادا نہ کیا گیا ہو اور اس پیسے سے کوئی چیز نہیں خریدی جاسکتی ہے جس کا خمس ادا نہ کیا گیا

ہو۔ (۳)

(۱) العروة الوثقی، ج ۲، ص ۳۹۳، ۶م

(۲) العروة الوثقی، ج ۲، ص ۳۸۹۔ السابع ص ۹۰، ۵۱م

(۳) توفیح المسائل ص ۹۰، ۱۷۹م

\* (تمام مراجع) نمبر ۱۲ اور ۱۳ اگر مال کے خرچے سے بچ جائے تو اس کا خمس دینا چاہئے (م ۱۷۶۲)

۲۔ اگر خمس نہ نکالے گئے پیسوں سے (حاکم شرع کی اجازت کے بغیر) کاروبار کیا جائے تو اس کاروبار کا ۱/۵ معاملہ باطل ہے۔ (۱) ❀

۳۔ اگر خمس نہ نکالے گئے پیسے حجام کے مالک کو دے کر غسل کرے تو وہ غسل باطل ہے۔ (۲) ❀❀

۴۔ اگر خمس نہ نکالے گئے پیسوں سے مکان خریدا جائے، تو اس مکان میں نماز پڑھنا باطل

ہے۔ (۳)

### خمس کے احکام:

۱۔ اگر قناعت کر کے کوئی چیز سالانہ خرچہ سے بچ جائے اس کا خمس دینا چاہئے۔ (۴)

۲۔ اگر گھر کے لئے سامان خریدا ہو اور اس کی ضرورت نہ رہے تو احتیاط واجب ❀❀❀ کی بنا پر اس

کا خمس دینا چاہئے، مثال کے طور پر ایک بڑا فرج خریدے اور پہلے فرج کی ضرورت باقی نہ رہے۔ (۵)

۳۔ اشیائے خورد و نوش جیسے چاول، تیل، چائے وغیرہ جو سال کی آمدنی سے اس سال کے خرچہ

(۱) توضیح المسائل، م ۱۷۶۰

(۲) توضیح المسائل، م ۳۹۳

(۳) توضیح المسائل، م ۸۷۳

(۴) توضیح المسائل، م ۱۷۵۶

(۵) توضیح المسائل، م ۱۷۸۱

❀ (اراکی - خوئی) معاملہ صحیح ہے لیکن اس کا خمس ادا کرنا چاہئے (م ۱۷۹۳، ۱۷۹۵)

❀❀ (خوئی) اگرچہ اس نے حرام کام انجام دیا ہے لیکن اس کا غسل باطل نہیں ہے (گلابیگانی) اگر جانتا ہو کہ ان اوصاف کے

ساتھ حجام کا مالک اس کے غسل پر رضامند ہے یا حجام کے مالک کی رضا پر توجہ نہ دیتے ہوئے غسل کرے تو غسل صحیح ہے (م)

(۳۸۹)

❀❀❀ (خوئی) احتیاط مستحب ہے۔

کے لئے خریدی جاتی ہے، اگر سال کے آخر میں بیچ جائے تو اس کا خمس دینا چاہئے۔ (۱)

۴۔ اگر ایک نابالغ بچے کا کوئی سرمایہ ہو اور اس سے کچھ نفع کمائے تو احتیاط واجب کے طور پر اس بچے کو بالغ ہونے کے بعد اس کا خمس دینا چاہئے۔ (۲) ❀❀

### مصرف خمس:

خمس کے مال کو دو حصوں میں تقسیم کرنا چاہئے، اس کا نصف سہم امام زمان علیہ السلام ہے اور اسے مجتہد جامع الشرائط جس کی انسان تقلید کرتا ہے یا اس کے وکیل کو دیا جاتا ہے دوسرے نصف کو بھی مجتہد جامع الشرائط یا اس کی اجازت سے ضروری شرائط کے حامل سادات کو دیا جائے۔ (۳) ❀❀❀

### خمس کے محتاج سید کے شرائط:

◆ غریب ہو یا ابن السبیل ہو، اگر چاہے شہر میں غریب و محتاج نہ ہو۔

◆ شیعہ اثنا عشری ہو۔

◆ کھلم کھلا گناہ کا مرتکب نہ ہو (احتیاط واجب کی بنا پر) اور اسے خمس دینا گناہ انجام دینے میں

مدد کا سبب نہ ہو۔

◆ احتیاط واجب کی بناء پر ان افراد میں سے نہ ہو جن کے اخراجات اس (خمس لینے والے) کے

ذمہ ہوں، جیسے بیوی بچے۔ (۴)

(۱) توضیح المسائل، م ۱۷۸۰

(۲) توضیح المسائل، م ۱۷۹۳

(۳) توضیح المسائل، م ۱۸۳۳

(۴) توضیح المسائل، م ۱۸۳۵ تا ۱۸۳۶

❀ (گلیا بیگانی) بالغ ہونے کے بعد اس کا خمس دینا چاہئے (م ۱۸۰۳)

❀❀ (خونی) واجب نہیں ہے اس کا خمس دے (م ۱۸۰۲)

❀❀❀ (گلیا بیگانی، اراکی) صاحب مال خود بھی شرائط کے حامل سادات کو دے سکتا ہے (مسئلہ ۱۸۴۳)

## سبق: ۳۵ کا خلاصہ

- ۱۔ خمس ادا کرنا ایک اقتصادی فریضہ ہے۔
- ۲۔ درج ذیل موارد میں خمس ادا کرنا واجب ہے:
  - ◆ کسب و کار کی منفعت
  - ◆ معدن (کان)
  - ◆ خزانہ
  - ◆ جنگلی غنائم
  - ◆ سمندری جواہرات
  - ◆ حلال مال کا حرام مال سے مخلوط ہونا۔
  - ◆ وہ زمین جسے کافر ذمی مسلمان سے خریدے۔
- ۳۔ خوراک، پوشاک، مسکن، گھر کا سامان، سواری، دعوت کے اخراجات، شادی بیاہ، زیارت، مسافرت، جواہرات، تحفے، صدقات اور کفارات سال کے اخراجات میں شمار ہوتے ہیں۔
- ۴۔ جس دن پہلی آمدنی انسان کے ہاتھ میں آئے، اسی دن سے خمس کا سال شروع ہوتا ہے اور ایک سال گزرنے کے بعد جو کچھ اس آمدنی سے بچا ہوا اس پر خمس دینا چاہئے۔
- ۵۔ وراثت میں ملے مال، بخشش میں ملی چیزوں اور حاصل کئے گئے انعامات پر خمس نہیں ہے۔
- ۶۔ جب تک مال کا خمس ادا نہ کیا جائے اس میں مداخلت نہیں کی جاسکتی ہے اور اگر اس مال سے تجارت کا ۱/۵ حصہ باطل ہے۔
- ۷۔ خمس کا نصف مال امام (ع) ہے، اسے اپنے مرجع تقلید کو دینا چاہئے، اور دوسرے نصف یعنی سادات کا حصہ مرجع تقلید کی اجازت سے درج ذیل شرائط کے حامل سید کو دیا جاسکتا ہے:
  - ۱۔ غریب ہو۔

۲۔ شیعہ اثنا عشری ہو۔

۳۔ کھلم کھلا معصیت و گناہ نہ کرنا ہو۔

۴۔ ان افراد میں سے نہ ہو جن کے اخراجات وہ (لینے والا سید) ادا کرتا ہو، جیسے بیوی بچے۔

(؟) سوالات:

۱۔ کس قسم کے جواہرات پر خنس نہیں ہے؟

۲۔ کسب و کار کے منافع کی وضاحت کیجئے؟

۳۔ سال خنس کا آغاز کس وقت ہوتا ہے؟

شادی و خوشی کے موقع پر دیئے جانے والے تحفہ پر خنس ہے یا نہیں؟

۵۔ نابالغ بچے اگر کام کر کے کچھ پیسے بچت کریں، کیا اس پر خنس ہے؟

۶۔ مصرف خنس کی وضاحت کیجئے؟

## زکات

مسلمانوں کا ایک اور اہم اقتصادی فریضہ زکات کی اداگی ہے۔

زکات کی اہمیت کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر نماز کے بعد آیا ہے

اور اسے ایمان کی علامت اور کامیابی کا سبب شمار کیا گیا ہے۔

معصومین علیہم السلام سے نقل کی گئی متعدد روایات میں آیا ہے:

”جو زکات ادا کرنے میں مانع بن جائے، (کو تباہی کرے) دین سے خارج ہے“

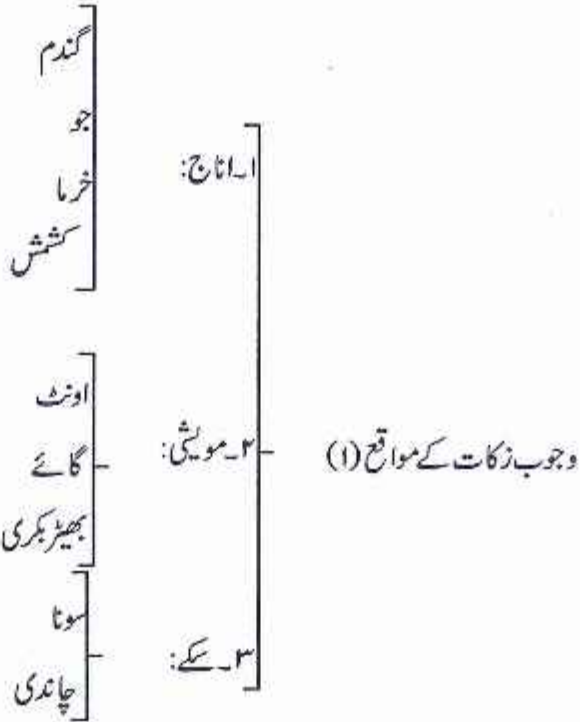
زکات کے بھی خمس کی طرح خاص موارد ہیں، اس کی ایک قسم بدن اور زندگی کی زکات ہے جو ہر

سال عید فطر کے دن ادا کی جاتی ہے اور یہ صرف ان لوگوں پر واجب ہے جو استطاعت رکھتے ہوں۔ اس قسم

کی زکات کے مسائل روزہ کی بحث کے آخر پر بیان ہوئے ہیں۔ ❁

زکات کی دوسری قسم، مال کی زکات ہے، لیکن لوگوں کے تمام اموال پر زکات نہیں ہے، بلکہ

صرف ۹ چیزوں پر زکات ہے اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:



### حد نصاب:

ان چیزوں کی زکات اس صورت میں واجب ہوتی ہے کہ ایک خاص مقدار تک پہنچ جائے اور اس مقدار کو ”حد نصاب“ کہتے ہیں۔ یعنی اگر حاصل شدہ پیداوار یا مویشیوں کی تعداد حد نصاب سے کمتر ہو تو، ان پر زکات نہیں ہے۔

(۱) توضیح المسائل، ۱۸۵۳ء۔

## اناج کا نصاب:

مذکورہ چار قسم کے اناج ایک نصاب رکھتے ہیں اور یہ نصاب تقریباً ۸۵۰ کلوگرام ہے۔ اس لحاظ سے اگر حاصل شدہ پیداوار اس مقدار سے کم ہو تو، اس پر زکات نہیں ہے۔ (۱)

## اناج کی زکات کی مقدار:

جب اناج کی حاصل شدہ پیداوار حد نصاب کو پہنچے، تو اس میں سے ایک حصہ زکات کے عنوان سے ادا کیا جانا چاہئے۔ لیکن اناج کی زکات کی مقدار اسکی آبیاری پر منحصر ہے۔ اس لحاظ سے اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ جو پیداوار بارش کے پانی یا دریا کے پانی سے آبیاری کر کے یا خشک کاشت کے نتیجے میں حاصل ہو جائے، اس کی زکات کی مقدار ۱۰ حصہ ہے۔

۲۔ جو پیداوار ڈول، بالٹی، رہٹ یا موٹر پمپ کے پانی سے آبیاری کر کے حاصل ہو جائے، اس کی زکات کی مقدار ۲۰ حصہ ہے۔

۳۔ جو پیداوار دونوں طریقوں، یعنی بارش کے پانی یا دریا کے پانی کے علاوہ دکنی صورت میں آبیاری کے نتیجے میں حاصل ہو جائے تو اس کے نصف پر ۱۰ اور دوسرے نصف پر ۲۰ حصہ زکات ہے۔ (۲)

## مویشیوں کا نصاب:

### بھیڑ بکری:

بھیڑ بکریوں کا پہلا نصاب چالیس عدد ہے اور ان کی زکات ایک بھیڑ ہے، بھیڑ بکریوں کی تعداد جب تک چالیس تک نہ پہنچے ان پر زکات نہیں ہے۔ (۳)

(۱) توضیح المسائل، ۱۸۶۴م، (۲) توضیح المسائل، ۱۸۷۵م، (۳) توضیح المسائل، ۱۹۱۳م

• اناج کا صحیح نصاب ۸۴۷/۲۰۷ کلوگرام ہے۔

گائے:

گائے کا پہلا نصاب تیس عدد ہے اور ان کی زکات ایک گوسالہ ہے جو ایک سال تمام ہونے کے بعد دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔ (۱)

اونٹ

اونٹ کا پہلا نصاب پانچ عدد ہے اور ان کی زکات ایک بھیڑ ہے۔ اونٹوں کی تعداد جب تک ۲۶ عدد تک نہ پہنچے، ہر پانچ اونٹ کے لئے ایک بھیڑ زکات ہے لیکن جب ان کی تعداد ۲۶ تک پہنچ جائے تو ان کی زکات ایک اونٹ ہے۔ (۲)

سوننا اور چاندی کا نصاب:

سونے کا نصاب ۱۵ مثقال اور چاندی کا نصاب ۱۰۵ مثقال ہے اور دونوں کی زکات ۱۴۰ سونے ہے۔ (۳)

زکات کے احکام:

۱۔ گندم، جو، خرما، اور انگور پر، بیج کی قیمت، مزدوری، ٹریکٹر وغیرہ کے کرایہ کی صورت میں جو خرچہ آتا ہے، اس کو پیداوار سے کم کیا جاسکتا ہے، لیکن نصاب کی مقدار اس خرچہ کے کم کرنے سے پہلے حساب کی جاتی ہے۔ \*

(۱) توضیح المسائل م ۱۹۱۲۔

(۲) توضیح المسائل م ۱۹۱۔

(۳) توضیح المسائل م ۱۸۹۶، ۱۸۹۷۔

\* (گھلپائی گئی)۔ اراکی) خرچہ کم کرنے کے بعد حساب ہوتا ہے (م، ۱۹۰۹)۔ (خوئی) اس خرچہ کو کم نہیں کر سکتے (م)۔

اس طرح اگر ان چیزوں کی مقدار اس خرچہ کے کم کرنے سے پہلے نصاب کی حد تک پہنچ جائے تو زکات کا ادا کرنا واجب ہے لیکن زکات، مذکورہ خرچہ کو کم کرنے کے بعد باقی بچے اجناس سے ہی نکالی جائے گی۔ (۱)

## ۲۔ مویشیوں پر زکات درج ذیل صورت میں واجب ہوتی ہے:

- ◆ ایک سال تک ان کا مالک رہا ہو۔\* اس لحاظ سے مثلاً اگر کوئی ۱۰۰ عدد گائیں خریدے اور ۹ مہینے کے بعد انھیں بیچ دے، تو زکات واجب نہیں ہے۔ (۲)
- ◆ مویشی سال بھر بیکار اور آزاد ہوں، اس لحاظ سے اس گائے اور اونٹ پر زکات نہیں ہے جن سے کھیتی باڑی یا بارکشی میں کام لیا جاتا ہے۔ (۳)
- ◆ مویشی سال بھر جنگل اور بیابان کے گھاس پر پلے، لہذا اگر تمام سال یا کچھ مدت تک بوئی ہوئی یا کاٹی ہوئی گھاس پر پلے تو زکات نہیں ہے۔ (۴)
- ۳۔ سونا اور چاندی پر اس وقت زکات واجب ہے جب کہ سکہ کی صورت میں ہوں اور ان کا معاملہ رائج ہو، اس لحاظ سے جو سونے کے زیورات آج کل خواتین استعمال کرتی ہیں، ان پر زکات نہیں ہے۔ (۵)

۴۔ زکات ادا کرنا، ایک عبادت ہے اس لئے جو کچھ زکات کے طور پر ادا کیا جائے بقصد قربت ہونا چاہئے۔ (۶)

(۱) توفیح المسائل ۱۸۸۰	(۲) توفیح المسائل، م ۱۸۵۶
(۳) توفیح المسائل، م ۱۹۰۸	(۴) توفیح المسائل، م ۱۹۰۸
(۵) توفیح، م ۱۸۹۹	
(۶) توفیح المسائل م ۱۹۵۷	

\* (تمام مراجع) اگر گیارہ ماہ تک گائے بھیڑ اور اونٹ، سونا، چاندی کا مالک رہے تو بارہویں مہینے کی ابتداء میں زکات دینا چاہئے لیکن پہلے سال گزرنے کے بعد پورے ۱۲ مہینے تمام ہونے پر حساب کرے (م ۱۸۸۶)

## مصارف زکات:

آٹھ مواقع پر زکات کا کیا جاسکتا ہے یعنی ان تمام موارد یا ان میں سے چند ایک پر خرچ کیا جاسکتا

ہے:

۱- فقیر، وہ ہے جس کی آمدنی و بچت اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سالانہ خرچہ سے کم تر ہو۔

۲- مسکین، وہ ہے جو بالکل نادار اور مفلس ہو۔

۳- جو امام یا نائب امام کی طرف سے زکات جمع کرنے، اسکی حفاظت اور تقسیم کرنے پر مقرر ہو۔

۴- اسلام و مسلمین کے تئیں دلوں میں الفت پیدا کرنے کے لئے، جیسے اگر غیر مسلمانوں کی مدد کی

جائے تو وہ دین اسلام کی طرف مائل ہو جائیں یا جنگ میں مسلمانوں کی مدد کریں۔ ﴿

۵- غلاموں کو آزاد کرنے کے لئے۔

۶- قرضدار، جو اپنا قرض ادا نہ کر سکتا ہو۔

۷- راہ خدا میں خرچ کرنا، یعنی ایسے کام انجام دینا جن سے عام لوگوں کو فائدہ ہو اور اس میں خدا

کی خوشنودی ہو، جیسے سڑکیں اور پل بنانا۔

۸- وہ مسافر جو سفر میں نادار ہو چکا ہو اور اپنے وطن لوٹنے کے لئے خرچ نہ رکھتا ہو، اگرچہ اپنے

وطن میں فقیر نہ ہو۔ (۱)

## سبق: ۳۶ کا خلاصہ

۱- جن چیزوں پر زکات واجب ہے، وہ حسب ذیل ہیں:

گندم، جو، خرما، کشمش، اونٹ، گائے، بھینڑ، سونا اور چاندی۔

(۱) توضیح المسائل، م ۱۹۲۵

﴿گلابی گانی﴾ بعید نہیں ہے کہ یہ امام معصوم علیہ السلام سے مخصوص ہو (م ۱۹۳۳)

۲۔ زکات اس صورت میں واجب ہوتی ہے کہ جب مورد زکات چیز حد نصاب تک پہنچ جائے۔  
مختلف چیزوں کا حد نصاب حسب ذیل ہے:

مقدار زکات	نصاب (نصاب)	مال کی قسم	(نمبر)
① ۱۰۰ (دسواں حصہ)، اگر بارش اور دریا کے پانی سے آبیاری ہوئی ہو۔	۲۰۷/۸۴ کیلوگرام	گندم جو	۱- ۲-
② ۲۰ (بیسواں حصہ)، اگر دستی بالٹی، رہٹ اور موٹر پمپ سے آبیاری ہوئی ہو۔		خرما کشکش	۳- ۴-
③ ۳۰ (اگر دونوں چیزوں سے آبیاری ہوئی ہے۔)			
ایک بھیڑ ہر ۱۵ اونٹ پر ایک بھیڑ ایک اونٹ	پہلا نصاب ۱۵ اونٹ پر ۲۵ اونٹ پر۔ ۲۶ اونٹ پر	(اونٹ)	۵-
ایک سال عمر کا ایک گوسالہ	۳۰ گائے پر۔	گائے	۶-
ایک بھیڑ	۴۰ بھیڑ پر۔	بھیڑ	۷-
۱۴۰	۱۵ اشقال پر	سونا	۸-
۱۴۰	۱۰۵ اشقال پر	چاندی	۹-

۳۔ زکات کو ۸ معین مقامات پر صرف کرنا چاہئے (جو بھی مورد ہو) ان موارد میں ہر وہ کام بھی  
شامل ہے جسے خدا پسند فرماتا ہے، جیسے تعمیر مسجد، پل و...

(؟) سوالات:

۱۔ درخت کی پیداوار میں سے کس پیداوار پر زکات واجب ہے؟

۲۔ باب زکات میں، نصاب سے کیا مقصد ہے؟

۳۔ کیا نصاب کا خرچہ کم کرنے سے پہلے حساب ہوتا ہے یا اس کے بعد؟

۴۔ گائے اور بھیڑ کا پہلا نصاب کیا ہے اور ہر ایک کی زکات کی مقدار کتنی ہے؟

۵۔ حساب کر کے بتائیے کہ ۱۸ سکہ طلا کی زکات کتنی ہوگی جب کہ ہر سکہ کا وزن ۱۰ اشقال ہو۔؟

۶۔ موٹر پمپ کے ذریعہ دریا سے آبیاری ہونے والے گندم کی پیداوار کی زکات ۱۰٪ ہے یا

۱۲۰٪؟

۷۔ ایک شخص نے مارچ کی پہلی تاریخ کو ۲۵ بھیڑ خریدے اور اسی سال اول تمبر کو مزید ۲۰ بھیڑ

خریدے، ان بھیڑوں کی زکات ادا کرنے کا وقت کب ہے؟

## امر بالمعروف ونہی عن المنکر

ہر انسان معاشرے میں انجام پانے والے برے اور ترک کئے جانے والے نیک کاموں کے بارے میں ذمہ دار ہے، اس لئے اگر کوئی واجب کام ترک ہو جائے یا کوئی حرام کام انجام پائے تو اس کے مقابلے میں خاموشی اور لا تعلقی جائز نہیں ہے، اور معاشرے کے تمام لوگوں کو ”واجب“ کام کی انجام دہی اور ”حرام“ کام کو روکنے کے لئے قدم اٹھانا چاہئے اس عمل کو ”امر بالمعروف اور نہی عن المنکر“ کہتے ہیں۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت:

- ◆ ائمہ معصومین علیہم السلام کے بعض بیانات میں آیا ہے:
- ◆ ”امر بالمعروف ونہی عن المنکر“ اہم ترین واجبات میں سے ہے۔
- ◆ دینی واجبات ”امر بالمعروف ونہی عن المنکر“ کے سبب مستحکم و پائیدار ہوتے ہیں۔
- ◆ ”امر بالمعروف اور نہی عن المنکر“ ضروریات دین میں سے ہے، جو اس سے انکار کرے، وہ

کافر ہے۔

◆ مسائل امر بالمعروف ونہی عن المنکر “آیت اللہ اراکی و آیت اللہ خوئی کے رسالوں میں ذکر نہیں ہوئے ہیں۔

◆ اگر لوگ ”امر بالمعروف ونہی عن المنکر“ کو ترک کریں، تو برکت ان سے اٹھالی جاتی ہے اور دعا قبول نہیں ہوتی۔

### معروف و منکر کی تعریف:

احکام دین میں تمام واجبات و مستحبات کو ”معروف“ اور تمام محرّمات و مکروہات کو ”منکر“ کہا جاتا ہے، لہذا سماج کے لوگوں کو واجب و مستحب کام انجام دینے کی ترغیب دلانا امر ”بالمعروف“ اور انھیں حرام و مکروہ کام کی انجام دہی سے روکنا ”نہی عن المنکر“ ہے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر واجب کفائی ہے، یعنی کفایت کی حد تک انجام پانے کی صورت میں دوسروں پر واجب نہیں ہے، اگر شرائط میسر ہونے کی صورت میں سب لوگوں نے اسے ترک کیا ہو تو سب کے سب ترک واجب کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (۱)

### امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے شرائط:

”امر بالمعروف ونہی عن المنکر“ چند شرائط کی بناء پر واجب ہے اور ان شرائط کے نہ ہونے کی صورت میں ساقط ہے یعنی واجب نہیں ہے اور یہ شرائط حسب ذیل ہیں:

۱۔ امر ونہی کرنے والے کو جاننا چاہئے کہ جو کام کوئی فرد انجام دیتا ہے وہ حرام ہے اور جسے ترک کرتا ہے، وہ واجب ہے، لہذا جو شخص حرام کام کی تشخیص نہ دے سکتا ہو کہ حرام ہے یا نہیں اس پر نہی کرنا واجب نہیں ہے۔

۲۔ امر ونہی کرنے والے کو احتمال دینا چاہئے کہ اس کا امر ونہی مؤثر ہوگا، لہذا اگر جانتا ہو کہ مؤثر نہیں ہے یا اس میں شک کرتا ہو، تو اس پر امر ونہی کرنا واجب نہیں ہے۔

۳۔ گناہگار اپنے کام کو جاری رکھنے پر اصرار کرتا ہو، لہذا اگر معلوم ہو جائے کہ گناہگار کام کو ترک

کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور پھر سے اس کام کو انجام نہیں دے گا یا اس کام کو پھر سے انجام دینے میں کامیاب نہیں ہوگا، تو امر ونہی واجب نہیں ہے۔

۴۔ امر ونہی کرنے والے کے لئے، امر ونہی کرنا اپنے رشتہ داروں اور دوست یا مہراہوں، دیگر مومنین کی جان و مال اور آبرو کے لئے قابل توجہ ضرر و نقصان کا سبب نہ بنے۔ (۱)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے مراحل:

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لئے چند مراحل ہیں اور اگر سب سے نچلے مرحلے پر عمل کرنے سے نتیجہ نکلے تو بعد والے مرحلے پر عمل کرنا جائز نہیں ہے اور یہ مراحل حسب ذیل ہیں:

پہلا مرحلہ: گناہگار کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جائے کہ وہ سمجھ لے کہ اس کا سبب اس کا گناہ میں مرتکب ہونا ہے مثلاً اس سے منہ موڑ لے یا ترش روئی سے پیش آئے یا آنا جانا بند کر دے۔

دوسرا مرحلہ: زبان سے امر ونہی کرنا: یعنی واجب ترک کرنے والے کو حکم دیدے کہ واجب بجالائے اور گناہگار کو حکم دیدے کہ گناہ کو ترک کرے۔

تیسرا مرحلہ: طاقت کا استعمال: منکر کو روکنے اور واجب انجام دینے کے لئے طاقت کا استعمال کرنا، یعنی گناہگار کی پٹائی کرنا۔ (۲)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے احکام:

۱۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے شرائط اور موارد کو سیکھنا واجب ہے تاکہ امر ونہی کرنے میں خطا سرزد نہ ہو جائے۔ (۳)

(۱) تخریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۳۶۵، ص ۳۷۲، ص ۱۔

(۲) تخریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۳۶۶۔

(۳) تخریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۳۷۶۔

• آیت اللہ گلپایگانی کے رسالہ میں آیا ہے: دوسرے مرحلہ میں حسن خلق اچھی زبان میں امر ونہی کرے اور اس کی مصلحتیں بیان کرے اور اس کتاب کا مرحلہ ۲ اور ۳، مرحلہ ۳ و ۴ ہے۔

۲۔ اگر امر ونہی کرنے والا جان لے کہ درخواست نصیحت اور موعظہ کے بغیر امر ونہی میں اثر نہیں ہے تو واجب ہے امر ونہی کو نصیحت، موعظہ اور درخواست کے ساتھ انجام دے اور اگر جانتا ہو کہ صرف درخواست اور موعظہ (امر ونہی کے بغیر) مؤثر ہے، تو واجب ہے یہی کام انجام دے۔ (۱)

۳۔ امر ونہی کرنے والا اگر جانتا ہو یا احتمال دے کہ اس کا امر ونہی نیکواری کی صورت میں مؤثر ہے، تو نیکواری کرنا واجب ہے۔ (۲)

۴۔ گناہ پر اصرار کا مقصد انجام کار کو جاری رکھنا ہی نہیں ہے بلکہ اس عمل کا مرتکب ہونا ہے اگرچہ پھر سے ایک بار ہی انجام دے۔ اس طرح اگر کسی نے ایک بار نماز کو ترک کیا اور دوسری بار ترک کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو امر بالمعروف واجب ہے۔ (۳)

۵۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں گناہگار کو حاکم شرع کی اجازت کے بغیر زخمی کرنا یا قتل کرنا جائز نہیں ہے، لیکن اگر منکر ایسے امور میں سے ہو جس کی اسلام میں بہت اہمیت ہو مثال کے طور پر ایک شخص ایک بے گناہ انسان کو قتل کرنا چاہتا ہے اور اسے اس کام سے روکنا زخمی کئے بغیر ممکن نہ ہو۔ (۴) ©

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے آداب:

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے کے لئے سزاوار ہے:

◆ ایک رحم دل طیب اور مہربان باپ کی طرح ہو۔

◆ اس کی نیت خالص ہو اور صرف خدا کی خوشنودی کے لئے قدم اٹھائے اور اپنے عمل کو ہر قسم کی

بالادستی سے پاک کرے۔

◆ خود کو پاک و منزہ نہ جانے، ممکن ہے جو شخص اس خطا کا مرتکب ہوا ہے، کچھ پسندیدہ صفات کا

(۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۳۷۶، ۳۷۷۔ (۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۳۶۸، ۳۶۹۔

(۳) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۳۷۰، ۳۷۱۔ (۴) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۳۸۱، ۳۸۲۔

© یہ مسئلہ آیت اللہ گلپایگانی کے توضیح المسائل میں نہیں آیا ہے۔

بھی مالک ہو اور محبت الہی کا حقدار قرار پائے اور خود امر بالمعروف کرنے والے کا عمل غضب الہی کا سبب بنے۔ (۱)

### سبق: ۳۷ کا خلاصہ

- ۱۔ ”مَعْرُوف“ وہی واجبات و مستحبات ہیں اور ”مَنْكَر“ وہی محرمات و مکروہات ہیں۔
- ۲۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر واجب کفائی ہے۔
- ۳۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے شرائط حسب ذیل ہیں:
  - ◆ امر و نہی کرنے والا خود معروف و منکر کو جانتا ہو۔
  - ◆ تاثیر کا احتمال دے۔
  - ◆ گناہگار گناہ کی تکرار کا ارادہ رکھتا ہو۔
  - ◆ امر و نہی فساد کا سبب نہ ہو۔
- ۴۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مراحل حسب ذیل میں:
  - ◆ گناہگار کے ساتھ دوستی اور رفت و آمد نہ کی جائے۔
  - ◆ زبانی امر و نہی
  - ◆ گناہگار کی پٹائی کرنا۔
- ۵۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے شرائط، مراحل اور مواقع کو یاد کرنا اور سیکھنا واجب ہے۔
- ۶۔ اگر گناہ کو روکنے کے لئے امر و نہی کی تکرار ضروری ہو تو تکرار واجب ہے۔
- ۷۔ حاکم شرع کی اجازت کے بغیر گناہگار کو زخمی کرنا یا اسے قتل کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ منکر ایسے امور میں سے ہو کہ اسلام میں اس کی بہت زیادہ اہمیت ہو۔

(۱) تخریر الویلہ، ج ۱، ص ۱۳۸، ۱۳۹۔

## (۴) سوالات:

- ۱۔ معروف و منکر میں سے ہر ایک کی پانچ مثالیں بیان کیجئے؟
- ۲۔ کس صورت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے؟
- ۳۔ اگر کوئی کسی گانے کو سن رہا ہو اور ہم نہیں جانتے وہ غنا ہے یا نہیں؟ تو کیا اس کو منع کرنا واجب ہے یا نہیں؟ اور کیوں؟
- ۴۔ اگر کسی کو نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا جائے تو کیا واجب ہے کہ اسے کہا جائے؟ کیوں؟
- ۵۔ کیا ایک ایسی دوکان سے چیزیں خریدنا جائز ہے جس کا مالک نماز نہ پڑھتا ہو؟
- ۶۔ گناہ گار کو کس صورت میں زخمی کرنا جائز ہے، دو مثال سے واضح کیجئے؟

## جہاد اور دفاع

چونکہ خورشید اسلام کے طلوع ہونے کے بعد تمام مکاتب و مذاہب باطل، منسوخ اور ناقابل قبول قرار پائے ہیں لہذا تمام انسانوں کو دین اسلام کے پروگرام کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہونا چاہئے، اگرچہ وہ اسے تحقیق اور آگاہی کے ساتھ قبول کرنے میں آزاد ہیں۔ پیغمبر اکرم ﷺ اور آپ کے جانشینوں نے ابتداء میں اسلام کے نجات بخش پروگراموں کی لوگوں کے لئے وضاحت فرمائی اور انہیں اس دین کو قبول کرنے کی دعوت دی اور جو اسلام کے پروگراموں اور احکام سے روگردانی کریں، وہ غضب الہی اور مسلمانوں کی شمشیرِ قہر سے دوچار ہوں گے۔ اسلام کی ترقی کے لئے کوشش اور اس کو قبول کرنے سے انکار کرنے والوں سے مقابلہ کو ”جہاد“ کہتے ہیں۔ اسلام کی ترقی کے لئے اس قسم کا اقدام ایک خاص ٹیکنیک اور طریقہ کار کا حامل ہے اور یہ صرف پیغمبر اکرم ﷺ اور آپ کے جانشینوں۔ (جو ہر قسم کی لغزش اور خطا سے مبرا ہیں) کے ذریعہ ہی ممکن ہے اور معصومین علیہم السلام کے زمانہ سے مخصوص ہے اور ہمارے زمانہ میں کہ امام معصوم کی غیبت کا دور ہے، واجب نہیں ہے لیکن دشمنوں سے مقابلہ کی دوسری قسم کا نام ”دفاع“ ہے۔ یہ

• یہ سبق امام خمینی کے فتاویٰ سے مرتب کیا گیا ہے۔

تمام مسلمانوں کا مسلم حق ہے کہ ہر زمان و مکان میں دنیا کی کسی بھی جگہ میں اگر دشمنوں کے حملہ کا نشانہ بنیں یا ان کا مذہب خطرہ میں پڑے تو اپنی جان اور دین کے تحفظ کے لئے دشمنوں سے لڑیں اور انہیں نابود کر دیں۔ ہم اس سبق میں اس واجب الہی یعنی ”دفاع“ کے احکام و اقسام سے آشنا ہوں گے۔

۱۔ اسلام اور اسلامی ممالک کا دفاع

دفاع کی قسمیں:

۲۔ جان اور ذاتی حقوق کا دفاع (۱)

اسلام اور اسلامی ممالک کا دفاع:

◆ اگر دشمن اسلامی ممالک پر حملہ کرے۔

◆ یا مسلمانوں کے اقتصادی یا عسکری ذرائع پر تسلط جمانے کی منصوبہ بندی کرے۔

◆ یا اسلامی ممالک پر سیاسی تسلط جمانے کی منصوبہ بندی کرے۔

◆ تو تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہر ممکن صورت میں، دشمنوں کے حملہ کے مقابلے میں کھڑے

ہو جائیں اور ان کے منصوبوں کی مخالفت کریں۔

جان اور ذاتی حقوق کا دفاع:

۱۔ مسلمانوں کی جان اور ان کا مال محترم ہے، اگر کسی نے ایک مسلمان، یا اس سے وابستہ افراد،

جیسے، بیٹے، بیٹی، باپ، ماں اور بھائی پر حملہ کیا تو دفاع کرنا اور اس حملہ کو روکنا واجب ہے، اگرچہ یہ عمل حملہ

آدر کو قتل کرنے پر تمام ہو جائے۔ (۲)

(۱) تخریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۲۸۵

(۲) تخریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۲۸۷-۲۸۸

۲۔ اگر چور کسی کے مال کو چرانے کے لئے حملہ کر دے، دفاع کرنا اور اس حملہ کو روکنا واجب ہے۔ (۱)

۳۔ اگر کوئی ناعزموں پر نگاہ کرنے کے لئے دوسروں کے گھروں میں جھانکے تو اسے اس کام سے روکنا واجب ہے، اگر چہ اس کی پٹائی بھی کرنا پڑے۔ (۲)

### عسکری تربیت:

عصر حاضر میں دنیائے عسکری میدان میں کافی ترقی کی ہے اور اسلام کے دشمن جدید ترین اسلحہ سے لیس ہو چکے ہیں، اسلام اور اسلامی ممالک کا دفاع، جدید عسکری طریقوں کی تربیت حاصل کئے بغیر ممکن نہیں ہے، چونکہ فوجی تربیت حاصل کرنا واجب ہے، جو اس ٹریننگ کی قدرت و صلاحیت رکھتے ہوں اور اسلام اور اسلامی ممالک کے دفاع کے لئے محاذ جنگ پر ان کے حضور کا احتمال ہو تو فوجی ٹریننگ ان کے لئے واجب ہے۔ (۳)

اسلامی ممالک کا دفاع اور دشمنوں کے حملوں کے مقابلے میں ان کا تحفظ صرف جنگ کے ایام سے ہی مخصوص نہیں ہے، بلکہ ہر حالت میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد دشمن کے احتمالی حملے کو روکنے کے لئے پوری فوجی تیاری کے ساتھ ملک کی سرحدوں پر چوکس رہے اور کچھ لوگ اندرونی دشمنوں اور بدکاروں سے مقابلہ کرنے کے لئے بھی آمادہ ہوں۔ اس لئے ان تمام توانا افراد پر لازم ہے کہ اپنی زندگی کے ایک حصہ کو اس مقدس فوجی خدمات انجام دینے کیلئے وقف کریں۔

(۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۳۸۷-۳۸۸

(۲) تحریر الوسیلہ، ج ۳، ص ۳۹۲، ۳۹۴

(۳) استثناء

## سبق ۳۸: کا خلاصہ

۱۔ اسلام کی ترقی اور اسلامی ممالک کو وسعت بخشنے کے لئے جہاد معصوم علیہ السلام کے دور سے مخصوص ہے۔

۲۔ ہر زمانے میں دفاع واجب ہے اور یہ عصر معصوم سے مخصوص نہیں ہے۔

۳۔ دفاع کی دو قسمیں ہیں:

◆ اسلام اور اسلامی ممالک کا دفاع۔

◆ جان اور ذاتی حقوق کا دفاع۔

۴۔ اگر دشمن اسلامی ملک پر حملہ کرے یا اس پر حملہ کرنے کا منصوبہ رکھتا ہو، تو تمام مسلمانوں پر دفاع کرنا واجب ہے۔

۵۔ اگر کوئی کسی انسان یا اس کے اعزہ پر حملہ آور ہو جائے تو، دفاع کرنا واجب ہے۔

۶۔ مال کا دفاع بھی واجب ہے۔

۷۔ اگر کوئی شخص نامحرم کو دیکھنے کے لئے کسی کے گھر میں جھانکنے تو اسے اس کام سے روکنا واجب ہے۔

۸۔

۸۔ جو افراد فوجی ٹریننگ کی توانائی رکھتے ہوں اور محاذ جنگ پر ان کے وجود کا احتمال بھی ہو تو ایسے

افراد کے لئے اسلامی ممالک کے دفاع کیلئے فوجی ٹریننگ لازم ہے۔

## (۲) سوالات:

۱۔ ”جہاد“ اور ”دفاع“ میں کیا فرق ہے۔؟

۲۔ دفاع کی قسمیں بیان کیجئے اور ہر ایک کے لئے ایک مثال بیان کیجئے؟

۳۔ کس صورت میں چور کے ساتھ مقابلہ واجب ہے؟

۴۔ فوجی ٹریننگ کن لوگوں پر واجب ہے؟

## خرید و فروخت

۱۔ واجب	}	خرید و فروخت کی قسمیں:
۲۔ حرام		
۳۔ مستحب		
۴۔ مکروہ		
۵۔ مباح		
		واجب خرید و فروخت:

چونکہ اسلام میں بے کاری اور کاہلی کی مذمت ہوئی ہے، لہذا زندگی کے اخراجات کو حاصل کرنے کے لئے تلاش و کوشش کرنا واجب ہے۔ جو لوگ خرید و فروخت کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے اپنے اخراجات پورے نہ کر سکیں، یعنی ان کی آمدنی اسی ایک طریقہ پر منحصر ہو اور کوئی دوسرا طریقہ ان کے لئے ممکن نہ ہو، تو ان پر واجب ہے خرید و فروخت سے ہی اپنی زندگی کے اخراجات پورا کریں تاکہ کسی کے محتاج نہ رہیں۔ (۱)

## مستحب خرید و فروخت:

اپنے اہل و عیال کے اخراجات کو وسعت بخشنے اور دیگر مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے خرید و فروخت کرنا مستحب ہے۔ مثلاً جو کسان کھیتی باڑی کر کے اپنا خرچہ پورا کرتا ہے، اگر فراغت اور فرصت کے وقت خرید و فروخت کا کام بھی انجام دے تاکہ اس طریقے سے محتاجوں کی مدد کر سکے، تو ثواب ہے۔ (۱)

## حرام خرید و فروخت:

- ۱۔ نجاسات کی خرید و فروخت، جیسے مردار۔
- ۲۔ ایسی چیزوں کی خرید و فروخت، جن کے معمولی منافع حرام ہیں، جیسے قمار بازی کے آلات۔
- ۳۔ قمار بازی یا چوری سے حاصل شدہ چیزوں کی خرید و فروخت۔
- ۴۔ گمراہ کنندہ کتابوں کی خرید و فروخت
- ۵۔ کھوٹے سکوں کی خرید و فروخت۔
- ۶۔ اسلام کے دشمنوں کے ہاتھ ایسی چیزیں فروخت کرنا جو مسلمانوں کے خلاف دشمنوں کی تقویت کا سبب بنیں۔

۷۔ اسلام کے دشمنوں کے ہاتھ اسلحہ بیچنا جو دشمنوں کے لئے مسلمانوں کے خلاف تقویت کا سبب بنیں۔ (۲)

حرام خرید و فروخت کے اور بھی موارد ہیں لیکن بتلا بہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کے بیان سے چشم پوشی کرتے ہیں۔

(۱) توضح المسائل، مسئلہ ۲۰۵۳

(۲) تحریر الویلہ، ج ۱ ص ۳۹۸ تا ۳۹۹ توضح المسائل، م ۲۰۵۵

• نمبر ۴ سے ۷ تک تمام مراجع کے رسالوں میں موجود نہیں ہے۔

مکروہ خرید و فروخت:

- ۱۔ ذلیل لوگوں سے لین دین کرنا۔
- ۲۔ صبح کی اذان اور سورج چڑھنے کے درمیان لین دین کرنا۔
- ۳۔ ایک ایسی چیز خریدنے کے لئے اقدام کرنا جسے کوئی دوسرا شخص خریدنا چاہتا تھا۔ (۱)

خرید و فروخت کے آداب

مستحبات:

- ◆ خریداروں کے درمیان قیمت میں فرق نہ کیا جائے۔
- ◆ اجناس کی قیمت میں سختی نہ کی جائے۔
- ◆ جب لین دین کرنے والوں میں سے ایک طرف پشیمان ہو کر معاملہ کو توڑنا چاہے تو اس کی درخواست منظور کی جائے۔ (۲)

مکروہات:

- ◆ مال کی تعریف کرنا۔
- ◆ خریدار کو برا بھلا کہنا۔
- ◆ لین دین میں سچی قسم کھانا (جھوٹی قسم کھانا حرام ہے)
- ◆ لین دین کے لئے سب سے پہلے بازار میں داخل ہونا اور سب سے آخر میں بازار سے باہر

نکلتا۔

- ◆ تولنے اور ناپنے سے بخوبی آگاہ نہ ہونے کے باوجود مال کو تولنا یا ناپنا۔

(۱) توضیح المسائل، مسئلہ ۲۰۵۴

(۲) توضیح المسائل، مسئلہ ۲۰۵۱

◆ معاملہ طے پانے کے بعد قیمت میں کمی کی درخواست کرنا۔ (۱)

خرید و فروخت کے احکام:

- ۱۔ گھریا کسی اور چیز کو حرام کاموں کے استعمال کے لئے بیچنا یا کرایہ پر دینا حرام ہے۔ (۲)
- ۲۔ گمراہ کرنے والی کتابوں کا لین دین، تحفظ، لکھنا، اور پڑھنا حرام ہے۔ ❀ لیکن اگر یہ کام ایک صحیح مقصد کے پیش نظر، جیسے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے انجام پائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ (۳)
- ۳۔ بیچنے والی چیز کو کسی گھٹیا یا کم قیمت والی چیز کے ساتھ ملانا، حرام ہے۔ جیسے عمدہ میوے ڈبہ کی اوپر والی تہہ میں رکھنا اور اس کی نچلی تہہ میں گھٹیا میوے رکھنا اسے اچھے میووں کے عنوان سے بیچنا یا دودھ میں پانی ملا کر بیچنا۔ (۴)

- ۴۔ وقف کیا گیا مال نہیں بیچا جاسکتا ہے، مگر یہ کہ یہ مال خراب ہو رہا ہو اور استعمال کے قابل نہ رہا ہو، جیسے مسجد کا فرش مسجد میں استعمال کے قابل نہ رہا ہو۔ ❀ (۵)
- ۵۔ کرایہ پر دئے گئے مکان یا کسی اور چیز کو بیچنے میں کوئی مشکل نہیں ہے لیکن کرایہ پر دی گئی مدت

(۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۵۰۱

(۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۳۹۶، ۱۰۰۰ توضیح المسائل، ۲۰۶۹۔

(۳) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۳۹۸، ۱۵

(۴) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۳۹۹، توضیح المسائل، ۲۰۵۵۔

(۵) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۵۱۶، الرابع، توضیح المسائل، ۲۰۹۴

❀ (گلابی بگانی) اگر گمراہ کرنے کا سبب بنے تو حرام ہے (حاشیہ وسیلہ نجات) تمام مراجع کے رسالوں میں یہ مسئلہ موجود نہیں ہے۔

❀ (اراکی) متولی اور حاکم کی اجازت سے اسے بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مسئلہ ۲۱۲)

کے دوران اس سے استفادہ کرنا اسی کا حق ہے جس نے اسے کرایہ پر لیا ہے۔ (۱)

۶۔ لین دین میں خرید و فروخت ہونے والے مال کی خصوصیات معلوم ہونی چاہئے، لیکن ان خصوصیات کا جاننا ضروری نہیں ہے جن کے کہنے یا نہ کہنے سے اس مال کے بارے میں لوگوں کی رغبت پر کوئی اثر نہ پڑے۔ (۲)

۷۔ دو ہم جنس چیزوں کی خرید و فروخت جو وزن کر کے یا پیمانے سے نیچی جاتی ہوں، اس سے زیادہ لینا ”سود“ اور حرام ہے۔

مثلاً ایک ٹن گندم دیکر ایک ٹن اور ۲۰۰ کیلو گرام واپس لے لیا جائے۔ اسی طرح کوئی چیز یا پیسے کسی کو قرض دیئے جائیں اور ایک مدت کے بعد اس سے زیادہ لے لیں، مثلاً دس ہزار روپیہ بعنوان قرض دیدیں اور ایک سال کے بعد اس سے بارہ ہزار روپیہ لے لیں۔ (۳)

معاملہ کو توڑنا:

بعض مواقع پر بیچنے والا یا خریدار معاملہ کو ختم کر سکتا ہے، ان میں سے بعض موارد حسب ذیل ہیں:

◆ خریدار یا بیچنے والے میں سے کسی ایک نے دھوکہ کھایا ہو۔

◆ معاملہ طے کرتے وقت آپس میں توافق کیا ہو کہ طرفین میں سے ہر کسی کو حق ہوگا کہ ایک خاص

مدت تک معاملہ کو توڑ دیں، مثلاً یہ طے کیا ہو کہ طرفین میں سے جو بھی اس معاملہ پر پشیمان ہو جائے تین دن تک معاملہ کو توڑ سکتا ہے۔

◆ خریدار ہوا مال عیب دار ہو اور معاملہ کے بعد عیب کے بارے میں پتہ چلے۔

◆ بیچنے والے نے مال بیچتے وقت اس کی کچھ خصوصیات بیان کی ہوں لیکن بعد میں اس کے

(۱) توضیح المسائل، ۲۰۰۶ء، ص ۲۰۶

(۲) توضیح المسائل، ۲۰۰۶ء، ص ۲۰۶

(۳) توضیح المسائل، ۲۰۰۶ء، ص ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱

برعکس ثابت ہو جائے، مثلاً کہے کہ یہ کاپی ۲۰۰ صفحات کی ہے بعد میں معلوم ہو جائے کہ اس سے کم تھی (۱)  
 اگر معاملہ طے ہونے کے بعد مال کا عیب معلوم ہو جائے تو فوراً معاملہ توڑنا چاہئے اگر ایسا نہ  
 کرے تو بعد میں معاملہ کو توڑنے کا حق نہیں رکھتا (۲) ۵

### سبق ۹ کا خلاصہ

- ۱۔ اگر زندگی کے اخراجات حاصل کرنے کے لئے خرید و فروخت کے علاوہ کوئی اور امکان نہ ہو تو  
 خرید و فروخت واجب ہے۔
- ۲۔ بعض مواقع پر خرید و فروخت حرام ہے، ایسے چند مواقع حسب ذیل ہیں:  
 نجاسات کا لین دین، جیسے مردار۔  
 گمراہ کنندہ کتابوں کا لین دین۔  
 دشمنان اسلام کو ایسی چیز بیچنا جو ان کی تقویت کا سبب بنے۔  
 دشمنان اسلام کے ہاتھ اسلحہ بیچنا۔
- ۳۔ بعض مواقع پر خرید و فروخت مستحب ہے اور بعض مواقع پر مکروہ ہے۔
- ۴۔ مستحب ہے کہ بیچنے والا قیمت کے بارے میں گاہکوں کے درمیان فرق نہ کرے، مال کی  
 قیمت پر سختی نہ کرے اور معاملہ توڑنے کی درخواست کو قبول کرے۔
- ۵۔ مال کی تعریفیں کرنا، معاملہ میں سچی قسم کھانا اور اسی طرح معاملہ کے بعد قیمت کم کرنے کی  
 درخواست کرنا مکروہ ہے۔

(۱) توضیح المسائل ص ۲۱۲

(۲) توضیح المسائل ص ۲۱۳

۵ (گلیا ریگانی) اگر مسئلہ کو نہیں جانتا، تو جب بھی آگاہ ہو جائے معاملہ کو توڑ سکتا ہے۔ (خونی) ضروری نہیں ہے کہ معاملہ کو فوراً  
 توڑ دے بلکہ بعد میں بھی معاملہ کو توڑنے کا حق رکھتا ہے۔

۶۔ حرام کام کے استفادہ کے لئے گھر کو بیچنا یا کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے۔  
 ۷۔ گمراہ کن کتابوں کی خرید و فروخت، تالیف، تحفظ، تدریس اور مطالعہ حرام ہے، مگر یہ کہ مقصد صحیح ہو۔

۸۔ موقوفہ مال کو بیچنا جائز نہیں ہے۔

۹۔ بیچنے والی چیز کو کم قیمت یا گھٹیا چیز سے ملانا جائز نہیں ہے۔

۱۰۔ معاملہ میں مال کی خصوصیات معلوم ہونی چاہئے۔

۱۱۔ معاملہ اور قرض کے لین دین میں سود حرام ہے۔

۱۲۔ اگر بیچنے والے یا خریدار نے معاملہ میں دھوکہ کھایا ہو تو وہ معاملہ کو توڑ سکتے ہیں۔

۱۳۔ اگر بیچا ہوا مال عیب دار ہو اور خریدار معاملہ انجام پانے کے بعد متوجہ ہو جائے تو معاملہ کو توڑ سکتا ہے۔

### (؟) سوالات:

۱۔ خرید و فروخت کس حالت میں مستحب ہے۔؟

۲۔ شطرنج، ناش اور سنتور کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟

۳۔ حرام خرید و فروخت کے پانچ موارد بیان کیجئے۔

۴۔ معاملہ میں قسم کھانے کا کیا حکم ہے؟

۵۔ مکان کو ایسے انقلاب مخالفین کے ہاتھ کرایہ پر دینے کا کیا حکم ہے جو اسلامی جمہوری کے خلاف

سرگرم عمل رہتے ہیں؟

۶۔ سود کی وضاحت کر کے اس کی تین مثالیں بیان کیجئے؟

## کرایہ، قرض اور امانتداری

کرایہ:

اگر اجارہ پر دینے والا، مستاجر سے کہے: ”میں نے اپنی ملکیت تجھے کرایہ پر دیدی“ اور وہ جواب میں کہے: ”میں نے قبول کیا“ تو اجارہ صحیح ہے، حتیٰ اگر کچھ نہ کہے اور صاحب مال اجارہ پر دینے کی نیت سے مال کو مستاجر کے حوالے کر دے اور وہ بھی اجارہ کے قصد سے اسے لے لے، تو اجارہ صحیح ہے، مثلاً گھر کی چابی اسے دیدے اور وہ اسے لے لے۔ (۱)

اجارہ پر دیئے جانے والے مال کے شرائط:

اجارہ پر دی جانے والی چیز کے کچھ شرائط ہونے چاہئے، ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:

◆ وہ مال معین اور مشخص ہو، لہذا اگر کوئی شخص (مشخص کرنے کے بغیر) کہے: ”اس گھر کے کمرے میں سے ایک کمرہ کو تجھے اجارہ پر دیتا ہوں“ تو اجارہ صحیح نہیں ہے۔

◆ مستاجر کو مال دیکھنا چاہئے یا اس مال کی خصوصیات کو اس کے لئے ایسے بیان کیا جائے کہ

پوری طرح معلوم ہو جائے۔

◆ مال ان چیزوں میں سے نہ ہو کہ استعمال کرنے سے اصل مال نابود ہو جائے، لہذا روٹی، میوہ اور دیگر کھانے پینے کی چیزوں کو اجارہ پر دینا صحیح نہیں ہے۔ (۱)

کرایہ کے احکام:

۱۔ اجارہ میں مال کے استفادہ کی مدت معین ہونی چاہئے، مثلاً کہا جائے: ”ایک سال“ یا ”ایک

ماہ“ (۲)

۲۔ اگر مال کا مالک، اجارہ پر دی جانے والی چیز کو مستاجر کے حوالے کرے، اگرچہ مستاجر سے اپنے قبضے میں نہ لے یا قبضے میں لے لے مگر اجارہ کی مدت تمام ہونے تک اس سے استفادہ نہ کرے تو بھی اسے اجارہ کی رقم ادا کرنی ہوگی۔ (۳)

۳۔ اگر کوئی شخص کسی مزدور کو ایک خاص دن کے لئے کام پر معین کرے، مثال کے طور پر اس مزدور کی ذمہ داری یہ ہو کہ اینٹوں یا چونے وغیرہ کو باہر سے اٹھا کر بلڈنگ کے اندر لے جائے، اور یہ مزدور کام پر حاضر ہو جائے، اگر اس کے بعد اس کو کوئی کام نہ دیا جائے، مثلاً بلڈنگ کے اندر لے جانے کیلئے اینٹیں نہ ہوں، تو بھی اس کی مزدوری اسے دینی چاہئے۔ (۴)

۴۔ اگر کوئی صنعت گر کسی چیز کو لینے کے بعد اسے ضائع کر دے، تو اسے اس نقصان کی تلافی کرنی چاہئے، مثال کے طور پر ایک ملکینک گاڑی کو کوئی نقصان پہنچائے۔ (۵) ۵

۵۔ اگر کوئی شخص کسی گھر، دکان یا کمرہ کو اجارہ پر لے اور اس کا مالک یہ شرط لگائے کہ صرف وہ

(۱) تفسیح المسائل، م ۲۱۸۴

(۲) تفسیح المسائل، م ۲۱۸۷

(۳) تفسیح المسائل، م ۲۱۹۶

(۴) تفسیح المسائل، م ۲۱۹۷

(۵) تفسیح المسائل، م ۲۲۰۰

۵۔ یہ مسئلہ حضرت آیت اللہ اراکانی کے رسالہ میں نہیں ہے۔

خود اس سے استفادہ کر سکتا ہے تو مستاجر کو حق نہیں ہے کسی اور کو اسے اجارہ پر دیدے۔ (۱)

## قرض

قرض دینا مستحب ہے جس کے بارے میں قرآن و احادیث میں بہت تاکید کی گئی ہے اور قرض دینے والے کو قیامت کے دن اس کا بہت زیادہ صلہ ملے گا۔

## قرض کی قسمیں:

۱۔ مدت دار: یعنی قرض دیتے وقت معین ہو کہ قرض لینے والا کس وقت قرض کو ادا کرے گا۔

۲۔ بغیر مدت: وہ ہے جس میں قرض ادا کرنے کی تاریخ معین نہ ہو۔

## قرض کے احکام:

۱۔ اگر قرض معین مدت والا ہو تو قرض خواہ مدت تمام ہونے سے پہلے طلب نہیں کر سکتا ہے (۲)

۲۔ اگر قرض معین مدت والا نہ ہو تو قرض خواہ کسی بھی وقت طلب کر سکتا ہے۔ (۳)

۳۔ قرض خواہ کے طلب کرنے پر اگر قرض دار اسے ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو فوراً ادا کرنا

چاہئے، تاخیر کی صورت میں گناہ گار ہے۔ (۴)

۴۔ اگر کوئی شخص کسی کو کچھ پیسے دے اور شرط کرے کہ ایک مدت کے بعد، مثلاً ایک سال کے بعد

اس سے بیشتر پیسے وصول کرے گا تو وہ سود اور حرام ہے، مثلاً ایک لاکھ روپیہ دے کر یہ شرط کرے کہ ایک سال

کے بعد اس سے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ وصول کرے گا۔ (۵)

(۱) توضیح المسائل، م ۲۱۸۰ (۲) توضیح المسائل، م ۲۲۵۵

(۳) توضیح المسائل، م ۲۲۵۵

(۴) توضیح المسائل، م ۲۲۶۶

(۵) توضیح المسائل، م ۲۲۸۸

• (تمام مراجع) احتیاط واجب کے طور پر مسئلہ ۲۲۸۹

## امانت داری

اگر انسان اپنا مال کسی کو دیدے اور کہے: یہ تمہارے پاس امانت رہے، اور وہ بھی قبول کر لے تو

اسے امانت داری کے احکام پر عمل کرنا چاہئے۔ (۱)

### امانت داری کے احکام:

۱۔ جو شخص امانت کا تحفظ نہ کر سکے، اسے احتیاط واجب ؓ کی بنا پر امانت کو قبول نہیں کرنا چاہئے۔ (۲)

۲۔ جو شخص کسی چیز کو امانت کے طور پر رکھتا ہے جب بھی چاہے اسے واپس لے سکتا ہے، اور جو

امانت قبول کرتا ہے، وہ جب بھی چاہے اسے صاحب امانت کو واپس کر سکتا ہے۔ (۳)

۳۔ جو شخص امانت قبول کرتا ہے، اگر اسے رکھنے کے لئے اس کے پاس کوئی مناسب جگہ نہ ہو، تو

اسے اس امانت کے لئے مناسب جگہ مہیا کرنا چاہئے، مثلاً اگر پیسے ہیں اور گھر میں ان کی حفاظت نہیں کر سکتا

تو انھیں بینک میں رکھے۔ (۴)

۴۔ امانتدار کو امانت کا ایسا تحفظ کرنا چاہئے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ اس نے امانت میں خیانت اور اس

کے تحفظ میں کوتاہی کی ہے۔ (۵)

۵۔ اگر لوگوں کی امانت ضائع ہو جائے:

الف: اگر امین نے اس کی رکھوالی اور حفاظت میں کوتاہی کی ہو تو اسکی تلافی کرنا ضروری ہے۔

ب۔ اگر اس کے تحفظ میں کوتاہی نہ کی ہو اور اتفاقاً وہ مال ضائع ہو جائے، مثلاً سیلاب آ جائے تو

امانت دار ضامن نہیں ہے، اور اسکی تلافی بھی ضروری نہیں ہے۔ (۶)

(۱) توضیح المسائل م ۲۲۲

(۲) توضیح المسائل م ۲۲۲

(۳) توضیح المسائل م ۲۲۵

(۴) توضیح المسائل م ۲۲۴

ؓ (اراکی) قبول کرنا جائز نہیں ہے (گھپائی گانی) جائز نہیں ہے قبول کرے مگر یہ کہ صاحب مال سے کہہ دے کہ امانت کا تحفظ نہیں کر سکتا ہے۔ (م ۲۲۹)

## سبق: ۴۰ کا خلاصہ

۱۔ اجارہ پر دیا جانے والا مال مشخص و معین ہو اور مستاجر اسے دیکھے یا اس کی خصوصیات کو جان

۲۔

۲۔ کسی ایسی چیز کو اجارہ پر دینا صحیح نہیں ہے جس کو استعمال کرنے سے اصل مال نابود ہو جائے،

جیسے کھانے پینے کی چیزیں۔

۳۔ اجارہ میں مال کے استفادہ کی مدت معین ہونی چاہئے۔

۴۔ جب صاحب مال اجارہ پر دینے والی چیز کو مستاجر کے حوالے کرے، تو مستاجر کو اس کی اجرت

ادا کرنی چاہئے، اگرچہ اس مال سے استفادہ بھی نہ کرے۔

۵۔ اگر اجارہ میں شرط ہو کہ اس مال سے صرف خود مستاجر استفادہ کر سکتا ہے تو وہ کسی دوسرے کو وہ

مال اجارہ پر نہیں دے سکتا ہے۔

۶۔ مدت دار قرض میں قرض خواہ مدت تمام ہونے سے پہلے قرض دار سے طلب نہیں کر سکتا ہے۔

۷۔ اگر قرض مدت دار نہ ہو تو قرض خواہ کسی بھی وقت قرض دار سے طلب کر سکتا ہے۔

۸۔ اگر قرض خواہ، اپنا قرض واپس لینا چاہے اور قرض دار اسے ادا کر سکتا ہو تو اس میں تاخیر جائز

نہیں ہے۔

۹۔ قرض پر سود لینا حرام ہے۔

۱۰۔ جو شخص امانت داری نہ کر سکتا ہو، احتیاط واجب کی بنا پر اسے امانت کو قبول نہیں کرنا چاہئے۔

۱۱۔ صاحب مال جب بھی چاہے، امانت دار سے اپنا مال لے سکتا ہے۔

۱۲۔ اگر امانت دار، لوگوں کے مال کے تحفظ میں کوتاہی کرے اور مال ضائع ہو جائے یا اسے

نقصان پہنچے، تو وہ ضامن ہے۔

## (؟) سوالات :

- ۱۔ قابل اجارہ اور ناقابل اجارہ مال کی پانچ پانچ مثالیں بیان کیجئے۔
- ۲۔ ایک معمار ایک مزدور کو ۲۵ روپیہ روزانہ مزدوری پر لے گیا، اگر بلڈنگ پر پہنچنے کے بعد معلوم ہو جائے کہ وہاں پر پانی نہیں ہے، کیا مزدور کو کسی اجرت کے بغیر جواب دے سکتا ہے؟
- ۳۔ قرض کی مختلف قسموں کی وضاحت کر کے ہر ایک کی مثال بیان کیجئے۔
- ۴۔ قرض میں سود کی صورت کی وضاحت کرتے ہوئے مثال دیجئے۔
- ۵۔ اگر کسی کی امانت چوری ہو جائے تو امانت دار کی ذمہ داری کیا ہے؟
- ۶۔ قرض اور امانت میں کیا فرق ہے؟

## عاریت، صدقہ، پیدا شدہ اشیاء

عاریت:

عاریت: یعنی انسان اپنا مال کسی کو دیدے تاکہ وہ اس سے استفادہ کرے اور اس کے مقابلہ میں

کوئی چیز اس سے نہ لے، مثلاً کوئی شخص اپنی سائیکل کسی کو دیدے تاکہ وہ گھر تک چلا جائے۔ (۱)

۲۔ جو شخص کسی چیز کو عاریت کے طور پر لے تو اسے اس کی رکھوالی کرنی چاہئے۔

۳۔ عاریت پر لیا گیا مال اگر ضائع ہو جائے یا عیب دار ہو جائے تو:

الف: اگر اس کے تحفظ میں کوتاہی اور استفادہ کرنے میں زیادہ رویہ کی، صلتہ ضامن نہیں ہے

ب۔ اگر اس کے تحفظ میں کوتاہی اور استفادہ کرنے میں زیادہ رویہ کی ہو تو اس کی تلافی کرنی

چاہئے۔ (۲)

۴۔ اگر پہلے سے شرط لگائی گئی ہو کہ مال پر ہر قسم کے نقصان کی صورت میں عاریت پر لینے والا

(۱) توضیح المسائل، ص ۲۲۴

(۲) توضیح المسائل، ص ۲۲۴

ضامن ہوگا، تو اس کے نقصان کی تلافی کرنی چاہئے۔ (۱)

## صدقہ:

صدقہ ایک مستحب کام ہے، اس کے بارے میں قرآن مجید کی آیات اور معصومین علیہم السلام کی روایات میں بہت تاکید ہوئی ہے اور اس کے لئے بے شمار ثواب ہے، یہاں تک کہا گیا ہے:

”صدقہ دنیا میں رونما ہونے والے حوادث اور اچانک موت کے لئے رکاوٹ ہے اور آخرت میں گناہان کبیرہ سے پاک کرتا ہے اور قیامت کے حساب و کتاب کو آسان بناتا ہے۔“

اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر ذیل میں اس سے متعلق چند احکام کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

## صدقہ کے احکام:

۱۔ صدقہ دیتے وقت انسان کو قصد قربت کرنا چاہئے، یعنی صرف خدا کے لئے ادا کرے اور اس میں کسی قسم کی ریا اور خود نمائی نہیں ہونی چاہئے۔ (۲)

۲۔ صدقہ کو واپس لینا جائز نہیں ہے۔ (۳)

۳۔ صدقہ سید پر بھی حلال ہے، اگرچہ غیر سید کی زکات سید پر حرام ہے۔ (۴)

۴۔ اس کافر کو صدقہ دینا جائز ہے جو مسلمانوں کے ساتھ حالت جنگ میں نہ ہو اور پیغمبر یا ائمہ علیہم

السلام کو برا بھلا نہ کہتا ہو۔ (۵)

۵۔ بہتر ہے صدقہ پوشیدہ صورت میں دیا جائے، مگر یہ کہ اعلانیہ طریقہ سے دوسروں کی حوصلہ

(۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۹۰، ۱۰۰

(۳) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۹۱، ۹۲

(۱) توضیح المسائل، ص ۲۳۳

(۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۹۰، ۹۲

(۵) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۹۱، ۹۲

• صدقہ کے احکام تحریر الوسیلہ سے نقل کئے گئے ہیں۔

افزائی ہو جائے، لیکن زکات اعلانیہ طور پر دینی چاہئے۔ (۱)

۶۔ بھیک مانگنا اور بھکاری کو واپس کر دینا (اسے کچھ نہ دینا) مکروہ ہے۔ (۲)

### گم شدہ چیزوں کا اٹھانا

۱۔ پڑی ہوئی کسی چیز کو اٹھانا مکروہ ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پائے لیکن اسے نہ اٹھائے تو اس پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

۳۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پائے اور اسے اٹھالے تو اس کے حسب ذیل خاص احکام ہیں:

الف: اگر صاحب مال کا کوئی پتہ معلوم نہ ہو تو احتیاط واجب ہے اسے صاحب مال کی طرف سے

صدقہ دیدے۔

ب: اگر پتہ معلوم ہو تو:

۱۔ اس کی قیمت چاندی کے سکوں کے ۱۲۶ عدد چنوں کے دانوں سے کم تر ہو: (۳)

اگر مالک مشخص و معلوم ہو تو اسے پہنچانا چاہئے۔

اگر مالک معلوم نہ ہو تو اسے اپنے لئے اٹھا سکتا ہے۔

۲۔ اگر اس کی قیمت چاندی کے سکوں کے ۱۲۶ عدد چنوں کے دانوں کے برابر ہو، تو ایک سال

تک اس کے بارے میں اعلان کر دے، اگر مالک مل جائے تو اسے دیدے اور اگر نہ مل سکے تو اسے:

♦ اپنے لئے رکھ سکتا ہے۔

♦ مالک کے ملنے تک اپنے پاس محفوظ رکھ سکتا ہے۔

(۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۶۹۱،

(۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۹۲، ۹۱۔

(۳) ۱۲۶ عدد چنوں کے دانوں کے برابر چاندی کے سکے کی قیمت آجکل تقریباً ساڑھے سات روپے ہے۔ (۱۹۹۳ء)

- ◆ احتیاط مستحب ہے کہ اسے مالک کی طرف سے صدقہ دیدے۔ (۱)
- ۴۔ مال کے مالک کا پتہ کرنے کے لئے، ایک ہفتہ تک روزانہ ایک بار اس کے بعد ایک سال تک ہفتہ میں ایک بار نماز جماعت یا بازار میں جہاں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اعلان کرے۔ (۲) ❁
- ۵۔ احتیاط واجب کی بناء پر فوراً اعلان کرے اور اس میں تاخیر نہ کرے۔ (۳)
- ۶۔ اگر جانتا ہو کہ اعلان کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے نیز اس کی تلاش کرنے سے ناامید ہو تو اعلان کرنا ضروری نہیں ہے۔ (۴)
- ۷۔ اگر کوئی بچہ کسی مال کو پائے تو اس کے سرپرست (باپ یا دادا) کو اس کا اعلان کرنا چاہئے۔ (۵) ❁❁

### جوتے کا گم ہونا

اگر کسی شخص کا جوتے گم ہو جائیں لیکن اس کی جگہ پر کوئی دوسرے جوتے رہ گئے ہوں تو مسئلہ کی چند صورتیں ہیں:

۱۔ جانتا ہو کہ کھوئے ہوئے جوتے کی جگہ پر رکھے گئے جوتے اسی کے ہیں جس نے اس کے

(۱) توضیح المسائل، م ۲۵۶۸۲، ص ۲۵۶۲۴۔

(۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۲۸، م ۱۹، ص ۳۱۱۹۔

(۳) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۲۶، م ۹۔

(۴) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۲۶، م ۱۳۔

(۵) توضیح المسائل، م ۲۵۷۱۔

❁ (گھاپی گائی) ضروری نہیں ہے ہر روز اعلان کرے بلکہ اگر ایک سال تک ایسے کہے کہ لوگ کہیں اعلان کیا گیا ہے تو کافی ہے۔

❁❁ (خونی) اس کا ولی اعلان کر سکتا اس کے بعد اسے اٹھالے اور مالک کی طرف سے صدقہ دیدے (اراک کی) احتیاط واجب

کی بنا پر اس کا سرپرست اعلان کرے مسئلہ ۲۵۸۵

جوتے لئے ہیں، تو اس صورت میں مالک کی تلاش سے ناامید ہو یا اس کی تلاش مشکل ہو تو اسے اپنے جوتے کے بدلے میں اٹھا سکتا ہے البتہ اگر اس جوتے کی قیمت اپنے جوتے سے زیادہ ہو اور مالک کو تلاش کرنے سے ناامید ہو جائے تو حاکم شرع کی اجازت سے اسے صدقہ دیدے۔

۲۔ احتمال دے کر رکھا ہوا جو اس شخص کا نہیں ہے جس نے اس کا جوتا لیا ہے، اگر اس جوتے کو اٹھالے تو جوتے کے مالک کو تلاش کرنا ضروری ہے اور اگر اس کو تلاش کرنے میں ناامید ہو جائے تو اس کی طرف سے کسی فقیر کو صدقہ دیدے (لیکن بہتر ہے اسے نہ اٹھائے) (۱)

### درس ۴۱: کا خلاصہ

- ۱۔ عاریت پر لینے والی چیز کا تحفظ کرنا چاہئے
- ۲۔ اگر عاریت پر لئے گئے مال کی رکھوالی میں لینے والا کوتاہی کرے اور مال کو نقصان پہنچے یا ضائع ہو جائے تو وہ ضامن ہے۔
- ۳۔ مستحب صدقہ سید پر بھی حلال ہے، اگرچہ غیر سید کی زکات سید پر حرام ہے۔
- ۴۔ صدقہ کو پوشیدہ دینا بہتر ہے، مگر یہ کہ دوسروں کی حوصلہ افزائی کرنا مقصود ہو۔
- ۵۔ بھیک مانگنا اور بھکاری کو جواب دینا، دونوں چیزیں مکروہ ہیں
- ۶۔ کسی پائی گئی چیز کو اٹھانا مکروہ ہے۔
- ۷۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پانے کے بعد اٹھالے تو اسے مالک تک پہنچانا چاہئے۔
- ۸۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کو پانے کے بعد اٹھالے اور اس کی قیمت ایک درہم سے کم ہو تو اسے اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔

(۱) توضیح المسائل، ص ۲۵۸

لے جانے والے مال کا حکم رکھتا ہے۔

۹۔ اگر پائی گئی چیز کی قیمت ایک درہم سے زیادہ ہو اور کوئی ایسی علامت موجود ہو کہ اس کے مطابق مالک مل سکتا ہے تو ایک سال تک اس کا اعلان کرے۔

۱۰۔ اگر جانتا ہو کہ اعلان کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے یا مالک کو تلاش کرنے سے ناامید ہو، تو اس صورت میں اعلان کرنا لازم نہیں ہے۔

۱۱۔ اگر نالغ بچہ کسی چیز کو پائے تو اس کے سر پرست کو اس کا اعلان کرنا چاہئے۔

۱۲۔ اگر کسی کا جوتا کسی نے لے لیا ہو اور وہ جان لے کہ اس کی جگہ پر چھوڑا گیا جوتا اسی کا ہے جس نے اس کا جوتا لے لیا ہے، تو اس جوتے کو اپنے جوتے کی جگہ پر استعمال کر سکتا ہے۔

### (؟) سوالات:

۱۔ عاریہ کی وضاحت کریں اور بتائیں کے امانت اور عاریہ میں کیا فرق ہے؟

۲۔ اگر عاریہ پر لی ہوئی چیز میں نقصان ہو جائے چاہے عاریہ لینے والے نے اس کی حفاظت میں

کو تباہی بھی نہ کی ہو تو کس صورت میں عاریہ لینے والا ضامن ہے؟

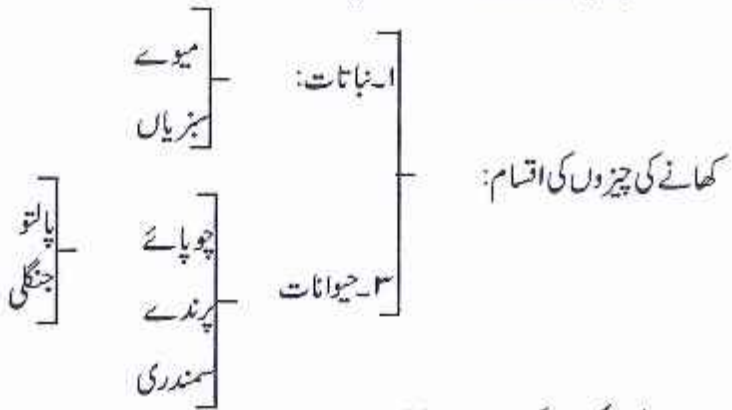
۳۔ صدقہ واپس لینے کا کیا حکم ہے؟

۴۔ زلزلہ سے متاثر غیر مسلم کو صدقہ دینے کا کیا حکم ہے؟

۵۔ اگر مدرسہ میں کوئی کتاب پڑی مل جائے تو وظیفہ کیا ہے؟

## کھانا اور پینا

خداوند کریم نے انسان کے اختیار میں حسین فطرت، تمام حیوانات، میوے اور مختلف سبزیاں وغیرہ قرار دی ہیں تاکہ وہ ان سے کھانے، پینے، پوشاک، رہائش اور اپنی دیگر تمام ضروریات میں استفادہ کرے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی خداوند متعال نے انسان کے جان کے تحفظ، جسم و روح کی سلامتی، نسل کی بقا اور دیگر لوگوں کے حقوق کے احترام کے لئے قوانین و ضوابط مقرر فرمائے ہیں کہ اس سبق میں کھانے پینے سے متعلق حسب ذیل چند کی وضاحت کرتے ہیں:

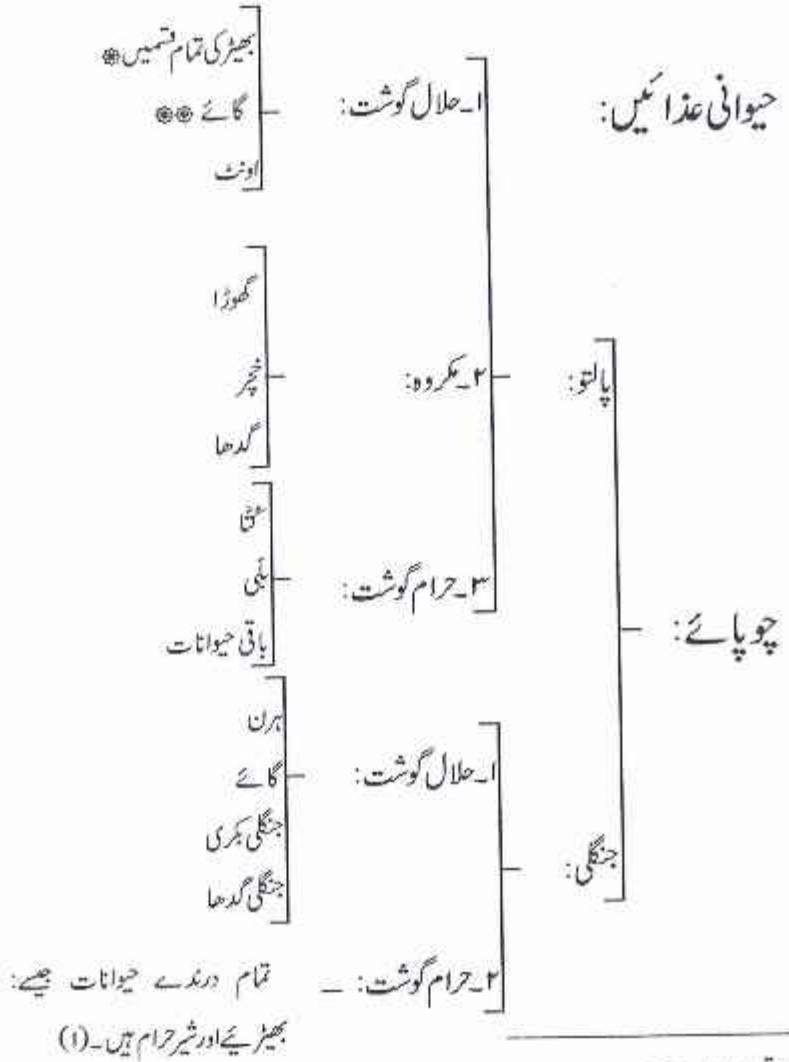


### خوراک کے احکام (۱)

(۱) اس سبق کے مطالب آیت اللہ گلپایگانی کی کتاب "وسیلہ النجاة" پر لکھے گئے حواشی کے مطابق ہیں اور توضیح المسائل سے نقل شدہ مسائل آیت اللہ راکی و آیت اللہ خویی کے فتویٰ کے مطابق ہیں۔

## نباتاتی غذائیں:

تمام میوے اور سبزیاں حلال ہیں، مگر یہ کہ ان میں سے کوئی چیز بدن کے لئے مضر ہو۔



(۱) تحریر الویلہ، ج ۱، ص ۱۵۶، ۵۴

❁ بکری بھی ایک قسم کی بھیلہ شمار ہوتی ہے۔

❁❁ بھینس بھی ایک قسم کی گائے ہے اور حلال گوشت ہے۔

## چند مسائل:

۱۔ تمام درندے حیوانات، حرام گوشت ہیں، اگرچہ قدرت و درندگی کے لحاظ سے لومڑی کی طرح

کنزور ہوں۔

۲۔ خرگوش کا گوشت کھانا حرام ہے۔

۳۔ تمام قسم کے کیڑے حرام ہیں۔ (۱)

## پرندے:

◆ درج ذیل پرندے حلال گوشت ہیں:

◆ کبوتروں کی تمام قسمیں (فاختہ بھی کبوتر کی ایک قسم ہے)

◆ چڑیوں کی تمام قسمیں (بلبل بھی ایک قسم کی چڑیا ہے)

◆ مرغی اور مرغی

◆ درج ذیل پرندے حرام گوشت ہیں:

◆ چگادڑ

◆ مور

◆ کوا (زاغ بھی ایک قسم کا کوا ہے)

◆ عقاب جیسے چنگل رکھنے والے تمام پرندے۔ (۲)

## چند مسائل:

۱۔ ہدہ اور ابائیل کا گوشت کھانا مکروہ ہے (۳)

(۱) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۵۷، م ۶ (۲) تحریر الوسیلہ، ج ۱، ص ۱۵۶، م ۶ (۳) توضیح المسائل، م ۲۶۲۳

⑥ (گھاپڑگانی) احتیاطاً واجب ہے کہ ہدہ کا گوشت کھانے سے اجتناب کیا جائے (مسئلہ ۲۶۲۳)

۲۔ حلال گوشت پرندوں کے انڈے حلال اور حرام گوشت پرندوں کے انڈے حرام ہیں۔ (۱)

۳۔ ٹڈی حلال گوشت پرندوں میں سے ہے۔ (۲)

### سمندری جانور

۱۔ سمندری جانوروں میں صرف فلسدار (چھلکے والی) مچھلی اور بعض پرندے حلال گوشت ہیں۔

۲۔ جھینگا، جو دراصل ایک سمندری ٹڈی ہے اور پرندوں میں شمار ہوتا ہے، حلال گوشت ہے۔ (۳)

### چند مسائل:

۱۔ مٹی کھانا حرام ہے (۴)

۲۔ بیماری سے شفا پانے کے لئے تھوڑی سی خاک شفا کھانا مشکل نہیں ہے۔ (۵)

۳۔ نجس چیز کا کھانا اور پینا حرام۔ (۶)

۴۔ جو چیز انسان کے لئے مضر ہو اس کا کھانا حرام ہے، مثلاً ایک بیمار کے لئے اگر چربی دار غذا

کھانا مضر ہو تو اس کے لئے اس کا کھانا حرام ہے۔ (۷)

۵۔ چوپائے حیوانات کے نھبے کھانا حرام ہے۔ (۸)

۶۔ شراب اور ہر مست کرنے والی سیال چیز کا پینا حرام ہے۔ (۹)

(۱) تحریر الویلہ، ج ۲، ص ۱۵۸، ۱۲۲ (۲) توضیح المسائل، م ۲۶۲

(۳) تحریر الویلہ، ج ۲، ص ۱۵۵، ۱۶۳ (۴) توضیح المسائل، م ۱۳۱

(۵) توضیح المسائل، م ۲۲۸

(۷) توضیح المسائل، م ۲۶۳

(۸) توضیح المسائل، م ۲۶۲

(۹) توضیح المسائل، م ۲۶۳ و ۱۱۱

⊗ (خونی) ایک ایسی چیز کا کھانا جو موت کا سبب ہو یا کئی طور پر انسان کے لئے مضر ہو حرام ہے۔ (مسئلہ ۲۶۳۹)

بھوک یا پیاس سے جان بہ لب مسلمان کو کھانا اور پانی دے کر موت سے نجات دلانا ہر مسلمان پر

واجب ہے (۱)

## کھانا کھانے کے آداب

### مستحبات:

- ۱۔ کھانا کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھ دھونا۔
- ۲۔ کھانا کھانے کی ابتداء میں ”بسم اللہ“ اور آخر پر ”الحمد للہ“ کہنا۔
- ۳۔ دائیں ہاتھ سے کھانا۔
- ۴۔ چھوٹے چھوٹے لقمے اٹھانا۔
- ۵۔ کھانے کو اچھی طرح چبانا۔
- ۶۔ پھلوں کو کھانے سے پہلے دھونا۔
- ۷۔ اگر چند لوگ دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو ہر ایک اپنے سامنے سے غذا اٹھا کے کھائے۔
- ۸۔ میزبان سب سے پہلے کھانا کھانا شروع کرے اور سب سے آخر میں کھانے سے ہاتھ کھینچے۔ (۲)

### مکروہات:

- ۱۔ سیر ہونے کے باوجود کھانا کھانا۔
- ۲۔ پیٹ بھر کے کھانا (زیادہ کھانا)
- ۳۔ کھانا کھاتے وقت دوسروں کے چہرے پر نگاہ ڈالنا۔

(۱) توضیح المسائل، ص ۲۶۳۵

(۲) توضیح المسائل، ص ۲۶۳۶

۴۔ گرم کھانا کھانا۔

۵۔ کھانا کھاتے وقت اس پر پھونک مارنا۔

۶۔ روٹی کو چاقو سے ٹکڑے کرنا۔

۷۔ کھانا کھانے کے برتن کے نیچے روٹی رکھنا۔

۸۔ پھل کو پوری طرح کھانے سے پہلے بھینک دینا۔ (۱)

پانی پینے کے آداب

مستحبات:

۱۔ دن کو کھڑے ہو کر پانی پینا۔

۲۔ پانی پینے کی ابتداء میں ”بسم اللہ“ اور آخر پر ”الحمد لله“ کہنا۔

۳۔ پانی کو تین بار رک رک کے پینا۔

۴۔ پانی پینے کے بعد امام حسین علیہ السلام اور آپ کے خاندان و اصحاب پر درود بھیجنا اور آپ

کے قاتلوں پر لعنت کرنا۔ (۲)

مکروہات:

۱۔ زیادہ پینا۔

۲۔ چربی دار غذا کے بعد پانی پینا۔

۳۔ بائیں ہاتھ سے پانی پینا۔

۴۔ رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا۔

## درس ۲۳ کا خلاصہ

- ۱۔ پالتوں حیوانوں میں بھیڑ، گائے اور اونٹ کا گوشت حلال ہے اور گھوڑے، خیر اور گدھے کا گوشت مکروہ ہے اور کتے، بلی اور دیگر تمام حرام گوشت حیوانوں کا گوشت حرام ہے۔
- ۲۔ جنگلی حیوانوں میں ہرن، گائے، کوہستانی بکری اور جنگلی گدھے کا گوشت حلال ہے۔
- ۳۔ بھیڑیے اور شیر جیسے تمام درندے حرام گوشت ہیں۔
- ۴۔ خرگوش کا گوشت کھانا حرام ہے۔
- ۵۔ ہر قسم کے کیڑے حرام ہیں۔
- ۶۔ پرندوں میں کبوتر، چڑیوں کی تمام قسمیں اور مرغی و مرغی حلال گوشت ہیں۔
- ۷۔ چمگادڑ، مور، کوءے اور چنگل دار پرندے حرام گوشت ہیں۔
- ۸۔ سمندری جانوروں میں صرف فلس دار مچھلی اور چند آبی پرندے حلال گوشت ہیں۔
- ۹۔ جھینگا حلال گوشت ہے۔
- ۱۰۔ مٹی کھانا حرام ہے۔
- ۱۱۔ نجس غذا کھانا حرام ہے۔
- ۱۲۔ جو چیز انسان کے لئے مضر ہو اس کا کھانا حرام ہے۔
- ۱۳۔ بھوک یا پیاس کی وجہ سے جاں بلب مسلمان کو کھانا اور پانی دے کر موت سے نجات دلانا ہر مسلمان پر واجب ہے۔
- ۱۴۔ کھانے اور پینے کے کچھ آداب ہیں ان کی رعایت کرنا بدن کی تندرستی اور اخروی ثواب کا سبب بنتا ہے۔

## (۴) سوالات:

- ۱۔ پالتو چار پاؤں میں کون سے حیوانات حرام گوشت ہیں؟
- ۲۔ خرگوش کا گوشت کھانا کیسا ہے؟
- ۳۔ درج ذیل حیوانات حلال گوشت ہیں یا حرام گوشت؟  
کوا، گدھا، سانپ، چیونٹی، گائے، بلی، چوہا، بھینس۔
- ۴۔ کیوتر، کوے اور چڑیا کے انڈے اور بھیڑ کے خضیوں کا کیا حکم ہے؟
- ۵۔ سگریٹ پینے کا کیا حکم ہے؟
- ۶۔ کھانا کھانے کے مستحبات اور مکروہات کے پانچ مورد بیان کیجئے؟

## نظر اور ازدواج کرنا

نظر:

خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت بینائی ہے، انسان کو چاہئے کہ اس عظیم نعمت سے اپنے اور اپنے ہم جنسوں کی ترقی و کمال کی راہ میں استفادہ کرے اور نامحرموں پر نظر ڈالنے سے پرہیز کرے۔ نظام قدرت اور اس کی خوبصورتی کو دیکھنے میں اگر دوسروں کی حق تلفی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن دوسروں پر نظر ڈالنے اور اپنے آپ کو نامحرموں کی نگاہ سے بچانے کے سلسلے میں کچھ خاص احکام ہیں کہ ان میں بعض کے بارے میں ہم اس سبق میں ذکر کریں گے۔

محرم و نامحرم:

محرم وہ ہے جس کے ساتھ ازدواج کرنا حرام ہے اور دوسروں پر نظر ڈالنے میں جو پابندیاں ہیں وہ محرم کے بارے میں نہیں ہیں:

وہ افراد جو لڑکوں اور مردوں کے لئے محرم ہیں:

۱۔ ماں، دادی اور نانی۔

۲۔ بیٹی اور اولاد کی بیٹی۔

۳۔ بہن۔

۴۔ بہن کی بیٹی۔

۵۔ بھائی کی بیٹی۔

۶۔ پھوپھی (اپنی پھوپھی اور ماں اور باپ کی پھوپھیاں)

۷۔ خالہ (اپنی خالہ اور ماں اور باپ کی خالہ)۔ (۱)

مذکورہ افراد نسبی قرابت کی وجہ سے آپس میں محرم ہیں اور ایک اور گروہ ازدواج کی وجہ سے لڑکوں

اور مردوں پر محرم ہوتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ ساس اور اس کی ماں۔

۲۔ بیوی کی بیٹی، اگرچہ دوسرے شوہر سے ہو۔

۳۔ باپ کی بیوی (سوتیلی ماں)

۴۔ بہو (بیٹے کی بیوی) (۲)

مذکورہ عورتوں کے علاوہ تمام عورتیں نامحرم ہیں، حتیٰ بھائی کی بیوی اور بیوی کی بہن بھی نامحرم ہیں،

اگرچہ بیوی کی بہن کے ساتھ اس وقت تک ازدواج کرنا حرام ہے جب تک اس کی بہن عقد میں ہو، یعنی

دو بہنوں کے ساتھ دونوں کی زندگی میں ازدواج کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر پہلی بہن مر جائے یا اسے طلاق

دیدي جائے تو دوسری بہن کے ساتھ ازدواج کر سکتا ہے۔ (۳)

(۱) تخریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۶۳-۲۶۴

(۲) تخریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۷۷، ۱۰

(۳) تخریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۸۰، ۱۵

## دوسروں پر نظر ڈالنا:

۱۔ میاں بیوی ایک دوسرے کے بدن کے تمام اعضاء کو دیکھ سکتے ہیں اگر چہ لذت کے لئے بھی

ہو۔ (۱)

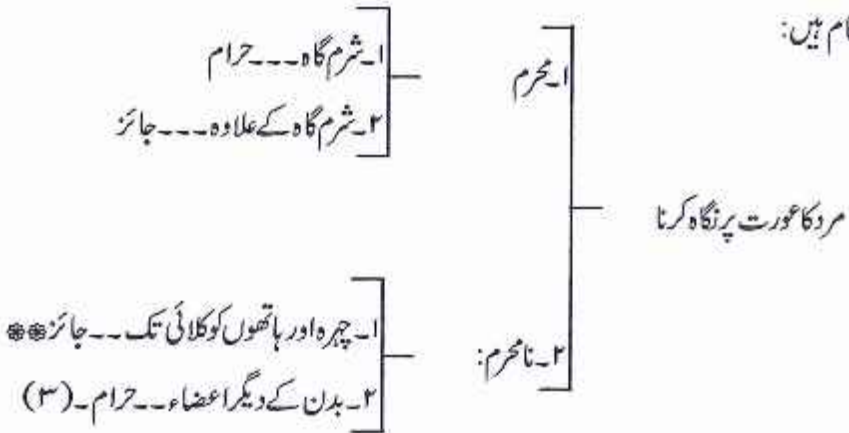
۲۔ میاں بیوی کے علاوہ ہر انسان کا دوسرے انسان پر لذت کی غرض سے نگاہ کرنا حرام ہے، خواہ

یہ ہم جنس ہوں مرد کا مرد پر نگاہ یا غیر ہم جنس، جیسے مرد کا عورت پر نگاہ کرنا، اور خواہ محرم ہوں یا نامحرم۔ بدن کے

ہر عضو پر اس طرح کی نگاہ کرنا حرام ہے۔ (۲)

۳۔ عورت کے بدن پر مرد کی نظر اگر لذت کی غرض سے نہ ہو تو اس کے حسب ذیل کچھ خاص

احکام ہیں:



(۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۳۳، ۱۹-۱۵م

(۲) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۳۳، ۱۹-۱۵م

(۳) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۳۳، ۱۹-۱۵م۔ استثناء۔ توضیح المسائل، ۲۳۳م

❁ جو احکام مردوں کے لئے بیان کئے جاتے ہیں ان میں لڑکے شامل ہیں اور جو احکام عورتوں کے لئے بیان کئے جاتے ہیں ان میں لڑکیاں بھی شامل ہیں۔

❁❁ گلابی رنگانی چہرہ اور ہاتھوں پر نگاہ کرنا حرام ہے، (خونئی) احتیاط واجب ہے کہ چہرہ اور ہاتھوں پر بھی نگاہ نہ کی جائے۔ (۲۳۳م)

## ازدواج

جو بیوی کے نہ ہونے کی وجہ سے حرام کا مرتکب ہو جائے، مثلاً نامحرم پر نگاہ کرے، تو اس پر ازدواج کرنا واجب ہے۔ (۱)

## شائستہ شریک حیات:

انسان کے لئے سزاوار ہے کہ شریک حیات کے انتخاب میں اس کی صفات کا خیال رکھے اور صرف خوبصورتی اور مال پر اکتانہ کرے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی نظر مبارک کے مطابق ایک شائستہ شریک حیات کی بعض خصوصیات حسب ذیل ہیں:

- ◆ محبت والی ہو۔
- ◆ پاک دامن اور پارسا ہو۔
- ◆ اپنے خاندان میں عزیز ہو۔
- ◆ اپنے شوہر کے تئیں متواضع ہو۔
- ◆ صرف اپنے شوہر کے لئے زینت اور سجاوٹ کرے۔
- ◆ اپنے شوہر کی اطاعت کرے۔ (۲)

## ناشائستہ شریک حیات:

پیغمبر اکرم ﷺ کی روایات میں ناشائستہ شریک حیات کی بعض صفات حسب ذیل بیان ہوئی

ہیں:

- ◆ اپنے خاندان میں ذلیل ہو۔

(۱) توضیح المسائل، ص ۴۴۴

(۲) تخریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۲۷

◆ حاسد اور کینہ ور ہو۔

◆ بے تقویٰ ہو۔

◆ دوسروں کے لئے سجاوٹ کرے۔

◆ اپنے شوہر کی فرماں بردار نہ ہو۔ (۱)

عقد ازدواج:

۱۔ ازدواج میں ایک خاص صیغہ پڑھنا ضروری ہے اور صرف لڑکی اور لڑکے کی رضا مندی کافی نہیں ہے، اس لحاظ سے صیغہ ازدواج پڑھے جانے تک صرف مٹکنی محرم ہونے کا سبب نہیں بن سکتا اور صیغہ ازدواج پڑھنے تک نامحرم ہونے میں تمام عورتوں کے ساتھ کوئی فرق نہیں ہے۔ (۲)

۲۔ اگر عقد ازدواج میں ایک حرف اس طرح غلط پڑھا جائے کہ اس کا معنی بدل جائے تو عقد

باطل ہے۔ (۳)

### سبق ۳۳ کا خلاصہ

۱۔ مندرجہ ذیل افراد رشتے کی وجہ سے مرد کے لئے محرم ہیں:

ماں، بیٹی، بہن، بہن کی بیٹی، بھائی کی بیٹی، پھوپھی اور خالہ۔

۲۔ مندرجہ ذیل افراد ازدواج کی وجہ سے مرد پر محرم ہوتے ہیں:

بیوی، ساس، بیوی کی بیٹی، باپ کی بیوی، بہو۔

۳۔ بیوی کی بہن نامحرم ہے، اگرچہ جب تک اس کی بہن عقد میں ہے اس وقت تک اس کے

ساتھ ازدواج کرنا جائز نہیں ہے۔

(۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۲۳۷۔

(۲) توضیح المسائل، ص ۲۶۶۳۔

(۳) توضیح المسائل، ص ۲۳۷۱۔

۴۔ میاں بیوی کے علاوہ ہر انسان کا ایک دوسرے انسان کے بدن کے کسی بھی عضو پر لذت کی غرض سے نگاہ کرنا حرام ہے۔

۵۔ مرد، محرم عورتوں کی شرم گاہ کے علاوہ ان کے بدن کے کسی بھی عضو پر بدون قصد لذت نگاہ کر سکتا ہے۔

۶۔ مرد، نامحرم عورتوں کے چہرہ اور ہاتھوں پر بدون لذت نگاہ کر سکتا ہے۔

۷۔ نامحرم عورت کے تمام اعضاء پر نگاہ کرنا حرام ہے۔

۸۔ اگر انسان ازدواج نہ کرنے کے سبب گناہ کا مرتکب ہو رہا ہو تو اس پر ازدواج کرنا واجب

ہے۔

۹۔ ازدواج میں ایک خاص صیغہ پڑھنا ضروری ہے صرف دو طرفہ رضامندی کافی نہیں ہے۔

### (؟) سوالات:

۱۔ ازدواج کے ذریعہ کون سے لوگ ایک دوسرے کے محرم ہو جاتے ہیں؟

۲۔ کون کون سی عورتیں مردوں کے لئے محرم ہیں؟

۳۔ پھوپھی اور خالہ کے بال دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

۴۔ چچی، ممانی کے بدن پر نگاہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

۵۔ کیا ازدواج کرنا واجب؟

## مسجد، قرآن مجید اور سلام کرنے کے احکام

### مسجد کے احکام:

مسجد کے سلسلے میں، درج ذیل امور حرام ہیں:

- ◆ مسجد کو سونے سے سجانا۔ ❀
- ◆ مسجد کو بیچنا، اگرچہ خراب ہی کیوں نہ ہو۔
- ◆ مسجد کو نجس کرنا اور اگر مسجد نجس ہو جائے اسے فوراً پاک کرنا چاہئے۔
- ◆ مسجد سے مٹی اور ریت اٹھالے جانا، مگر یہ کہ اضافی ہو۔
- ◆ مسجد کے سلسلے میں درج ذیل امور مستحب ہیں:
- ◆ سب سے پہلے مسجد جانا اور آخر میں مسجد سے باہر آنا۔
- ◆ مسجد کے چراغ روشن کرنا۔
- ◆ مسجد کی صفائی کرنا۔

❀۔ (گلابیگانی) احتیاط واجب ہے کہ سجاوٹ نہ کرے (خونی) احتیاط مستحب ہے (حاشیہ عروۃ الوثقی)

- ◆ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دائیں پاؤں کو مسجد میں رکھنا۔
- ◆ مسجد سے باہر آتے وقت پہلے بائیں پاؤں کو مسجد سے باہر رکھنا۔
- ◆ تحیت مسجد کی دو رکعت مستحب نماز پڑھنا۔
- ◆ خوشبو لگانا اور مسجد میں جاتے وقت بہترین لباس پہننا۔
- ◆ (◆) مسجد کے سلسلے میں درج ذیل امور مکروہ ہیں:
- ◆ مینار کو چھت سے بلند تر بنانا۔
- ◆ نماز پڑھے بغیر مسجد کو محل عبور قرار دینا۔
- ◆ لعاب دہن اور ناک چھڑکنا۔
- ◆ اضطرار کے بغیر مسجد میں سونا۔
- ◆ اذان کے علاوہ کسی اور وجہ سے مسجد میں آواز یا فریاد بلند کرنا۔
- ◆ مسجد میں خرید و فروخت کرنا۔
- ◆ دنیوی امور پر باتیں کرنا۔
- ◆ لہسن یا پیاز کھنا کر مسجد میں جانا کہ اس کی دہن کی بدبو لوگوں کی اذیت کا باعث ہو۔ (۱)

## قرآن مجید کے احکام

- ۱۔ قرآن مجید ہمیشہ پاک و صاف ہونا چاہئے۔ قرآن مجید کے اوراق اور اسکی تحریر کو نجس کرنا حرام ہے اور اگر نجس ہو جائے تو اسے فوراً پانی سے دھو لینا چاہئے۔ (۲)

(۱) امرۃ المؤمنی، ج ۱، ص ۳۵۵ و ۳۵۶

(۲) توضیح المسائل، ص ۱۳۵

۲۔ اگر قرآن مجید کی جلد کا نخس ہونا قرآن کی بے احترامی کا سبب بنے تو اسے پانی سے دھونا

چاہئے۔ (۱)

### قرآن مجید کی تحریر کو چھونا:

۱۔ بے وضو انسان کے بدن کے کسی حصے کو قرآن مجید کی تحریر سے مس کرنا حرام ہے۔ (۲)

۲۔ درج ذیل موارد میں وضو کے بغیر قرآن مجید کی تحریر کو مس کرنا حرام ہے:

◆ قرآن مجید کی تحریر میں آیات و کلمات بلکہ حروف حتیٰ ان کی حرکات میں کوئی فرق نہیں ہے، یعنی

یہ سب تحریر میں شمار ہوتے ہیں۔

◆ جس چیز پر قرآن مجید لکھا گیا ہو، جیسے کاغذ، زمین، دیوار، کپڑا وغیرہ، میں کوئی فرق نہیں ہے۔

◆ قرآن مجید کی تحریر میں فرق نہیں ہے کہ یہ قلم سے یا چھپائی، چاک یا کسی اور چیز سے لکھی گئی

ہو۔ (۳)

◆ قرآن مجید کی تحریر اگر قرآن مجید کے علاوہ کسی اور جگہ پر بھی لکھی گئی ہو، اس کو وضو کے بغیر چھونا

حرام ہے، بلکہ اس کا ایک کلمہ کسی کاغذ پر ہو یا نصف کلمہ قرآن مجید کے ورق یا کسی کتاب سے جدا ہوا ہو، پھر

بھی وضو کے بغیر اسے چھونا حرام ہے۔

۳۔ درج ذیل صورت میں چھونا، قرآن مجید کو چھونے میں شمار نہیں ہوتا ہے:

◆ شیشہ یا پلاسٹک کے اوپر سے چھونا۔

◆ قرآن مجید کے اوراق، جلد اور تحریر کے اطراف کو چھونا۔ (اگر چمکروہ ہے)

◆ قرآن مجید کے ترجمہ کو چھونا جس زبان میں بھی ہو، لیکن خدا کے نام کو جس زبان میں بھی

(۲) توضیح المسائل، م، ۳۱۷

(۱) توضیح المسائل، م، ۱۳۶

(۳) العمودۃ الوثقی، ج ۱، ص ۱۹۰-۱۹۱

ہو، حرام ہے، جیسے ”خدا“۔ (۱)

۴۔ وہ کلمات جو قرآن اور غیر قرآن میں مشترک ہیں، جیسے ”مومن“ ”الذین“ کو اگر لکھنے والے

نے قرآن کے قصد سے لکھا ہو تو بغیر وضو چھونا حرام ہے۔ (۲)

۵۔ جنابت کی حالت میں قرآن کی تحریر کو چھونا حرام ہے۔

۶۔ جنابت کی حالت میں قرآن مجید کے اُن سوروں کو نہیں پڑھنا چاہئے جن میں سجدے کی آیات

ہیں (اس مسئلہ کی تفصیل سبق ۱۰ میں بیان ہوئی ہے) (۳)

۷۔ انسان مجب کے لئے قرآن مجید کے سلسلے میں درج ذیل کام مکروہ ہیں:

◆ ان سوروں میں سے سات آیات سے زیادہ تلاوت کرنا جن میں آیہ سجدہ نہ ہو۔

◆ اپنے بدن کے کسی حصہ سے قرآن مجید کے جلد، حاشیہ اور خطوط کے درمیانی جگہوں کو چھونا۔

قرآن مجید کو اپنے ساتھ رکھنا۔

۸۔ قرآن مجید کو اپنے ساتھ رکھنے، پڑھنے، لکھنے اور اس کے حاشیہ کو لمس کرنے کے لئے وضو کرنا

مستحب ہے۔ (۴)

## سلام کرنے کے احکام

۱۔ دوسروں کو سلام کرنا مستحب ہے، لیکن اس کا جواب دینا واجب ہے۔ (۵)

۲۔ حالت نماز میں کسی کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ (۶)

(۱) العروۃ الوثقی ج ۱ ص ۱۸۹۔ ۱۹۰

(۲) العروۃ الوثقی ج ۱ ص ۱۹۰

(۳) توضیح المسائل ص ۳۵۵

(۴) توضیح المسائل ص ۳۲۲

(۵) العروۃ الوثقی ج ۱ ص ۱۵، ۱۶ م ۳۰

(۶) العروۃ الوثقی ج ۱ ص ۱۵، ۱۶ م ۲۹

- ۳۔ اگر کوئی نماز گزار کو سلام کرے، تو اسے جواب دینا چاہئے، لیکن جواب میں ”سلام“ کو مقدم قرار دینا چاہئے، مثلاً کہے: سلام علیک یا سلام علیکم۔ (۱) ﴿
- ۴۔ نماز کی حالت میں کسی کو سلام کرنا جائز نہیں ہے۔ (۲)
- ۵۔ سلام کا جواب فوراً دینا چاہئے، اگر اس میں تاخیر کرے تو گناہ کا مرتکب ہو جائے گا۔ (۳)
- ۶۔ اگر وہ آدمی ایک ساتھ ایک دوسرے کو سلام کریں تو ہر ایک پر واجب ہے جواب سلام دیدے۔ (۴)

۷۔ کافر کو سلام کرنا مکروہ ہے۔ اگر اس نے مسلمان کو سلام کیا تو احتیاط واجب ہے کہ اس کے جواب میں کہئے ”علیک“ یا صرف کہئے: ”سلام“ (۵)

سلام کے آداب:

- ۱۔ مستحب ہے:
- ◆ سوار پیادہ کو سلام کرے۔
  - ◆ کھڑا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔
  - ◆ چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے۔

(۱) العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۱۱، م ۱۷

(۲) العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۱۵، م ۱۵

(۳) العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۵۵، م ۲۵

(۴) العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۱۶، م ۳۶

(۵) العروۃ الوثقی، ج ۱، ص ۵۱۶، م ۳۳

﴿ (تمام مراجع) جس طرح سلام کرے اسی طرح جواب دیا جائے یعنی اگر کہئے: ”سلام علیک“ تو وہ بھی جواب میں کہئے ”سلام علیک“ (حاشیہ عروۃ الوثقی)

◆ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ (۱)

۲۔ مستحب ہے نماز کی حالت کے علاوہ سلام کا بہتر جواب دیا جائے لہذا اگر کوئی کہے: ”سلام

علیکم“ مستحب ہے جواب میں کہا جائے: ”سلام علیکم ورحمة اللہ“ (۲)

۳۔ مرد کا عورت کو سلام کرنا مکروہ ہے خاص کر جوان عورت کو۔ (۳)

### درس: ۳۳ کا خلاصہ

۱۔ مسجد کو بیچنا اور سونے سے اس کی حجاوٹ کرنا حرام ہے۔

۲۔ مسجد کو نجس کرنا حرام ہے اور اس کی تطہیر کرنا واجب ہے۔

۳۔ مسجد سے مٹی اور ریت لے جانا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ اضافی ہوں۔

۴۔ قرآن مجید کی لکھائی اور اوراق کو نجس کرنا حرام ہے اور اسے پانی سے دھونا واجب ہے۔

۵۔ بے وضو انسان کے لئے اپنے بدن کے کسی حصے کو قرآن مجید کی لکھائی سے مس کرنا حرام ہے۔

۶۔ قرآن مجید کی لکھائی کے درج ذیل موارد میں کوئی فرق نہیں ہے:

◆ قرآن میں ہو یا غیر قرآن میں۔

◆ پوری آیت ہو یا ایک کلمہ حتیٰ ایک حرف۔

◆ قلم سے لکھا گیا ہو یا کسی اور چیز سے۔

۷۔ شیشہ یا لاسٹیک کے اوپر سے قرآن کو لمس کرنے میں حرج نہیں ہے۔

۸۔ قرآن مجید کے ترجمہ کو بجز ترجمہ اللہ مس کرنا حرج نہیں ہے۔

۹۔ دوسروں کو سلام کرنا مستحب ہے لیکن جواب دینا واجب ہے۔

(۱) العروۃ الوثقی، ج ۱ ص ۷۱۶، م ۳۳

(۲) العروۃ الوثقی، ج ۲ ص ۸۰۳، م ۲۱

(۳) العروۃ الوثقی، ج ۱ ص ۷۱۷، م ۳۸

۱۰۔ نماز گزار اور سلام:

◆ نماز کی حالت میں کسی کو سلام نہیں کرنا چاہئے۔

◆ اگر نماز گزار کو کوئی سلام کرے تو اس کا جواب واجب ہے لیکن جواب میں لفظ ”سلام“ کو

مقدم قرار دینا چاہئے۔

◆ نماز گزار کو نماز کی حالت میں سلام کرنا مکروہ ہے۔

۱۱۔ اگر کسی نے سلام کیا تو فوراً اس کا جواب دینا چاہئے۔

۱۲۔ کافر کو سلام کرنا مکروہ ہے۔

(؟) سوالات:

۱۔ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے مسجد سے سجدہ گاہ اٹھالے جانے کا کیا حکم ہے؟

۲۔ مسجد کی صفائی کے سلسلے میں کون سے امور واجب، مستحب اور مکروہ ہیں؟

۳۔ مسجد میں سونا اور مسجد سے عبور کرنے کا کیا حکم ہے؟

۴۔ قرآن مجید کی آیات کو بدن پر لکھنے (گودنے) کا کیا حکم ہے؟

۵۔ قبر کے پتھر پر لکھی ہوئی قرآنی آیات وضو کے بغیر مس کرنے کا کیا حکم ہے؟

۶۔ قرآن مجید کے سلسلے میں کون سے امور حرام ہیں؟

۷۔ نماز کی حالت میں سلام کے جواب کا کیا حکم ہے؟

۸۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ نماز کی حالت میں دوسروں کو کیوں سلام نہیں کرنا چاہئے لیکن دوسروں

کے سلام کا جواب دینا چاہئے؟

## غصب، قسم، جھوٹ، غیبت

### غصب کی تعریف:

غصب سے مراد یہ ہے کہ انسان، ناحق اور ظلم و ستم کے ذریعہ دوسروں کے اموال یا حقوق پر قابض ہو جائے۔  
غصب گناہان کبیرہ میں سے ہے اور اس کا مرتکب شخص قیامت کے دن سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔

<p>شخصی: - جیسے دوسروں کا قلم یا کاپی اٹھا لینا یا کسی کے گھر کے شیشے توڑنا۔</p> <p>عمومی: - جیسے کسی مدرسہ کے اشیاء کو نابود کرنا، گلیوں کے بلب توڑنا یا شمس و زکات ادا نہ کرنا۔</p> <p>شخصی: - جیسے مدرسہ میں دوسروں کی کرسی پر بیٹھنا یا مسجد میں ایسی جگہ پر نماز پڑھنا جسے کسی اور نے اپنے لئے معین کی ہو۔</p> <p>عمومی: - مسجد، یا پبل، سڑک یا پکڈ ٹری کے استعمال میں رکاوٹ پیدا کرنا۔ (۱)</p>	<p>اموال:</p> <p>غصب کی قسمیں:</p> <p>حقوق:</p>
--	---

(۱) تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۱۷۳، م

جو مسائل تحریر الوسیلہ اور استفتاآت سے لئے گئے ہیں حضرت امام خمینیؑ کے فتویٰ کے مطابق ہیں۔

## غصب کے احکام:

- ۱۔ غصب کی تمام قسمیں حرام ہیں اور گناہان کبیرہ میں شمار ہوتی ہیں۔ (۱)
- ۲۔ اگر انسان نے کوئی چیز غصب کی ہو، تو علاوہ اس کے کہ اس نے فعل حرام انجام دیا ہے اسے وہ چیز مالک کو واپس کرنی چاہئے اور اگر وہ چیز نابود ہو گئی ہو تو اس کا بدلہ مالک کو دینا چاہئے۔ (۲)
- ۳۔ اگر غصب کی گئی چیز کو خراب کر دے تو اس کی مرمت کی قیمت کے ساتھ، اصل چیز مالک کو واپس کرنا چاہئے اور اگر مرمت کے بعد اس چیز کی قیمت گھٹ جائے تو قیمت کا تفاوت بھی ادا کرنا چاہئے۔ (۳)
- ۴۔ اگر غصبی چیز میں ایسی تبدیلی کر دی جائے کہ اس کی قیمت پہلے سے بڑھ جائے جیسے سائیکل کی تعمیر کی گئی ہو اگر مال کا مالک اسی صورت میں اسے واپس کرنے کو کہے تو اسے اسی صورت میں واپس کرنا چاہئے، اور وہ اس کی تعمیر کی اجرت کا تقاضا نہیں کر سکتا ہے اور یہ بھی حق نہیں رکھتا کہ اسے بدل کر مثل سابق بنا دے۔ (۴)

## قسم کھانا

- ۱۔ اگر کوئی شخص خدا کے ناموں میں سے ایک جیسے ”خدا“ یا ”اللہ“ کی قسم کھائے کہ کسی کام کو انجام دے گا یا کسی کام کو ترک کرے گا، مثلاً قسم کھائے روزہ رکھے یا سگریٹ پینا ترک کر دے گا، تو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ (۵)

(۱) تحریر الویلج ۲ ص ۱۷۳، ۱۷۴۔

(۲) تحریر الویلج ۲ ص ۱۷۳، ۱۷۴۔

(۳) توضیح المسائل، ۲ ص ۲۵۵۔

(۴) توضیح المسائل، ۲ ص ۲۵۵۔

(۵) توضیح المسائل، ۲ ص ۲۶۷، ۲۶۸۔

۲۔ اگر کوئی کھائی گئی قسم پر عمداً عمل نہ کرے، اس کے لئے کفارہ دینا چاہئے اور اس کا کفارہ درج ذیل چیزوں میں سے ایک ہے:

◆ ایک غلام کو آزاد کرنا۔

◆ دس فقیروں کو پیٹ بھر کے کھانا کھلانا۔

◆ دس فقیروں کو لباس پہنانا۔

اگر ان میں سے کوئی بھی چیز انجام نہ دے سکے تو تین دن روزہ رکھے۔ (۱) ❁

۳۔ قسم کھانے والے کی بات اگر صحیح ہو تو، قسم کھانا مکروہ ہے اور اگر جھوٹ ہو تو حرام ہے اور گناہان

کبیرہ میں سے ہے۔ (۲)

جھوٹ بولنا

۱۔ جھوٹ بولنا حرام اور گناہان کبیرہ میں سے ہے۔ (۳)

۲۔ اگر کوئی مسئلہ انتہائی اہم ہو، جیسے کسی کا قتل ہونا یا خاندان کے نظام کا درہم برہم ہونا تو اس

صورت میں ان چیزوں کو روکنے کے لئے جھوٹ بولنے میں اشکال نہیں ہے۔ (۳)

غیبت

غیبت کی تعریف:

اگر کسی شخص میں کوئی نامناسب صفت پائی جاتی ہو، یا کوئی برا کام انجام دیا ہو اور دوسرے لوگ اس

(۱) توضیح المسائل، ۲۰، ۲۶۷، ۲۶۷

(۲) توضیح المسائل، ۲۰، ۲۶۷

(۳) استفتاآت، ج ۲، ص ۶۱۶، ص ۳

(۴) استفتاآت، ج ۲، ص ۶۱۶، ص ۱

❁ گلیاے گانی: تین دن تک مسلسل روزے رکھنا چاہئے۔

سے بے خبر ہوں اور یہ شخص راضی نہ ہو کہ کوئی اس سے آگاہ ہو جائے، تو اس کو اس کی عدم موجودگی میں دوسروں کے سامنے بیان کرنا غیبت ہے۔ (۱)

### غیبت کے احکام:

غیبت، کرنے اور سننے والے دونوں کے لئے حرام ہے۔ (۲)

۲۔ اگر کسی نے کسی شخص کی غیبت کی ہو تو اسے اپنے گناہوں کی توبہ کرنا چاہئے اور ضروری

نہیں ہے اسے کہے۔ (۳)

۳۔ اگر کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا لیکن اپنے گناہ کو آشکار نہیں کرتا ہے تو اس کی غیبت کرنا جائز نہیں

ہے، (اگرچہ اسے امر بالمعروف کرنا چاہئے) (۴)

### داڑھی منڈوانا

۱۔ بلیڈ یا مشین سے داڑھی منڈوانا، احتیاط واجب کی بنا پر حرام ہے۔ (۵)

سوال: کیا ایک جوان جس کی عمر ۱۸ یا ۱۹ سال ہو داڑھی اُگنے یا بہتر داڑھی اُگنے کے لئے دو تین بار

داڑھی منڈوا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: احتیاط واجب کی بنا پر داڑھی کو نہیں منڈوانا چاہئے لیکن جب تک داڑھی نہ نکلنے، چہرہ پر

بلیڈ چلانا ممنوع نہیں ہے۔ (۶)

(۱) استفتاآت، ج ۲، ص ۶۱۸، ۹

(۲) استفتاآت، ج ۲، ص ۶۱۸، ۹

(۳) استفتاآت، ج ۲، ص ۶۲۰، ۱۶، ۱۵

(۴) استفتاآت، ج ۲، ص ۶۲۰، ۱۸

(۵) استفتاآت، ج ۲، ص ۳۰، ۷، ۹

(۶) استفتاآت، ج ۲، ص ۳۰، ۸۰

## سبق ۴۵ کا خلاصہ

۱۔ غصب گناہان کبیرہ میں شمار ہوتا ہے اور اس کا مرتکب قیامت کے دن سخت عذاب میں مبتلا

ہوگا۔

۲۔ شخصی اور عمومی اموال و حقوق کو غصب کرنا حرام ہے۔

۳۔ جس نے کوئی چیز غصب کی ہو، اسے مالک کو واپس کرنا چاہئے۔

۴۔ اگر غصب کی گئی چیز کو خراب کرے تو اس سے دوبارہ مرمت کرنے کی اجرت کے ساتھ مالک

کو واپس کرنا چاہئے۔

۵۔ اگر کوئی شخص کسی کام کو انجام دینے یا ترک کرنے کے لئے خدا کے ناموں میں سے کسی ایک

نام کے ساتھ قسم کھائے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

۶۔ اگر قسم کھانے والا اپنی قسم پر عمل نہ کرے، تو اسے ایک غلام آزاد کرنا یا دس فقیروں کو کھانا کھلانا یا

ان کو لباس پہنانا چاہئے اور اگر ان میں سے کسی ایک کو انجام دینے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو تین دن روزہ

رکھے۔

۷۔ سچی قسم کھانا مکروہ ہے اور جھوٹی قسم کھانا حرام ہے۔

۸۔ جھوٹ بولنا حرام اور گناہان کبیرہ میں سے ہے۔

۹۔ غیبت کرنا کہنے اور سننے والے دونوں کے لئے گناہ ہے۔

۱۰۔ گناہ گارا اگر گناہ کو آشکارا انجام نہ دیتا ہو تو اس کی غیبت کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۱۔ احتیاط واجب کی بنا پر داڑھی منڈوانا حرام ہے۔

## (؟) سوالات:

۱۔ غصب کی وضاحت کر کے حقوق کے غصب کی دو مثالیں بیان کیجئے۔

۲۔ جزئی کام کے لئے کسی کی کوئی چیز اٹھانے، جیسے کسی کا قلم ایک ٹیلیفون نمبر لکھنے کے لئے اٹھانے

کا کیا حکم ہے؟

۳۔ چاک اور مدرسہ کے تختہ سیاہ کو خطاطی کی مشق کے لئے استعمال کرنا غصب کی کونسی قسم ہے؟

۴۔ غیبت کی تعریف کیجئے۔

۵۔ کیا کسی کے امتحانات کے نمبر کسی اور کو بتانا غیبت شمار ہوتا ہے؟

۶۔ غیبت کرنے والے کی ذمہ داری کیا ہے؟

۷۔ کیا ایک جوان کے چہرے پر تھوڑی سی داڑھی نکلی ہو تو شرم کی وجہ سے اسے منڈوا سکتا ہے یا

نہیں؟

تمت بالخیر

## فہرست

- ۵..... حرف اول
- ۷..... مقدمہ
- ۱۵..... سبق نمبر ۱: اسلام میں احکام کا مقام
- ۱۶..... احکام کی قسمیں
- ۱۷..... تقلید
- ۱۷..... شرائط مرجع تقلید کی وضاحت
- ۱۹..... سبق کا خلاصہ
- ۱۹..... سوالات
- ۲۱..... سبق نمبر ۲: اجتہاد و تقلید
- ۲۲..... مکلف کون ہے؟

۲۲..... سن بلوغ.....

۲۳..... احتیاط واجب اور احتیاط مستحب میں فرق.....

۲۳..... سبق کا خلاصہ.....

۲۴..... سوالات.....

۲۵..... سبق نمبر ۳۳: طہارت.....

۲۵..... مقدمات نماز.....

۲۷..... مردار کے احکام.....

۲۸..... مردار حیوان.....

۲۸..... خون کے احکام.....

۲۹..... سبق کا خلاصہ.....

۳۰..... سوالات.....

۳۱..... سبق نمبر ۳۴: ایک پاک چیز کیسے نجس ہوتی ہے؟.....

۳۲..... مطہرات (پاک کرنے والی چیزیں).....

۳۳..... مضاف پانی کے احکام.....

۳۳..... آب مطلق کی قسمیں.....

۳۴..... سبق کا خلاصہ.....

۳۵..... سوالات.....

۳۶..... سبق نمبر ۵: پانی کے احکام.....

- ۳۶..... آبِ قلیل
- ۳۶..... گره جاری اور کنویں کا پانی
- ۳۷..... بارش کے پانی کی بعض خصوصیات
- ۳۷..... پانی میں شک کے احکام
- ۳۸..... پانی سے نجس چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ
- ۳۹..... سبق کا خلاصہ
- ۳۹..... سوالات
- ۳۱..... سبق نمبر ۶: نجس زمین کو پاک کرنے کا طریقہ
- ۳۲..... زمین
- ۳۲..... آفتاب
- ۳۲..... آفتاب کے مطہر ہونے کی شرائط
- ۳۳..... اسلام
- ۳۳..... عین نجاست کا برطرف ہونا
- ۳۴..... سبق کا خلاصہ
- ۳۴..... سوالات
- ۳۵..... سبق نمبر ۷: وضو
- ۳۵..... وضو کا طریقہ

- ۴۶..... اعمال وضو کی وضاحت
- ۴۶..... دھونا
- ۴۷..... سر کا مسح
- ۴۷..... پاؤں کا مسح
- ۴۸..... سر اور پاؤں کے مسح کے مشترک مسائل
- ۴۹..... سبق کا خلاصہ
- ۵۰..... سوالات
- ۵۱..... سبق نمبر ۸: وضو کے شرائط
- ۵۲..... وضو کے پانی اور اس کے برتن کے شرائط
- ۵۲..... اعضائے وضو کے شرائط
- ۵۳..... کیفیت وضو کے شرائط
- ۵۳..... ترتیب
- ۵۴..... موالات
- ۵۴..... دوسروں سے مدد حاصل کرنا
- ۵۴..... وضو کرنے والے کے شرائط
- ۵۵..... سبق کا خلاصہ
- ۵۶..... سوالات

سبق نمبر ۹: وضو جبرہ ..... ۵۷

۵۸ ..... وضو جبرہ انجام دینے کا طریقہ

۵۹ ..... جن چیزوں کے لئے وضو کرنا ضروری ہے

۶۰ ..... وضو کیسے باطل ہوتا ہے

۶۰ ..... سبق کا خلاصہ

سوالات ..... ۶۱

سبق نمبر ۱۰: غسل ..... ۶۲

۶۲ ..... واجب غسلوں کی قسمیں

۶۳ ..... غسل جنابت

۶۴ ..... وہ کام جو جب پر حرام ہیں

۶۵ ..... سبق کا خلاصہ

سوالات ..... ۶۶

سبق نمبر ۱۱: غسل کرنے کا طریقہ ..... ۶۷

۶۸ ..... غسل کے صحیح ہونے کے شرائط

۶۹ ..... غسل مس میت

۷۰ ..... غسل میت

۷۱ ..... عورتوں کے مخصوص غسل

سبق کا خلاصہ ..... ۷۱

سوالات ..... ۷۲

سبق نمبر ۱۲: تیمم (وضو اور غسل کا بدل) ..... ۷۳

تیمم کیسے کیا جائے؟ ..... ۷۳

جن چیزوں پر تیمم کرنا صحیح ہے ..... ۷۴

تیمم صحیح ہونے کے شرائط ..... ۷۵

سبق کا خلاصہ ..... ۷۶

سوالات ..... ۷۶

سبق نمبر ۱۳: نماز کا وقت ..... ۷۷

پومیہ نمازوں کا وقت ..... ۷۸

فجر کی اذان کا وقت ..... ۷۹

ظہر ..... ۷۹

مغرب ..... ۷۹

نصف شب ..... ۷۹

وقت نماز کے احکام ..... ۸۰

سبق کا خلاصہ ..... ۸۱

سوالات ..... ۸۲

سبق نمبر ۱۴: قبلہ اور لباس ..... ۸۳

قبلہ ..... ۸۳

نماز میں بدن کا ڈھانپنا ..... ۸۳

نماز گزار کے لباس کی مقدار ..... ۸۳

وہ مواقع جہاں نجس بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل ہے ..... ۸۳

وہ مواقع جہاں نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھنا باطل نہیں ہے ..... ۸۵

سبق کا خلاصہ ..... ۸۶

سوالات ..... ۸۷

سبق نمبر ۱۵: نماز گزار کی جگہ ..... ۸۸

نماز گزار کی جگہ کے شرائط ..... ۸۸

نماز گزار کی جگہ کے احکام ..... ۸۹

نماز کی تیاری ..... ۹۰

اذان و اقامت ..... ۹۰

اذان و اقامت کے احکام ..... ۹۱

سبق کا خلاصہ ..... ۹۲

سوالات ..... ۹۳

- ۹۴.....سبق نمبر ۱۶: واجبات نماز
- ۹۵.....رکن اور غیر رکن میں فرق
- ۹۵.....واجبات نماز کے احکام
- ۹۷.....قیام کے احکام
- ۹۸.....سبق کا خلاصہ
- ۹۸.....سوالات
- ۹۹.....سبق نمبر ۱۷: واجبات نماز
- ۹۹.....قرأت
- ۱۰۰.....قرأت کے احکام
- ۱۰۲.....قرأت کے بعض مستحبات
- ۱۰۲.....ذکر
- ۱۰۲.....سبق کا خلاصہ
- ۱۰۳.....سوالات
- ۱۰۴.....سبق نمبر ۱۸: واجبات نماز کے احکام
- ۱۰۴.....رکوع
- ۱۰۵.....ذکر رکوع
- ۱۰۵.....رکوع میں بدن کا سکون کی حالت میں ہونا

- ۱۰۵..... رکوع کے بعد بلند ہونا اور سکون
- ۱۰۶..... معمول کے مطابق رکوع انجام دینے میں معذور شخص کا فریضہ
- ۱۰۶..... رکوع کے بعض مستحبات
- ۱۰۶..... سجود
- ۱۰۷..... سبق کا خلاصہ
- ۱۰۸..... سوالات
- ۱۰۹..... سبق نمبر ۱۹: سجدوں کے واجبات:
- ۱۰۹..... ذکر
- ۱۰۹..... سکون و قرار
- ۱۱۰..... سجدہ سے سراٹھانا
- ۱۱۰..... سات اعضاء کا زمین پر رکھنا
- ۱۱۰..... سجدہ کی جگہ کا ہموار ہونا
- ۱۱۱..... پیشانی کو ایسی چیز پر رکھنا جس سجدہ جائز ہے
- ۱۱۱..... سجدہ کے احکام
- ۱۱۲..... معمول کے مطابق سجدہ کا انجام دینے میں معذور شخص کا فریضہ
- ۱۱۳..... سجدہ کے بعض مستحبات
- ۱۱۳..... سبق کا خلاصہ

۱۱۴..... سوالات

۱۱۵..... سبق نمبر ۲۰: واجبات نماز کے احکام

۱۱۵..... قرآن مجید کا واجب سجدہ

۱۱۶..... تشہد

۱۱۷..... سلام

۱۱۷..... ترتیب

۱۱۷..... موالات

۱۱۸..... قنوت

۱۱۸..... نماز کی تعقیب

۱۱۹..... سبق کا خلاصہ

۱۱۹..... سوالات

۱۲۰..... سبق نمبر ۲۱: مبطلات نماز

۱۲۱..... مبطلات نماز کے احکام

۱۲۱..... بات کرنا

۱۲۱..... ہنسنا اور رونا

۱۲۲..... قبلہ سے منہ موڑنا

۱۲۲..... نماز کی حالت کو توڑنا

- ۱۲۳..... نماز میں مکروہ چیزیں
- ۱۲۳..... سبق کا خلاصہ
- ۱۲۳..... سوالات
- ۱۲۵..... سبق نمبر ۲۲: اذان، اقامت اور نماز کا ترجمہ
- ۱۲۵..... اذان، اقامت کا ترجمہ
- ۱۲۶..... نماز کا ترجمہ
- ۱۲۸..... ذکر رکوع
- ۱۲۸..... ذکر سجود
- ۱۲۸..... تسبیحات اربعہ
- ۱۲۸..... تشہید
- ۱۲۸..... سلام
- ۱۲۹..... سوالات
- ۱۳۰..... سبق نمبر ۲۳ و ۲۴: شکایات نماز
- ۱۳۰..... نماز میں شک کی قسمیں
- ۱۳۰..... ۱۔ نماز کے اجزاء میں شک
- ۱۳۱..... ۲۔ رکعتوں میں شک
- ۱۳۱..... نماز کو باطل کرنے والے شک

- ۱۳۱..... وہ شک جن پر اعتبار نہ کرنا چاہئے
- ۱۳۲..... چار رکعتی نماز کی رکعتوں میں شک
- ۱۳۳..... یاد دہانی
- ۱۳۴..... نماز احتیاط
- ۱۳۴..... نماز احتیاط کا دوسری نمازوں سے فرق
- ۱۳۵..... سجدہ سہو
- ۱۳۵..... سبق کا خلاصہ
- ۱۳۶..... سوالات
- ۱۳۸..... سبق نمبر ۲۵: مسافر کی نماز
- ۱۳۹..... سفر میں نماز پوری پڑھنے کے مواقع
- ۱۴۰..... وہ جگہیں جہاں پر نماز تمام پڑھی جاتی ہے
- ۱۴۰..... وطن کہاں پر ہے؟
- ۱۴۱..... دس دن کا قصد
- ۱۴۲..... سبق کا خلاصہ
- ۱۴۳..... سوالات
- ۱۴۵..... سبق نمبر ۲۶: قضا نماز
- ۱۴۶..... قضا نماز کے بارے میں انسان کے مختلف حالات

- ۱۴۷.....باپ کی قضا نمازیں
- ۱۴۸.....سبق کا خلاصہ
- ۱۴۹.....سوالات
- ۱۵۰.....سبق نمبر ۲۷: نماز جماعت
- ۱۵۰.....نماز جماعت کی اہمیت
- ۱۵۱.....نماز جماعت کے شرائط
- ۱۵۲.....نماز جماعت میں شرکت کرنا
- ۱۵۳.....سبق کا خلاصہ
- ۱۵۴.....سوالات
- ۱۵۵.....سبق نمبر ۲۸: نماز جماعت کے احکام
- ۱۵۶.....نماز جماعت میں ماموم کے فرائض
- ۱۵۶.....ماموم کا امام جماعت کی پیروی کرنا اور اس کی کیفیت
- ۱۵۸.....نماز جماعت کے بعض مستحبات اور مکروہات
- ۱۵۸.....سبق کا خلاصہ
- ۱۵۹.....سوالات
- ۱۶۰.....سبق نمبر ۲۹: نماز جمعہ
- ۱۶۰.....نماز جمعہ کی اہمیت

- ۱۶۱..... نماز جمعہ کی کیفیت
- ۱۶۱..... نماز جمعہ کے شرائط
- ۱۶۲..... خطبوں کے دوران امام کے فرائض
- ۱۶۳..... جمعہ کی نماز پڑھنے والوں کے فرائض
- ۱۶۳..... نماز عید
- ۱۶۳..... نماز عید کا وقت
- ۱۶۳..... نماز عید کی کیفیت
- ۱۶۴..... سبق کا خلاصہ
- ۱۶۵..... سوالات
- ۱۶۶..... سبق نمبر ۳۰: نماز آیات اور مستحی نمازیں
- ۱۶۶..... نماز آیات کی کیفیت
- ۱۶۷..... نماز آیات کے احکام
- ۱۶۸..... مستحب نمازیں
- ۱۶۹..... نماز شب
- ۱۶۹..... روزانہ کی نافلہ نمازیں
- ۱۶۹..... نماز غفیلہ
- ۱۷۰..... نماز غفیلہ کی کیفیت

- ۱۷۰.....سبق کا خلاصہ
- ۱۷۱.....سوالات
- ۱۷۲.....سبق نمبر ۳۱: روزہ
- ۱۷۲.....روزہ کی تعریف
- ۱۷۲.....روزہ کی قسمیں
- ۱۷۲.....واجب روزے
- ۱۷۳.....بعض حرام روزے
- ۱۷۳.....مستحب روزے
- ۱۷۴.....مکروہ روزے
- ۱۷۴.....روزہ کی نیت
- ۱۷۵.....سبق کا خلاصہ
- ۱۷۶.....سوالات
- ۱۷۷.....سبق نمبر ۳۲: مبطلات روزہ
- ۱۷۸.....مبطلات روزہ کے احکام
- ۱۷۸.....کھانا اور پینا
- ۱۷۸.....انجکشن لگوانا
- ۱۷۸.....غلیظ غبار کو حلق تک پہنچانا

- ۱۷۹..... پورے سر کو پانی میں ڈیونا
- ۱۸۰..... قے کرنا
- ۱۸۰..... استنماء
- ۱۸۰..... سبق کا خلاصہ
- ۱۸۱..... سوالات
- ۱۸۲..... سبق نمبر ۳۳: مبطلات روزہ
- ۱۸۲..... اذان صبح تک جنابت کی حالت میں باقی رہنا
- ۱۸۳..... وہ کام جو روزہ دار کے لئے مکروہ ہیں
- ۱۸۳..... قضا روزے
- ۱۸۳..... روزہ کا کفارہ
- ۱۸۴..... جہاں قضا واجب ہے لیکن کفارہ نہیں
- ۱۸۵..... سبق کا خلاصہ
- ۱۸۶..... سوالات
- ۱۸۷..... سبق نمبر ۳۴: روزوں کی قضا و کفارہ کے احکام
- ۱۸۷..... جہاں پر قضا اور کفارہ واجب نہیں ہے
- ۱۸۹..... ماں باپ کے قضا روزے
- ۱۸۹..... مسافر کا روزہ

- ۱۹۰..... زکات فطرہ
- ۱۹۱..... زکات فطرہ کی مقدار
- ۱۹۱..... زکات فطرہ کی جنس
- ۱۹۱..... سبق کا خلاصہ
- ۱۹۲..... سوالات
- ۱۹۳..... سبق نمبر ۳۵: خمس
- ۱۹۳..... خمس واجب ہونے کے مواقع
- ۱۹۴..... سال کا خرچہ
- ۱۹۵..... خمس کا سال
- ۱۹۶..... وہ مال جس پر خمس نہیں ہے
- ۱۹۶..... خمس نہ دینے کے نتائج
- ۱۹۷..... خمس کے احکام
- ۱۹۸..... خمس کا مصرف
- ۱۹۸..... خمس لینے والے سادات کے شرائط
- ۱۹۹..... سبق کا خلاصہ
- ۲۰۰..... سوالات

- ۲۰۱.....سبق نمبر ۳۶: زکات
- ۲۰۲.....وجوب زکات کے مواقع
- ۲۰۲.....حد نصاب
- ۲۰۳.....غلات (اناج) کا نصاب
- ۲۰۳.....زکات غلات کی مقدار
- ۲۰۳.....مویشیوں کا نصاب
- ۲۰۳.....سونے اور چاندی کا نصاب
- ۲۰۴.....زکات کے احکام
- ۲۰۶.....زکات کا مصرف
- ۲۰۶.....سبق کا خلاصہ
- ۲۰۷.....سوالات
- ۲۰۹.....سبق نمبر ۳۷: امر بالمعروف ونہی عن المنکر
- ۲۰۹.....امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اہمیت
- ۲۱۰.....معروف و منکر کی تعریف
- ۲۱۰.....امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے شرائط
- ۲۱۱.....امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے مراحل
- ۲۱۱.....امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے احکام

- ۲۱۲..... امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے آداب
- ۲۱۳..... سبق کا خلاصہ
- ۲۱۴..... سوالات
- ۲۱۵..... سبق نمبر ۳۸: جہاد اور دفاع
- ۲۱۶..... دفاع کی قسمیں
- ۲۱۶..... اسلام اور اسلامی ممالک کا دفاع
- ۲۱۶..... جان اور ذاتی حقوق کا دفاع
- ۲۱۷..... فوجی تربیت
- ۲۱۷..... فوجی خدمات
- ۲۱۸..... سبق کا خلاصہ
- ۲۱۸..... سوالات
- ۲۱۹..... سبق نمبر ۳۹: خرید و فروخت
- ۲۱۹..... خرید و فروخت کی قسمیں
- ۲۱۹..... واجب خرید و فروخت
- ۲۲۰..... مستحب خرید و فروخت
- ۲۲۰..... حرام خرید و فروخت
- ۲۲۱..... خرید و فروخت کے آداب

- ۲۲۲..... خرید و فروخت کے احکام
- ۲۲۳..... معاملہ کو توڑنا
- ۲۲۴..... سبق کا خلاصہ
- ۲۲۵..... سوالات
- ۲۲۶..... سبق نمبر ۴۰: کرایہ، قرض، امانت داری
- ۲۲۶..... کرایہ
- ۲۲۶..... کرایہ پر دئے جانے والے مال کے شرائط
- ۲۲۷..... کرایہ کے احکام
- ۲۲۸..... قرض
- ۲۲۸..... قرض کی قسمیں
- ۲۲۸..... قرض کے احکام
- ۲۲۹..... امانت داری
- ۲۳۰..... امانت داری کے احکام
- ۲۳۱..... سبق کا خلاصہ
- ۲۳۲..... سوالات
- ۲۳۲..... سبق نمبر ۴۱: عاریت، صدقہ، پائی گئی چیزیں
- ۲۳۲..... عاریت

- ۲۳۳..... صدقہ
- ۲۳۳..... صدقہ کے احکام
- ۲۳۴..... پانی گئی چیزیں
- ۲۳۵..... جو قوں کا گم ہونا
- ۲۳۶..... سبق کا خلاصہ
- ۲۳۷..... سوالات
- ۲۳۸..... سبق نمبر ۴۲: کھانا اور پینا
- ۲۳۸..... خوراک کی قسمیں
- ۲۳۸..... خوراک کے احکام
- ۲۳۸..... کھانے کی بڑیاں
- ۲۳۹..... حیوانی (گوشت) غذائیں
- ۲۳۹..... مویشی (چوپائے)
- ۲۴۰..... پرندے
- ۲۴۱..... سمندری جانور (پانی کے جانور)
- ۲۴۲..... کھانا کھانے کے آداب
- ۲۴۳..... پانی پینے کے آداب
- ۲۴۴..... سبق کا خلاصہ

۲۴۴..... سوالات

۲۴۶..... سبق نمبر ۲۳: نگاہ اور ازدواج کرنا

۲۴۶..... نگاہ کرنا

۲۴۶..... محرم و نامحرم

۲۴۶..... لڑکوں اور مردوں پر محرم افراد

۲۴۸..... دوسروں پر نگاہ کرنا

۲۴۹..... ازدواج

۲۴۹..... شائستہ شریک حیات

۲۴۹..... ناشائستہ شریک حیات

۲۵۰..... ازدواج کا عقد

۲۵۰..... سبق کا خلاصہ

۲۵۱..... سوالات

۲۵۲..... سبق نمبر ۲۴: مسجد، قرآن مجید اور سلام کرنے کے احکام

۲۵۲..... مسجد کے احکام

۲۵۲..... مسجد کے بارے میں حرام امور

۲۵۲..... مسجد کے بارے میں مستحب امور

۲۵۳..... مسجد کے بارے میں مکروہ امور

- ۲۵۳..... قرآن مجید کے احکام
- ۲۵۴..... خطوط قرآن کو مس کرنا
- ۲۵۵..... سلام کرنے کے احکام
- ۲۵۶..... سلام کرنے کے آداب
- ۲۵۷..... سبق کا خلاصہ
- ۲۵۸..... سوالات
- ۲۵۹..... سبق نمبر ۳۵: غصب، قسم، جھوٹ اور غیبت
- ۲۵۹..... غصب کی تعریف
- ۲۵۹..... غصب کی قسمیں
- ۲۶۰..... غصب کے احکام
- ۲۶۰..... قسم کھانا
- ۲۶۱..... جھوٹ بولنا
- ۲۶۱..... غیبت
- ۲۶۱..... غیبت کی تعریف
- ۲۶۲..... غیبت کے احکام
- ۲۶۲..... دائرہ منڈوانا
- ۲۶۳..... سبق کا خلاصہ
- ۲۶۳..... سوالات









مجمع جهانی اہل بیت علیہم السلام

[www.ahl-ul-bayt.org](http://www.ahl-ul-bayt.org)

ISBN 964-529-099-6



9 789645 290991